

ججسته ۳۰ ایل نمبر ۲۷۵

ماهواری
چهارده

شمس الدین

فرودی
سال ۱۹۴۳

دیگر
ظہرو احمد بگوی

پادکار

اعلیٰ حضرت جامع الشہریت الطریقیت فخر العلماء قدوة الالکین
زیدۃ العارفین امام العاشقین مولیانا الحاج محمد ذاکر گوئی نور الدین مرزا
ملحانب

ارکین حزب الانصار بچوہہ رنجاب

اغراض و مقاصد را، اندر و خارج میں اسلام کا تخفیظ، تبلیغ و اشاعت اسلام،
اصلاح الرسم (رسوم)، احیا و اشاعت علم دینیہ ہے ۔

قواعد و ضوابط

۱۔ رسالہ کی عالمیت دور پیغمبر سلام مقرر ہے۔ بنی یهودی پی ہر زیادہ خرج ہوتے
ہیں جو صاحب پاچھوپہ یا اس سے زیادہ رقم بخوض اعانت ارسال فرمائیں گے وہ میان
فاض متصور ہونگے۔ ایسے حضرات کے اسلام گرامی شکریہ کیسا قہ درج رسالہ ہوا کریں گے ہے
۲۔ فریب و غفل اشخاص اور طلباء کیلئے رعایتی قیمت سلام ہے، مقرر ہے ۔
۳۔ ارکان حزب الانصار کے نام رسالہ یا معاوضہ پیچجا جاتا ہے۔ چندہ رکنیت کم از کم
چار آٹھ ماہوار یا تین رسوم پیغمبر سلام مقرر ہے۔

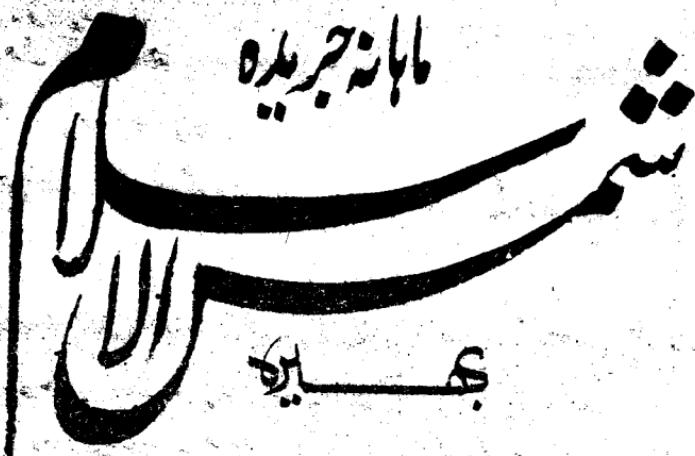
۴۔ نمونہ کا پروپریئر کے نکت ارسال کرنے پر بھیجا جاتا ہے۔ بفت نہیں بھیجا جاتا ہے
۵۔ رسالہ سہ راتیں بڑی ماہ کے پہلے عشرہ میں ڈاگ میں ڈالا جاتا ہے۔ محکمہ ڈاک
کی بے عنوانیوں اور دیہات کے چھپی رسائون کی غفلت سے اکثر رسائل راست
میں تلفعہ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جس صاحب کو رسالہ نہ ہے وہ مہینہ کے آخر
میں اطلاع دے دیا کریں۔ ورنہ دفاتر ذمہ وار نہ ہو گا بے جملہ خط و کتابت و

قرائیں۔

میہر دس ستمہ سلام بھیر ہوئی چا

لِيَسْ اللَّهُ مِنَ الْحَمْدُ لِيَسْ

ماهانة حبر پیدہ



جلد ایضاً ۱۹ عشیہ - سال ۱۴۳۳ھ
بابت ماہ فوری مطابق ماہ نشوال المارک

صفحہ	فہرست مضامین	عنوان
۱	باب التقییہ	۱
۲	باب الحدیث	۲
۳	میرزا کاظم صیہ اعجازیہ اور اسکی بذریعیت	۳
۴	لوئیڈ جلسہ اللہ حزب الانصار	۴
۵	نظامیں	۵
۶	میرزا میوں کا مناظرہ سے فرار	۶
۷	استفسارات سے۔ اعلانات وغیرہ	۷
۸	برق آسمانی برخمن قادیانی	۸

باہتمام طہری احمد بجوی ایڈٹر نظر پر پڑھ مروی شیخ پیغمبر مصطفیٰ صاحب شاپنگ شاپنگ شاپنگ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَنَّا يَعِدُ اللّٰهُمَّ هَبَا عَنْكُمُ الرِّجٰلُوْنَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيَطْهُرُكُمْ
تَطْهِيرًا ۝ (پارہ ۲۲ - ۱۶)

ترجمہ: اللہ کو یہ نظر ہے کہ واللہ تھے اُنکی پوری سمجھے۔ اور تم پاک
صاف رکھے۔

ف۔ اس آیت سے اذوایں مطراثت کے فضائل اظہار ہوتا ہے۔ اس آیت سے پہلے
اذوایں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز و زکوٰۃ و جمع طلاقوں کے متعلق
گئے ہیں جس مدرجہ صفتی میتوحت کی تجھی کو کم کرنے کے لئے کچھ نکھل شیرینی بلا یا کتنے
اسی طرح حق تعالیٰ نے نصایخ و حکام کے بعد خاتیت محبت سے ذمہ دکھلنا رامقتصود
ان نصایخ سے یہ ہے کہ تم پندرہ جاذب ہا اور ان نصایخ پر عمل کر کر کنکنیوں سے یا ک
چو جاؤ۔ اس جگہ گناہ کو جس (پسیدی) اور تقویٰ کو طہارت (پاکیزگی) سے تعبیر فرمائے
اہل بیت رسول اہل بیت لغت عرب میں ساکن بیت کو سمجھے میں بعوظ

ٹھہر مضاف ہوتی ہے تو اہل ٹھے معنی اس صفت کے موصوف کے ہوتے ہیں۔ اہل علم
موصوف ہے علم اہل تقویٰ موصوف ہے تقویٰ۔ اہل ایمان موصوف ہے ایمان۔ اور جب یہ لفظ
کسی مکان کی طرف مضاف ہوتا ہے تو لفظ اہل کے معنی اس مکان کے ساکن کے ہوتے
ہیں۔ اہل کہہ ساکن کہ۔ اہل حرم۔ اہل جنت ساکن جنت۔ اس قائدہ یک مقاطعیت
اہل بیت رسول سے مراد ساکن بیت رسول۔ اور ساکن بیت رسول سیوا ازولج مطراثت
کوئی نہ تھا۔ یہند قرآن شریف کی آیت مذکورہ میں لفظ اہل بیت سے مراد سوا ازولج رسول
دوسرے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قرآن شریف زبان عرب میں نازل ہوا ہے کسی لفظ قرآن
کے معنی طلاق لغت عرب ہرگز نہیں ہو سکتے۔ علاوہ ازین سیاق و سبق آیت سے بھی یہی

ظاہر ہوتا ہے۔ ماقبل و مابعد کی تمام آیات میں ازدواج مطہرات سے خطاب ہے۔ اس نے درمیان کے کسی مکملے میں کسی اور سے خطاب کرنا بلا غلط کے خلاف ہے۔

یا ایہا النبی قل لاذ واجحہ سے لیکن آخر تک پڑھنے سے ایک حموی فہم کے آدمی کو بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ یہاں تقصیوں بالخطاب از طاح ہیں۔ اور کسی کا اس جگہ توکر نہیں ہیں۔ اہل بیت لغت میں گھروالوں کو کہتے ہیں۔ گھر قلعے وہی ہوتے ہیں جن کا ان و نفعہ مرستہ دم تک آدمی کے ذمہ ہو۔ اور جو ہمیشہ کے لئے گھر میں ہی رہیں۔ سو یہ وصف از طاح میں ہی ہی پائی جاتی ہے۔ جس گھر میں نکاح ہو گیا۔ وہیں کی ہو رہیں۔ لیکن بیٹیاں یا نواسے یا داماد چونکہ دوسرے گھر میں بائیش اختیار کر لیتے ہیں۔ اس لئے اُن پر اس لفظ کا اطلاق نہیں ہو سکتا جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے گھر میں پہنچتے۔ حضرت خاطمہ رضی اللہ عنہ عما ہجی تک اس کے بعد اپنے شوہر کے گھر جل گئیں جنیں خدا تعالیٰ دوسرے گھر میں پہوا۔ لامد خدا نے بیویت النبی میں بالاتفاق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا گھر شامل نہیں ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں رائیں رکھنے والی اُن کی بیلبیاں ہی تھیں۔ اس لئے اہل بیت رسول بقیر ان سے کوئی نہیں ہو سکتا۔ لفظ اہل بیت ہر زبان میں بیلبیوں پر اطلاق ہو گا۔ خادمی میں اہل خانہ ذوجہ کو کہتے ہیں۔ ماری طبع جہاں کاک میں گھر والی سے مراد ذوجہ ہی ہوتے۔ بھپر کوئی ذوجہ نہیں کہ اس آیت میں اہل بیت سے مراد ازدواج رسول نہیں۔ قرآن مجید میں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ حضرت سارہ کو اہل بیت کہا گیا ہے۔ جب فرشتوں نے اسحاق علیہ السلام کے پیڈا ہونے کی بشارة دی۔ تو حضرت سارہ کو توجہ ہمبا۔ فرشتوں نے کہا التَّعْبِيرُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَةُ اللَّهِ وَرَبُّكَاهُ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْبَيْتِ۔ اس لفظ محاورہ قرآنی سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اہل بیت رسول نے مراد ازدواج مطہرات ہی میں شیعیوں کے اختراضات اور فرقہ شیعہ سخنے یہ دیکھ کر کہ اس آیت سے ازدواج ہمبا اور ان کے جوابات کے فضائل ثابت ہوتے ہیں۔ اس آیت کی تحریف معنوی کرنے میں ایڑی سے یک جو ٹک نظر صرف کر دیا۔ ان کے نزدیک اہل بیت حضرت علی۔ امام حسن۔ امام حسین۔ رضی اللہ عنہم و حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا میں۔ ہیں جگہ مختصر

اللہ کے اعزازِ اضافت میں بولا باتِ نقش کے جاتے ہیں:

ما شیعہ یہ کہتے ہیں کہ اگر اہل بیت سے مراد نہ ادبی ہوتی تو جائے عنکم و یطہر کم ضایر
نہ کر کے عنکٹ اور نیطہ رکن ضحایرِ موت استعمال ہوتیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ضایر
اور صیبہ نذر کے عوقوں کے لئے کلامِ عرب میں تعلیم ہیں جخصوصاً جبکہ وہ عورتِ معتمد
محترمہ ہو۔ جیسے قرآن مجید میں موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں ہے قال لا اهلہ امکثوا
اکٹھوا صحیحہ نذر کا ہے۔ عورت کے لئے امکثی یا امکثن ہونا چاہئے تھا۔ ایک شاعر
اپنی بھروسہ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے فان شدث حرمۃ النساء سو اکم۔ قرآن مجید میں وی
جگہ ہے۔ اذ قال موسیٰ لاهلہ افی آنسٰت ناراً علیٰ اتیکم منہا بخبر او اتیکم
بشتہاب قبس علکم تصطلون۔ ان میں بھی موت کے ذکر صیبہ استعمال ہوئے ہیں
کلامِ عرب میں اس کے کئی نظائر موجود ہیں۔ حضرت سارہ سے بھی فرشتوں نے علیکم
اصلِ الہیت کہا تھا۔ حالانکہ علیکم جس نذر کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مگر اس جگہ موت
کے لئے آبایا ہے۔ سیر لفظ اہل بیت ذکر ہے۔ اور مصدق اس کا موثق ہے۔ لہذا بر عایت
لفظ اہل ضمیر ذکر مستعمل ہوئی ہے۔ ایک جواب یہ بھی ہے۔ کہ سورہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم
اسی کھڑیں سہتے تھے، اس لئے لفظ اہل بیت میں حضورؐ کے داخل ہونے سے تعلیماً
ضمیر ذکر لالی گئی۔

۴۔ بعض شیعیہ یہ دھوکہ دیتے ہیں کہ مفسرین نے اہل بیت رسول سے مراد صرف حضرت
علیٰ فاطمہ ہوتیں رضی اللہ عنہما کو لیا ہے۔ حالانکہ اہل سنت کے مفسرین بالاتفاق اس آئیت
میں اذعانِ رسول کو اس کا مصدق قرار دیتے ہیں۔ اہل سنت کے نزدیک لفظ اہل بیت
کے دو معہوم ہیں۔ ایک ازوج و دوسرے عترت۔ اور خصوصیتِ قریئن سے کسی مقام
پر ایک مفہوم مراد ہوتا ہے لوگوں میں دوسرا۔ اور کہیں عام بھی مراد ہو سکتا ہے۔ اس آئیت
میں فاطمہؓ مفہوم اول مراد ہے۔ اور بعض کے نزدیک مفہوم ثالث (یعنی عام مفہوم)، بھی
مجسم ہے۔ مسیح المحتین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے فزلت فی
السلسلہ ابتدی صلی اللہ علیہ وسلم خاصیتہ ساور عکرمهؑ کا قول ہے انہا نزلت فی

از عاجِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم - علامہ فخر شری جو لغت عربی مسلم الكل امام ہیں۔ اپنی تفسیر کتاب آئیہ تطہیر کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ وہی ہذا دلیل بین علی ان النساء النبي صلی اللہ علیہ وسلم من اهل بیتہ - اسی طرح تفسیر مارک - بیضاوی - خازن عالم التسلیل - ابن کثیر - و تفسیر کبیر میں منقول ہے۔

سم - شیعہ کہتے ہیں۔ کہ حدیث کام سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ آیت حضرت علی - فاطمہ و حسین رضی اللہ عنہم کے حق میں بی نازل ہوئی ہے۔ یعنی جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چاروں کو ملا کر چادر کے نیچے کر لیا۔ اور دعا فرمائی اللہ ہم حھھ لا ع اہل بیتی فاذھب عنہم الرجس و طھھرہم تطھھیرا۔ (لے خدا یہ میرے اہل یہ پیش ان سے گناہ قدر کہ اہدانا کو یاک کر جیسا پاک کرنے کا حق ہے) شیعہ کہتے ہیں کہ یہ شنبیوں کی صحیح ترین حدیث ہے۔ حالانکہ اس حدیث کا ناقابل استناد اور غیر صحیح ہنا جیز مبارکہ النجم کا حصہ جلد چشم نہر سو میں اپنی طرح ثابت کیا گیا ہے۔ اور مولیٰ حبیب احمد صہ نیکر انوی کی لا جواب تحقیق نبام تقدیم حدیث کساد رسالہ النجم کا حصہ کے دفتر سے مل سکتی ہے مگر اس حدیث سے بھی صرف اسی قدر ثابت ہوتا ہے کہ تبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی شرکیب فرمایا۔ کس قدر ظلم ہے کہ اس آیت کے اصل مخاطب یعنی اندواع مطہرات کو بال خارج کیا جائے۔ اور صرف ان چار کے حق میں تبی اس آیت کو خاص کیا جائے۔ حالانکہ حدیث کام سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس آیت کا مصدق از واج مطہرات ہی تھیں۔ خونکہ بنی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان چار بندگوں سے محبت تھی۔ اس نے چاہا کہ یہ بھی اس العالی سے بہرہ یا بہوجائیں۔ اس لئے ان کو کیجا کر کے دعا فرمائی کیا اللہ یہ لوگ بھی میرے اہل بیت میں داخل ہیں۔ ان کو بھی رجس سے پاک کجیو۔ درہ اگر یہی حضرات اس آیت کے مصدق تھے

لہ خدا کی قدرت ہے کہ مخالف و موافق شخص کی زبان و فکر اندواع کیٹھ مطہرات کا لفظ ہی ہر زمان میں مختار ہے جنما پڑھیں شیعہ محبوبین شرق افغانستان رائٹ شورتی وینو نے کئی جگہ یہ لفظ استعمال کیا ہے +

تو پھر حکم خداوندی کے بعد آن کے لئے دعا کرنے کی ضرورت کیا تھی۔ اسی طرح بنی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور آن کے بیٹے کو چادر میں لیکر دعا فرمائی۔ یا رب
هذا اعمی و هشولًا عاھل بیتی استو هم من النار کستوی یا یا هم بلامیه هذہ
لے رب یا میرے چا اور یہ میرے اہل بیت ہیں جس طرح میں نے انہیں چادر سے چھپا
ہے اسی طرح انہیں آگ سے محفوظ رکھا۔ (اخراج البیہقی عن ابن الصیدا عادی) شیخوں کی ستر
کتاب الغرم الدار میں شرفی مرتضیٰ بلقب ہعلم الداری سے ایک روایت ہے کہ بنی
کرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ مطہرہ ام المؤمنین ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہما کے حن میں فوایا الحمد
للہ اللہ یاصرف عن الجیس اهل البتت (سب تعریف خدا کے لئے ہے جو کہ باز
رکھتا ہے اہل بیت کو پیدی سے) اس روایت سے ثابت ہوا کہ امہات المؤمنین ہی ان
آیت کا مصداق تھیں۔

معامل التنزيل میں ہے کہ جب بھی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عترت او خضرت علی
کرم اللہ وجوہ کے حق تین کہا ہو کلام اهل بیتی (ایم میرے اہل بیت ہیں) نوام المؤمنین اسیکہ
رضی اللہ عنہا نے عرض کی اماماً امام اہل البیت (کیا میں اہل بیت سے ہنیں ہوں) تو
بھی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی (ہاں) دوسرے طریقے سے روایت میں یہ لفظ میں
انک علی حسیر (تیر مرتبہ تو پہلے ہی بہتر ہے) یعنی تو حقیقی طور پر اہل بیت سے ہے چونکہ
حضرت امداد مسلم کے لیے دعا خصیل حاصل میں داخل تھا۔ اس لئے ان کو آپ نے دعائیں وہی
نزفایا۔ اصول کافی مطبوعہ فوکشور صفحہ ۲۰۷ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے قول کے
مطابق حضرت سلام بھی اہل بیت ہیں سمجھتے ہیں۔ پھر شیعوں کا کیا حق ہے کہ صرف پنج تن ہی
میں اہل بیت کا حصر کریں۔

طہارت و حصمت شیعہ اس آیت سے حضرت علی کرم اللہ وجہ کی حصت ثابت کر کے امامت پر استدال کرتے ہیں۔ حالانکہ طہارت سے حصمت

مزاد لینا کسی طرح جائز نہیں۔ ورنہ یہ شرف دوسروں کے لئے بھی قرآن مجید سے ثابت ہو سکتا ہے، جس سے مزاد اگر مطلقاً لگناہ اور اس کے بعد کرنے سے اور یا کرنے سے مخصوص بنا دیا

مزاد ہے تو تمام صحابہ مخصوصاً اہل پدر کا مخصوصوم ہوا لانعم آئیگا۔ کیونکہ ان کے لئے بھی اسی سماں کا
لقطہ دوسری آیت میں مستعمل ہوا ہے۔ الفاظ آیت کے یہیں ولکن پڑیں لیظہ کلم
وَلِيَّتُهُ لِعَمْتَهُ عَلَيْكُمْ (اللہ کوی منظور ہے کہ تم کو باک و صاف رکھے اور ہر کرم پر اغام
کا امر فرمائے) (سورہ نایرہ، اور ایک جگہ ارشاد ہے وَبَنِزِلَ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاوَاتِ مَا عَدَ
لِيظَهُرَ لَمْ يَهُدِ وَبَدَّ هَبَّا عَنْكُمْ رِحْزَ الشَّيْطَنِ۔ پارہ ۹۷ ع ۱۶۔ (اور تحریر اسماعیل سے
پانی بر سارہ تھا تاکہ اس پانی کے ذریعے تم کو پاک کرے۔ اور تم سے شیطاں ای وسوسہ کو فتح
کرے) بنی کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا خذ متن اسنوا الحجۃ صدقة نظر ہم و نزیکہم
یہا۔ پارہ ۱۱۴ (آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجئے جس کے ذریعے آپ ان کو
پاک و صاف کر دیں گے) غور سے دلکھیں تو ان آیات میں آئی تطہیر سے زیادہ بات پائی جاتی
ہے۔ وہ بات زائدیہ ہے کہ خدا نے ان سے فرمایا کہ ہم نے اپنی نعمت پوری کر دی تھت کا
پورا کرونا ایک ایسا جامع کلمہ ہے کہ تمام فضائل و مکالات کو حاوی ہے۔ اس کا استعمال
فرماں پاک میں انبیاء علیہم السلام کے لئے ہوا ہے۔ اگر آئی تطہیر سے اہل بیت کی عصمت پر استدال کیا
جاسکتا ہے تو صحابہ کرام کیلئے بطریق اولیٰ ان آیات سے استدال ہو سکتا ہے۔ مگر عصمت خاصہ تھی
ہے جو کسی غیر پر کیلئے نہیں ہو سکتا۔ آیت کا مفہوم صرف یہ ہے کہ اسی کے گھروالو احتی تھائی
کا تم کو احکام مذکورہ دینے سے یہ منسلک ہے۔ کہ تم ان پر عمل کر کے موجودہ آلو دیگیوں سے پاک ہو جاؤ۔
اور آئندہ کسی آلو دی سے بلوٹ نہ ہو۔ پس تم ان پر عمل کرو۔ تاکہ حق تعالیٰ کا نشانہ تھا اے
حق میں پورا ہو جائے۔ اب اگر خضرت علی و حسین و فاطمہ صدی اللہ عنہم کو بھی اس میں داخل ہانا
جائے۔ تو ان کے حق میں بھی اس آیت کا یہی مفہوم ہو گا۔ اور یعنی یہ ہے کہ اگر یحضرات بھائی
خداوندی کی پوری پوری پابندی کریں گے۔ تو ان کے لئے بھی یہ تطہیر حاصل ہو گی۔ ورنہ جو خدا
وہ اتباع کر شکیے اسی قدر تطہیر حاصل ہو گا۔ اور جس قدر اتباع ترک کریں گے اسی قدر نوث
ہو گا۔ اس سے یقین ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنیں مخصوص قرار دیا ہے۔ افادہ وہ نہ کسی گناہ
کا عصمت کر سکتے ہیں اور نہ اس کا ازنکاب سراسر تحریف آیت ہے۔ شیعوں کے عقیدہ تھا
یہ حضرات پہلے بھی مخصوص ملت ہے۔ اور وقت ولادت سے وفات تک کسی وقت صفت عصمت

خالی نہ تھے۔ تو اس آیت میں الگ قرآن تعالیٰ کو ان کی عصمت کی خبر وغیری ہرتی تو جو جائے مضبوط
کے اضافی کا بصیرہ متعلق ہوتا مخصوص کا صیریحہ استعمال ہونا اس امر کی صاف دلیل ہے کہ پہلے
عصمت نہ تھی شیعوں کی ایک صحیح حدیث میں امام حجۃ صادق علیہ السلام سے فیضیلت
بصیرہ ماضی صحابہ کرام کے حق میں مروی ہے۔ فروع کا فی جلد اول کتاب الجہاد صفحہ ۱۰۶ میں
یہ روایت موجود ہے۔ امام نے مہاجرین کے حق میں فرمایا۔ الذین اخبار عنہم فی کتابہ
انہ اذھب عنہم الرحبس وظہرہم تطهیرہماں کے متعلق اللہ نے اپنی کتاب میں
بیان کیا ہے کہ ان سے خلنسے ناپاکی کو دور کر دیا۔ اور ان کو خوب پاک کر دیا۔ پس تصحیح ہے کہ
حضرات شیعہ اس لفظ سے صحابہ کا معصوم ہونا نہیں سمجھتے۔ پاک و خوب کی ان کے لئے بہ لفظ بصیرہ
ماضی متعلق ہے۔ اور آیت تہہیں یہ لفظ بصیرہ مخصوص دارد ہے۔ پس جب تک
جب سے مراد مطلق ناپاک اور طہارت سے مراد عصمت ثابت نہ ہو۔ اس آیت کا انہمار
سے کوئی تعلق نہ ہے۔

بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِينَ

ف:- یہ حدیث صحت کے اعلیٰ رتبہ میں بھی ہے جو کوئی خارجی مسلم۔ ترمذی و غیرہم نے با
سایہ مختلف روایت کیا ہے۔ مگر ایک پہنچا ہے جس کا عرب میں شارح ہے۔ اس حدیث
کے صحابہ کرام کی تمام امت پر فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اس امت میں صحابہ کرام کا رتبہ
سب سے فائق ہے، کوئی فلی، غوث، قطب یا ابلال ایسا نہیں جو کسی اولیٰ صحابی کے مقابلہ
بن جائے۔ ایک الحکم کے لئے بھی جس کو صحابت کا شرف فی الیکاء، ما بعدہ والوں میں پڑے ہے سب سے بڑا
بھی اُس کے مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ سید المحدثین حضرت محدث ابن مبارکؓ سے کسی نے پوچھا کہ

عمر ابن عبد العزیز کا مرتبہ ڈالیتے یا امیر معاویہ کا حضرت عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا۔ خدا کی قسم وہ غبار جو معاویہ کے گھوٹے کی ناک میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتا تھا عمر ابن عبد العزیز سے ہزار درجہ افضل ہے۔ معاویہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچے نماز پڑھی تھی۔ حضرت سمع اللہ ملن حمدہ کہتے تھے۔ اور وہ دینا لکھا کہتے تھے۔ اس عنیمِ الثان شرف سے بڑھ کر اور کیا زبردگی ہو سکتی ہے۔

صیحہ بن جاری میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

قال لله رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم | ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یوم الحادیۃ انتدھیر اهل الارض نے | حدیبیہ کے دن فرمایا۔ کہ تم تمام اہل زمین سے
کنا القا و الرعبانہ بہتر ہو۔ اور ہم اُس وقت چوہہ سو نظرے۔

تمام صحابہ میں سے اصحاب شجرہ یعنی بیت رسول میں شامل ہونے والے افضل ہیں اور ان میں سے اصحاب بدر کا مرتبہ سب سے فائیٹ ہے۔ جن کی تعداد تین سوتیرہ تھی۔ ان میں سے دس صحابہ حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی حضرت علیہ السلام حضرت زبیر حضرت عبد الرحمن ابن عوف۔ سعد بن ابی وقاص۔ ابو عبیدah ابی جہاد۔ سعید بن زید۔ رضی اللہ عنہم عشرہ مہشروع کہلاتے ہیں۔ ان کو ذیہا ہی میں بخت کی بشارت مل گئی تھی۔

ذمہ موجودہ میں جبکہ فتنہ رفع رکھ رہا ہے۔ اور بدگویان صحابہ اپنی شیطنت باز نہیں آتے۔ علمائے کرام کا فرض ہے کہ ہر چیز اس فتنہ کے استیصال کیلئے کھڑے ہو جائیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان میں مندرجہ وعید سے بھیں۔

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم | فرمایا جی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ظاہر عرب فتنہ ادا ظهرت الفاقات و سبلت اصحاب اجلی اور کالیاں دی جائیں میکے صحابہ کو سپاہیا شکر فلیظ مہر العالم عملہ قمن لم یفعل ذالک ظاہر کرے عالم علم اپا۔ اور جو ایسا کمرے اُس پر فعلیہ لعنة اللہ والملائکۃ والناس جیعین اللہ کی فرشتوں کی امور تھامہ لوگوں کی لخت ہو۔ لا یقبل اللہ لہ صفاً ولا عدلاً (صواتع ورقہ قبول نہ فرمائیا اور اللہ تعالیٰ اُس کی کوئی عبارت لذخیرہ بعد ادی)

وَنُفِلَّ نَهْرُ مِنْ أَوْرَدَ فَدِيَّةٍ۔

غفتہ الطالبین میں بحوالہ طبرانی برداشت معاذ بن جبل و حضرت انس رضی اللہ عنہما حدیث تسلیم
سیکھی فی آخر الزمان قوم میغتصبون
آخر زمان میں ایک قوم ہو گی جو میرے صحابہ کی
تنقیص شان کر لے گی۔ جلدی ان کے پاس نہ
بیٹھا۔ نہ ان کے ساتھ ملکر بیٹھا۔ اور نہ ان کے
ساتھ ملکر کھانا۔ اور نہ ان کے ساتھ رشتہ داری
کرنا۔ اور نہ ملک کا بھڑاکہ پڑھنا۔ اور نہ ان کے ساتھ ملک غاز پڑھنا۔

لَا يَأْتِيَكُمْ هُنَّا وَلَا تَأْتِيَهُمْ
وَلَا تَأْتِيَكُمْ هُنَّا وَلَا تَأْتِيَهُمْ

غاشیان خیر الامم علیہ الجیۃ والسلام کیلئے ان احادیث پر عمل کرنا لازمی ہے۔
خصوصاً سرزین بیک میں یہ فتنہ دن بدن بڑھ رہے ہیں۔ اس کے انداد کے لئے جان
وہی اشارے سے کام لینا چاہئے ہے۔

مرزا کا فصیدہ اعجائزیہ

اور اُس کی بد بانی
ایک غیور سماں کے قلم سے

گذشتہ پوستہ

بیلی قسطنطینیہ شعرگی تشریح اور جواب گز جیکا ہے۔ اب درود شہر سے مرزا کی
پیش گئی اور میک بندی شروع ہوئی ہے۔
۱۰. دَمَّوْتُ كَذَبَ مَعْصِيَةً صَدِيقَ الدِّينِ ۚ لَكُوْنَ عَذِيرَ صَدِيقَ، لَا يُعْتَذِرَ
تو نے ایک حصہ میں مخدومیتے شکار کو بلایا۔ جس کا کہنا ماذھاب کی محصلی کی طرح جو اکامہ ہے
وَجَاءَكَ وَصْحَى نَاصِحِينَ كَوْخُوتَ ۖ لِيَقُولُونَ لَا سَبْعُوا هُوَيَ وَلَصَبْرَةَ
اوہ بیڑے دوست تیرے دوست تیرے۔ اور کہتے ہیں کہ سوا وہیں کی طرف میں متکرو
پاس اے جیسا یوں کی طرح فصیحت کرتے ہیں۔ اور صبر کردے ہیں۔

لئے غفلَ اسالیکمْ اساری تھے۔ ہمیں وون من یو جی لذت بُب و میخات
پرستم میں سے جو لوگ تھے قیدی تھے انہوں نے چاہا کہ ایسا شخص ملاش کریں جو ہٹیرے کی طرح چھینے اور
فرمات کرے۔

فریب کرے۔ فحشاء و ماذب سب بعده تجدید اذابهنم + ولعنی شناک عالمہ منہ و نظر حضر
پس بہت کوشش کے بعد بھیریئے کو لائے۔ اور مراد بہاری شاعر انتدھے اور فرم طاہریتے ہیں
(الف)، ان شعروں میں یہ تباہی گیا ہے کہ موضع مذکور کے باشندوں نے مولوی شاعر احمد صاحب کو
مرزا کے مقابلہ کیلئے بلا یا تھا۔ اور مرزا گیوں نے ہرچند ان سے منت سماجت کی مگر انہوں نے مقابله
پس مولوی صاحب مددوح کر کھڑا کر رہی دیا۔ اب مرزا صاحب مولوی صاحب کو ان بُرے
الخاظمیں ذکر کرتے ہیں۔ کہ مولوی شاعر احمد صاحب مفسد جھوٹے۔ مُخطاب کی محصلی۔
مرزا صاحب کا ششکار۔ چلتے والا بھیریا۔ وہی کہ باز۔ افدر پھر اکیہ بھیریا (کل گالیاں پڑھو)
اس سے ثابت ہوا کہ البدھی لیس بالتفی بذریبان بھی نہیں ہوتا۔

(د) اُردو ترجیہ کے سقم معلوم کرنے کیلئے مرزا کا یہ بایہ نامہ کلام طوڑا ہے۔
 دل جھوٹے مفدویت سے خشکار کو بلا لیا ہے، دُھاپ کی بچھلی رسی بھاپوں کی طبیعت
 کرتے تھے۔ غالباً پہنچنے سقم میں یہ عندر ہو گا۔ کہ کاتب نے غلط لکھا ہے۔ مگر ہر بھی وہ لکھنا
 چاہئے تھا کہ ایک جھوٹے مفسد کو میرے شکار کیلئے بلا لیا۔ دوسرے سقم میں دھاپ
 بچالی نقطہ استعمال کیا ہے۔ اور تیسرا میں دو سوں کی بجائے بھائی ناصح قرار دیتے
 ہیں۔ اب ان کلاؤریوں کو رفع کرنا اور دو ہر آ حصے غیر فصیح کلام سے اسٹال پشت کرنا
 ایسا ہی حسیب ہو گا کہ جس طرح مرزا کا کلام تمام شاعری میں نہ ہونے میں اپنی نظریں دکھانی
 عذر گناہ پڑتا ز گناہ،

(رج) ایک مرزاٹی نے دوسرے شرکا ترجیہ یوں لکھا ہے کہ تو نے میرے شکار کھلی
کیجیے ایک مفہد اور جھوٹے کو بکالا مینونکہ ڈھاپ کی محالی کی جو اس کا پکڑنا مشکل ہے
ہنیں ہے۔ گویا مرید نے مرزا صاحب کے ترجیہ کو ناقابلِ القبول سمجھا اسکا اعلان ہے اس کو عملت
مخلوق کا سلسلہ قائم کرنا پڑا۔

(۱) تیرے فخر میں مرا صاحب ہیں امر القیس کا بوز پیدا ہوا ہے کہیں کہ اس نے صحابی اور لیقولون ایک شعر میں جس کے بھایں کیا تھا کہ یہ دوست مجھے تسلی دیتے تھے۔ مگر مرا صاحب الیان مذکور تسلی کی وجہ سے فانٹ ہوتے ہیں کہ اپنے اڑاکے چھوڑ دو۔ اور جس چیز کو تم مرغوب الطبع سمجھتے ہو۔ اس سے رُک جائے مگر یہ بوز کچھ اٹاسا ہے کہ مرا صاحب کا مخالف ہے۔ اور امر القیس کا مخالف دوست یا یہ بوجی

(۲) عرب بفتوات میں حسب ذیل کمزوریاں ہیں۔

لہ دعوت میں عد کو خطاب ہے اور لا بنتغا میں بلا وجہ الیان مخالف پناخے گئے ہیں۔

ر، قافیہ تنگ ہو گیا تھا تو صَبَوْعَیٰ کیجگہ صرف تَصَبَّرَ استعمال کیا ہے۔

ر، بَنْجِيَ الْحَوَىٰ کا غیرہم میلان الی الموت صرف قادری عربی ہے۔

و، اسازیکہ میں عام الیان مخالف اور اسادے شخص سے مراودہ جات میں ہے۔ جو مرا شیل کے مقابلہ میں کھڑی ہو گئی تھی۔ یہ قیدی و نکار تحریر نہ لاش کرنا کیا ہے۔ اب سوال یہ ہے اسید اور ازادہ بجنی شخص آپس میں نہش الفاظ کے چھاطے کوئی مناسبت نہ کتے ہیں؟

و، ذہد اور خلتوں کا اجتماع بھی قرین مقیاس نہیں ہے اور اس شرح میں کیجیے منظر رکھا یا کیا ہے کہ قیدی بھیری نہ لاش کرتے ہیں۔ اسے قیدی اور بھیری؟ شاید مرا ای بھیریوں کیلئے بھیری شے کی ضرورت ہوگی۔ تو اس وقت شرکا غیرہم پر ہمگا کہ ہولی شاد المذا صاحب چالاک بھیریا ہے اور ہولی نبور ٹھاں صاحب وغیرہ بھولی چالی بھیری۔ مرا صاحب نے اپنے دوستوں کی خوب کرتے ہوائی ہے۔

و، ازابک ہم کا لفظی ترجیح چھوڑ دیا ہے کہ کوشش نے ان کو پھرلا دیا تھا۔ اور اس کی وجہ سے صرف بخت کا لفظ رکھ دیا ہے۔ تاکہ یہ مظلوم نہ ہو جائے کہ خوف نما فکر کمزور نہ ہوئے تھے۔ جیسا کہ مرا صاحب نے اذاب کے لفظ سے اشارہ کیا ہے مگر اس عیب پوشی کے باوجود

رہے، لغتی میں پنجابی معاورہ اور فارسی عربی پر درست لغتی بدھ جاہتے تھے۔ مرزائیوں نے اس جگہ پرستیرے ہاتھ پاؤں مارے ہیں کہ نظریہ کی جگہ نظریہ آ سکتا ہے۔ مگر عین بدھ کی جگہ عین منہ پیش نہیں کر سکتے۔ آخر پر یہ بھی غدر کیا ہے کہ اہل زبان ایک حرف جائے دوسرا جگہ استعمال کر سکتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا مزرا صاحب عربی الفسل اور اہل زبان تھے؟ آپ کو تو عجمی الفسل بننے پر اس نئے طریقہ تھا کہ بروزہ بڑی ثابت ہوں اور لئنالہ جو من ابنا مفارس کو اپنی صداقت میں پیش کیا کرتے تھے۔ اب ایک فقرہ غلط لکھ دیا تو شرم مائے عربی الفسل اور اہل زبان ہی بن بھیے۔ شرم نہیں آتی۔ کیا قلمروں بھی عرب کا ایک قصہ ہے کہ جس میں اور زاد اہل زبان عربی پیدا ہوتے ہیں؟

۲۷۔ نظریہ کا لفظ صرف حشو نامہ ہے ورنہ لغتی بدھ کے پرستے ہوئے اسی کی صورت میں تھی۔ مگر جب قادیانی جماعت مخاطب ہوتا شاید اس کی بھی ضرورت پڑتی ہوگی۔ کبار بار ایسا مفہوم کو درہ آیا جائے تاکہ معلوم ہو جائے کہ مولوی شنا عالمہ صاحب ان کے نزدیک بالکل غیر مشہور اور مگنا ماری تھے۔ وہ نہ ایسے مشہور اور میں کے متعلق لغتی کے بعد نظریہ کا استعمال یا فائٹھا جو صرف قافیہ نہیں کے نئے لا یا گئیا ہے۔

(۱۹) این اشعار میں یہ منظر دکھایا گیا ہے کہ ایک بستی نے ایک بھجوٹے اور فاسادی آدمی کو کیا ہے کہ جس نے اس موقع پر کوئی بھجوٹ نہیں بولا۔ اور کوئی فساد نہیں کیا۔ بھجوٹ کو کیا ہے کہ وہ اگیا اور محچلی بن گیا۔ اور مرزა صاحب جمال نیکر محچلی کاشکار کرنے لگ گئے ہیں مگر خود بدولت قادریاں میں ہے میں اور وامم تزویر موضع میں بھیجا ہوا ہے۔ لیکن وہ شکار مانع نے نکل گیا۔ اور مرزا صاحب کے مردی فرقی مخالف کو ڈانت دیتے ہیں۔ بھجوٹے آدمی کی طرف میلان مت کرو۔ اب گوایا وہ محچلی آدمی بن گئی ہے۔ اس ڈانت کے بعد پر دکھایا ہے۔ کرو لوگ قبیدی ہیں۔ اور اسی تھسب ہیں اور ان کے ماخذ پاؤں جدڑے ہوئے ہیں۔ مگر ایسے بامہت ہیں کہ وہ ایک ایک آدمی تلاش کرتے ہیں جو محبی طبیعت کی طرح چلا کر اور مزراں بھیروں کو اپنی ندی میں لکھا جائے۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ یہ آدمی وہی کذب بند ہے جو پہلے محچلی بن چکا تھا۔ یا کوئی اور مرد ہے۔ لیکن لغتی اور نظریہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ مولوی صاحب ہی ہیں پہلے محچلی بن

گئے تھے اور اب بھیڑیے جیسے آدمی بن گئے ہیں۔ مگر یا ان کی دوسری جون بدل گئی ہے۔ اس کے بعد یہ سین دکھلایا ہے کہ فرنیت مخالف تھے بہت تلاش کی اور تلاش کرتے کرتے ہلاک ہو گئے تکنیک آخوندی تھے۔ اور قیدی بھال جائے تجب تک بیڑیاں نہ ٹوٹیں چلنا پھر ناممکن ہو گئے۔ مگر ان کو اس جدوجہد کے بعد گواؤ آدمی توڑ ملا لیکن ایک بھیری یا کپڑے آئے۔ یعنی قسم کے لامر جکڑتے ہوئے قیدی تھے۔ کہ بھیری یا کپڑے کر لے گئے۔ دیکھا تو وہ بھیری یا تیسری جون میں لوٹی شنا اند صاحب تھے۔ یہ خالی منظر اگر کسی سینما میں دکھایا جاتے تو جانستی کے تماشے سے کہنے ہو۔ اور لوگ اس نتیجتک پہنچ جائیں۔ کہ یہ شاعرانہ تختیل نہیں ہے۔ بلکہ کسی مرادی آدمی کا ایک سو دادی تختیل ہے کہ جس میں قوت متخیلہ مختلف اشکال کو توڑ پھوڑ کر رہتی ہے اور ان میں کوئی مناسب نہیں ہوتی۔

(من) غالباً مولیٰ شنا اند صاحب کے کسی دوست نے اپنی طرف سے نبانِ حال یہ اس وقت یوں جواب دیا ہوا کہ:-

۱. وَقَالَ شَاءَ اللَّهُ لَكَ مُحْسَنُكُمْ ۚ ۖ ۗ وَلَا أَنَا ذَيْبٌ مُفْسِدٌ يَتَكَبَّرُ
۲. بِأَنَّمَا بَعُوثُ الْهَلَالِ وَاجِلٌ ۚ ۖ ۗ وَإِنِّي لِشَاهَةِ الْقَاتِدِ مَنْ غَضَنْتُ فِرَّ
۳. اَتَتَّقِيمُ اَشْعَارَ وَلَكَتُ لِشَاعِرٍ ۚ ۖ ۗ فَانْلَوْكُ شِعْرُ وَذُو وَمَالَكَ تَحْمِيرٌ
۴. وَإِنِّي كَلَامُ لَيْسَ سَقْمًا فَلَاهِرٌ ۚ ۖ ۗ وَأَيْ مَقَامٍ فِيهِ لَكَتُ تُرَوَّزٌ
۵. مَنِّي كُنْتُ حَوَّاتِي مَحَارِيمُ أَرْكَمٌ ۚ ۖ ۗ مَنِّي صَدَّقَتِي شَبَنَكَةَ تَشَتَّيْطِرٌ
۶. سَقِّي كُنْتُ لَذِبَاعَتِي كُنْتُ مُفْسِدًا ۚ ۖ ۗ وَأَفْتَ لَذِبَبٍ مَعْسِدٌ سَتَخْكَرٌ
۷. تَقُولُ وَلَا يَرْكُلُكَ عَرْقٌ نَدَامَةٌ ۚ ۖ ۗ وَلَعْنِي شَاءَ اللَّهُ مِنْهُ وَنَظَهَرٌ
۸. وَلَوْلَمْ يَقِنَكَ الْفَرَبَ بِفَالْغَيْرِ لَمْ تَقُلُ ۚ ۖ ۗ يَقُولُونَ لَا تَتَعْوَاطُهُوئِي وَنَصَارُوا
۹. فَسَكُوتٌ وَجْهُ الشَّعْرِ يَلِكَ لَقِيَهُ ۚ ۖ ۗ وَهَذَا أَخْطَاءٌ لَكَتَ فِيهِ تَعَذَّرٌ
۱۰. وَلَوْلَكَتْ فِي هَلِ الْجَازِ مَشَاعِلٌ ۚ ۖ ۗ رَمَوْكَ بِالْجَازِ وَبِالرَّجِمِ عَذَرٌ قَطٌ

ان اشعار کا مطلب ترتیب دار یوں ہے کہ:-

دہی تیس لقولِ مرزا مفسد اور دن ان آز بھیلا شے ہوئے بھیریا ہوں۔ بلکہ اس کا برفر قادیانی سیح ہے۔

(۱۷) گرچاں مجھے شیرخاپ کہتے ہیں۔ اور بُز قادیانی کو بلگ کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہوں۔ اور بھیتیت تبلیغِ اسلام کے میرافرض ہے کہ میں تمام قادیانی کافروں کو تباہ کر دا لوں۔

(۱۸) دمرزا سے مخاطب ہو کر تم تو شاعری نہیں ہو۔ شربولنے کیسے میجھے گئے؟ نہیں نہیں تم تو مظلوم نہ آہو ز ہو۔ ابھی سے بذریانی کیوں شروع کر دی ہے؟

(۱۹) تیرا کوت کلام ہے کہ جس میں کوئی نہ کوئی سقم نہ ہو۔ اور کس مقام پر کدب وہتاں سے کام نہیں لیا۔

(۲۰) دعینہ مجھے بتاؤ۔ کہ میں تمہارے ہاں کس جو طریقی بھسلی تھا، اور تم نے مجھے کب جاں لگا کر مردانہ وارشکار کیا؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ میں نے تم کو شکار کیا۔ اور میرے جاں میں اسکر تم میسے چنس گئے۔ کہ آخر مری گئے۔ اور میں ابھی تک زندہ ہوں۔

(۲۱) میں کب سے کذاب اور مفسد ہوں۔ حالا کہ تم خود کتاب اور مفسد ہو۔ پچھے کہ شیشہ میں اپنا ہی مٹھہ نظر آتا ہے۔ اور پھر اپنے قدس پر نماز ہے (واه سجان اللہ)

(۲۲) تم کو یہ غلط مضر عدوستے ہوئے درہ شرم نہ آئی کہ لعنى شناس اللہ صنه و نفعه۔ حالانکہ طلف مکتب بھی جانتا ہے۔ کہ لعنى بدھ کی وجہ لعنى مینہ غلط ہے۔

(۲۳) اصل بات یہ ہے کہ اگر تمہارا تفہیم نگ رہنہ تو تم یوں نہ کہتے کہ لا تبغوا الطوى تَصَبَّرُوا۔ کیونکہ اصحاب المھاد محاورہ ہے۔ اور طالب الہوی محاورہ نہیں ہے۔ اسی طرح صابر علی محاورہ ہے مگر تصبیر علی ندارد۔

(۲۴) تیراستیا ناس! تم نے تو شرکا مٹھہ ہی کا لا کر دیا ہے اور اسے محبوب کر رہے ہو بخدا یہ ایک ایسا جنم ہے کہ جس میں تم مخدود نہیں سمجھے جا سکتے۔

(۲۵) تم اگر طاک عرب میں جا کر مقابلہ پر شربو لتے۔ تو وہاں کے سخن فہم کو جنم کی تحریز لگا کر ضرور سنگسار کر دیتے ہیں۔

رویداد جلسہ سالانہ

حزب الانصار کھبیرہ

منعقدہ موسمہ ۹ وار ۱۱ ستمبر ۱۹۳۲ء

گذشتہ اشاعت میں جلسہ سالانہ کی خصوصی کارروائی شایع کی گئی تھی۔ اور فصل کا اولیٰ اشاعت کا عدد کیا گیا تھا۔ مگر بر ق آسمانی کی اشاعت کو ضروری بحکم کارروائی کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ جلسہ میں جو نظیم پڑھی گئی تھیں وہ ایم جمٹ کے نام سے علیحدہ طبع کرائی گئی ہیں جو ذفتر تحریرہ نہ سے القیمت دوپیسہ ملکتی ہیں۔ اس ذفور حسب ذیل مقامات سے لوگ جلسے میں شامل ہوئے۔

للہ۔ کنٹل۔ کھیوڑہ۔ گھٹکوال۔ ولیں۔ کوٹ بکھوہ۔ میانہ گونڈل۔ دصر کنڈ۔ دھوری۔ چاؤال
بھجوال۔ کلان۔ پنجی۔ کوٹپڑہ۔ کھوان۔ ڈنڈوت۔ بٹھٹوان۔ عینی ہیں۔ تکانگ۔ دیودال۔ عینی
بھجوال۔ کوٹھومن۔ اختر احمد آباد۔ ابدال۔ نلی۔ ریڑھا۔ فقیریاں۔ ہیعن۔ بیگھ۔ سالم۔ سیقی
لورپور۔ دوالمیان۔ چوہ سیدن شاہ۔ بشارت۔ گاکھڑا۔ منڈی پھرلوہن۔ چیتا۔ ڈھڈیاں۔
واڑہ۔ عالم شاہ۔ ملک وال۔ پنڈ قادر خان۔ ہیرا۔ لاموئی۔ وزیر آباد۔ گجرات۔ سیال کوٹ۔
چنگک شہر۔ مکھیانہ۔ چنیوٹ۔ ساہی وال۔ ڈھیں۔ دودیاں۔ چک ۴۹۔ جندیا۔ راجسر۔
کھوٹکہ۔ خوشاب۔ کرڑ۔ تکوکر۔ سلانوالی۔ چک ۱۷۹۔ ہیماں۔ ڈھیں۔ جھاوریاں۔
کاشیاں وال۔ جمادہ۔ ملیار۔ ڈلوال۔ چک ۱۵۔ جھاٹلہ۔ سدھووال۔ جبووال۔ کوٹ
حالم فان۔ دیل پور۔ چک سیدا۔ ڈھوک لوزا۔ عینی وال۔ کوٹ میانہ۔ چک ۱۰۔ دھریان۔
مجوکہ۔ بھرپور۔ لورپور۔ میانی۔ چوکیرا۔ ڈھڈیاں۔ چک ۱۱۔ خان محمد والا۔ گھنگیانی۔ ڈھ
را۔ چھپ۔ سلطان پیداون۔ اوپی۔ سلامکھوہ۔ چوٹ۔ سردار پور۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ لاٹپور۔
پسندی۔ کریالہ۔ گول پور۔ مرید۔ لکھنیوالہ۔ کوٹ میانہ۔ خورشیدی۔ کھبیل پور۔ کسنڈاں۔
چک ۱۷۔ سروبا۔ شہید وال۔ فرشہر۔ کردی پیراں۔ میلووال۔ دیرودال۔ توکا۔

پیل۔ پدھراڑ۔ منار۔ اجناہ۔ نمطاس۔ قادر پور۔ حکب شخ۔ سر۔ پنڈی ٹھیپ۔ لگکر منگوں
دیپوال میٹھلاں۔ سرگودھا۔ حکب ۶۰ جنوبی۔ ماڑی۔ پنڈ رحیم شاہ۔ سندھان۔ بھاگووال۔
کوٹلہ۔ ردانہ۔ بھاڑا۔ کولیاں۔ حکب راماس۔ کھوٹ۔ کلس۔ بن۔ ملتان۔ گھاصھیاں۔
سائیڑا۔ لوٹھا۔ میرپور جہوں۔ کریٹ۔ فوٹھ۔ کوڑے۔ خان پور۔ رتے۔ دھول راجھ منڈا۔
کہان۔ پاٹھی ونڈ۔ کنجاہ۔ جلاپور جہاں۔ بھیلووال۔ حکب ۵۰ بھکی۔ میانوال کٹھیال شیخان
منڈی بہاؤ الدین۔ پنڈی راواں۔ حکب ۷۱۔ حکب ۸۲۔ حکب ۹۱۔ حکب ۱۷۔ حکب ۱۳۔
حکب نمبر ۱۴۔ حکب نمبر ۱۵۔ وسنال صابووال۔ ماہگووال۔ شاہ پور شہر۔ شاہ پور صدر۔
چنی حمت خان۔ کولووال۔ دہریہ۔ بنی شاہ۔ سکھپور۔ حکب جہرا۔ حافظ آباد۔ پنڈی ٹھیپا۔
میانوالی۔ گنجیاں۔ الہ آباد۔ خواجہ آباد۔ کالرہ۔ کٹھ سگسرال۔ کھاریاں۔ بھالیہ۔ قادر آباد۔
حکب نمبر ۱۶۔ پانڈووال۔ لاو والی۔ چکوال۔ بھون۔ بھگووال۔ میرے۔ جھامرا۔ موئہ ڈیپو۔
جیون وال۔ پنڈ کوشہیر۔ کھیوال۔ کوٹلی علی احمد۔ فتح آباد۔ چاوا۔ شیر محمد والا۔ سیکسر۔ کوٹلہ
مشیر شاہ۔ حکب نمبر ۱۷۔ کرسال۔ دھنڈایا۔ سہموڑا۔ وجید ہی۔ ڈوڑھی بھیرہ۔ ہرن پور۔ جوڑہ۔
ٹھٹھی جنگا۔ ڈھاک۔ نور پور فون۔ حکری۔ پیر کھارا۔ حکب نمبر ۱۸۔ کھیوال۔ شادی قال سیدہ
حکب مجاہد۔ حکب حمید۔ میان نہرارہ۔ تخت نہرارہ۔ رُکن۔ بُسال۔ سریوا۔ غیرہ۔ بہت مقامات
کے نام معلوم نہ ہو سکے۔ ان مقامات سے جو حضرات تشریف لائے۔ وہ حزب الانصار کے
یہاں ہوئے۔ علاوہ انیں شہریں کوئی محلہ ایسا نہ تھا جس میں ذاتی تعلقات کی بنا پر لوگوں کے
ہاں میانوال کا جو مہرہ ہوا ہو جیسے ہر لمحاتے کامیاب رہا۔

مورضہ و رہنمایا۔ بعد نہ راز جمعہ مولانا محمد بہاء الحق صاحب قاسمی امرتی کا نبردست
وغلط ہوا۔ دوسرے دن صحیح کے اجلاس میں مولوی سید کرم حین شاہ صاحب دو میالوی مولوی
محی پیر صاحب کوٹلی۔ کی تقاریر کے بعد حضرت قبلہ پیر سید حافظ جماعت علی شاہ صاحب
علی پوری کی پُرزا حقائق ادبیات افسوس تقریب ہوئی۔ بعد ازاں خاکسار مدینے بھیثیت صدر
حزب الانصار جلسے کے اغراض و مقاصد اور ختصر کیفیت کا کردگی بیان کر کے حاضرین کو
دعوتِ عمل دی۔ بعد ازاں جلسہ طعام و نماز کے لئے بخواست ہتا ہے۔

بعد عازم طہر مولانا پیر قطبی شاہ صاحب ترشی کا زبردست وعظ ہوا۔ فضل آئی چھٹی رسان جھیو
تھے ایک نظم ڈرمی۔ اور حضرت قبلہ عالم علی پوری کے کلام طہیات کے بعد نماز صراحت کی گئی۔
بعد نماز مغرب حضرت مولانا مفتی عطاء محمد رتوی نے وعظ فرمایا۔ اور جناب ابوالاثر حفظہ اللہ
حال نہیں کی سخت اپنی جدید تصنیف شاہناہ مسلمان حصہ دوم سے جنگ بدر کے واقعات سنائے
حاضرین پر ایک کیف طاری تھا۔ بعد ازاں مولوی محمد بشیر صاحب کی مختصر تقریر اور نظم کے
بعد جلسہ برپا ہوتا۔

محض اردو بحث صبح ۹ بجے خاکسار مدیر کی افتتاحی تقریر کے بعد مولوی میر اللہ
شاہ صاحب گھر اتی۔ مولانا امام الدین صاحب کو طلوی کی تغیری کے بعد حضرت مولانا پیر
سید احمد غوث شاہ صاحب سجادہ نشین ترمی نے موثر وعظ فرمایا۔ حضرت مددوہ
حزب الانتصار کے سربراہ اور پروبوش معاون ہیں۔ آپ نے حزب الانتصار کی نامی اہاد
کیلئے موثر اپیل کی۔ مبلغ ۶۵ روپیہ اپنی مرف سے دیا اور آپ کے وعظیں ۲۸۸
نقمه جنپڑہ جمع ہوا۔ بعد ازاں مولانا حافظ محمد امین صاحب گھبیانوی کی تقریر سوئی جنپڑہ
قبلہ عالم علی پوری نے سواسو روپیہ کا وعدہ فرمایا جس میں سے مبلغ پچاس روپیہ ایسوٹ
عطای کر دیا۔ حضرت قبلہ مولانا صاحبزادہ محمد مقبول الرسول صاحب سجادہ نشین للہ شرف
مبلغ عنکھے روپے عطا فرمایا کہ اپنے معتقدین کیلئے عمدہ مثال قائم فرمائی۔ بعد ازاں حضرت
محمد عالم قبلہ حافظ مولانا محمد قمر الدین صاحب ناظم العالی سجادہ نشین سیال شریف کی
طرف سے تمام حاضرین کو باہمی اتحاد و روابطی خصوصاً سلاسل صوفیہ کے متولیین کیا ہی
الافت کا سیعام دیا گیا۔ اور خشتی۔ نقشبندی۔ قادری و سہروردی میسند کے مشائخ کو کیک
جان موكر خدمت اسلام کیلئے دعوت دیگئی جس کی تائید میں حضرت قبلہ عالم علی پوری کی
نبوت تقریر ہوئی۔ اس کے بعد ابوالاثر حفظہ اللہ صاحب جالندھری نے اپنی شہر و مروف
نلم میر اسلام لے جا۔ پڑھکر سنائی۔ اور جسے بعد دعا برخاست ہوا۔

فعام و نماز کے بعد ۱۰ بجے وہ بارہ جلسہ فتویٰ فتویٰ ہوا۔ جس میں پرستیں دلائیت شناہ
صاحب گھر اتی کے زبردست وعظ کے بعد مولوی عبد المکیم صاحب ایڈیٹر مبارکہ امرت سرکی

بصیرت افروز تقریب ہوئی۔ بعد نماز عת آخری اجلاس منعقد ہوا۔ جو تمام سابق احلاقوں نیادہ
مُؤثر نہ تھے خیر نابت ہوا۔ ماسٹر محمد بخش صاحب سلم۔ بی۔ اے۔ مولوی ابوالائز محمد بشیر صاحب کوٹلی
مولانا ماضنی محمد شریف صاحب کوٹلی مولا نالا حسین صاحب اختتار کی مدد پر مخفی اور نہست
تقریب کے بعد جلسہ رات کے اکیجے دعائے خیر کے بعد ختم ہوا۔ اور سامعین نہایت ہمدرد
اختیاریک اور آئینہ کے لئے زندگی میں دوبارہ ایسے بارکت مجمع میں شمولیت کی خواہش
رکھتے ہوئے اپنی قیام گاہوں پر سدھائے ہیں

غرضشوال کوڈھیکر

رجناب شاکر (صلالیقی)

اے ہلال عید تو بالائے باہم آسان
اسنڈل سے تو رفیق رائیتِ اسلام ہے
یا وہ آیامیکہ حبِ حقی باعثِ مسلم میں بھار
ایک ہی طلبوبجے طالبِ حقی آزادو اسیہ
دُورِ اس گلشن سے تھے مونج ہواۓ انتیاز
محشرستان تھامپن شور مبارک بادی سے
فامن غنچہ میں پہاں لوئے غنبر بیر غنچی
دورِ لوح دل سے نقش جلوہ ناسد تھا
ملبت بیضانکی تھی شاداب کشت آزدو
عظرتِ مسلم میں اب افغان بن کر رہی
کشتی اقوام کا عالم میں تھا جوناحدا
صحن گلشن میں کہیں جب شاہ بیتلش ہو
باعثِ فراید ہوں کینو کرنہ اجھے باہم و دُور

جن کی غلطیت کی جہاں میں ہیں نینہ یادگار آہ! ان کو کھائی سُتْ کر رنگاہِ روزگار
دل کو تڑپاتی سے اب تک گُرمیِ محفل کی یاد
جل چکا حاصلِ مُحْفَظَہ ہے حاصل کی یاد

راغوفہ

لیلۃ الفہد

جناب شاکر صدیقی۔

تیرا جاک ثانیہِ تھمودہ بركات ہے
اس طرحِ لکھوں گرو خود خالق الافلاک نے
کیا عجب یہ شان ہے جو آیہ قرآن ہے
تجھ میں ہے یعنی پیام آخرین ہم کو ملا
لتے ہیں فوجِ ملائک ساتھ تکیہ جبریل!
دنیا و عقبہ میں شب بیدار وہ مجموع ہے
لحظہِ لحظہ ہے ترا سما یہ حسن قبیل!
ہوتا رہتا ہے سحر کر خیر در بکت کا نزول!

محفل کوں دیکاں میں ہاں گر لے لیل قد
رجب تک محفوظ ہے لیکن پیام آخرین
صفویِ حالمت تیرانقتش سُتْ سکتا نہیں
بزمِ مدت کی عمرت اس سے کامل ہوئی
کر دیا تو نے ہمیں سرشار صبحِ زندگی
وامن خالی عطیٰ نے لطفِ حق سے بھر گئی
تجھ میں جس ذاتِ مقدس کو ملا حق سے خطا
دو جہاں میں وہ ہماری آرزو کی جان ہے
اس کے در کی خاک لپٹنے در د کا درمان ہے

راغوفہ

نعت

یہ سری جان تجھ پر ہے دارے محمد
ربے سب اعلیٰ حسابے محمد
ہے لولاک حق میں تمے الحمد
میں قرآن میں اس کے اشارے محمد
تو ہے چاندیہ چارتارے محمد
لگانا خندارا کسنا سے محمد
عرب کے دصني وہ دلائے محمد
بہت انہیا بن کے آئے جہاں تیز !!
اگر تو نہ سوتا تو وہی نہ ہوتی
بنی بنتیہ نہیں ہے نہیں ہے !!
صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ السلام وعلیہ السلام
جنوریں پڑی آکے کشتی ہماری !!

غم بھر کے تیرستہ سینے حسنز کے
سلاپتھ رہتے ہیں آر محمد

(رجیب تلائی)

مرزا بیوں کا میدان مناظرہ سے فرار

اوکاڑہ منڈی ضلع نگر کمی مودھ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۳ء مرزا بیوں اور اہل سنت کے
ما بين مناظرہ قرار پایا۔ شرطیہ و نیز مدنہ انور متعلقہ مناظرہ طے ہوئے۔ مسئلہ ختم انبوتوت
زیر بحث تھا۔ مرزا بیوں کی طرف سے مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل مقرر ہوئے اور
اہل سنت والجماعت کی طرف سے جناب مولانا مولوی سید احمد سعید صاحب کاظمی امروی
خطیب جامع مسجد اوکاڑہ کو پیش کیا گیا لیکن وقت مقرر گزر جانتے کے بعد مرزا بیوں کی
جماعت آئی۔ اور نہایت وقت و انتہائی بے وقاری کے ساتھ چند ناسقوں غدر پیش کئے اور
کہا کرم اس وقت مناظرہ نہیں کر سکتے۔ اور مسلمانوں کی اجازت کے بغیر اٹھ کر حلیتے
اور فرائختا گی گردان کرتے ہوئے بہزار رسولی بھائگتے نظر آئے۔ والحمد لله علی ذالک
والثابت: خادم العلماء، والفقیر بالحقائق، محمد صدیق، واعظ حنفی قادری بن تھاومی المانی،

اسلامیت

ماں تو مبرہ ۱۹۷۳ء کے رسالہ میں مندرجہ استفسارات کے جواب درج ہیں:-

- ۱۔ شیخ مدوب کا بانی عبداللہ ابن سباء یہودی الاصل تھا۔ یہ شخص میں کاہتی نہ والا تھا۔ عہد فاروقی میں بظاہر اسلام لایا۔ اور اندر ہی اندر سازشوں کا جال پھیلا کر رُامت مسلمین پُریٰ و انتشار کا باعث بنا۔ شیعوں کی معتبر کتب منہج المقال میں بحول اللہ

عبداللہ ابن سباء کے متعلق لکھا ہے۔

کان اول من اشھر بالقول بفرض وہ پہلا شخص ہے جس نے فرضیت امت امامۃ علیٰ علیہ اسلام واظھر علیؑ کا اعلان کیا اور ان کے اعداء البراء من اعلم شہم سے تبرأ کیا۔

اسی ابن سباء کی شمارتوں سے تنگ آکر حضرت علیٰ کرم اللہ وجہ نے اپنے زمانہ خلافت میں فرمایا کہ خدا اس شخص پر لعنت کرے جو (ابو بکر و عمر) کی نسبت سوائے خیر و خوبی کے اپنے دل میں سکھتا ہے وہ اس کا شہر و دیکھ لیگا۔ پھر آپ نے ابن سباء کو مدائیں سے نکال دیا۔ اور حکم نافذ فرمایا۔ کہ یہ کسی ایک بستی میں اقامت نہ کرنے پائے۔ مگر یہ خناس اپنی شمارتوں سے باز نہ آیا۔ اور حضرت علیٰ کو الہیت کا مرتبہ دینے لگا۔ جبکہ نہروان سے فراغت کے بعد حضرت علیؑ نے اس ملعون کو مع اُس کے تبعین کے زندہ آگ میں حلا دیا۔ رسالہ شمس الاسلام ماہ جون ۱۹۷۳ء میں مدوب شیعہ کے آغاز را یہی طرح روشنی ڈالی تھی۔ مفصل دریں دیکھ لیں۔ (طیر)

۴۔ رسالہ شمس الاسلام ماہ جولائی ۱۹۷۳ء میں تمام شیعی دنیا کو سچا پس روپیہ کا انعامی پیش دیا گیا تھا اور اسی سوال کا جواب طلب کیا گیا تھا۔ مگر آج تک کسی شیعہ کو جواب میں کی ہمت نہیں ہوئی۔

سوالات نمبر سو ہر ۵ کے جوابات موصول نہیں ہوئے۔ قارئین توجہ فرمائیں

میرزا مولوی فاضلوں کی علمیت پر نقاب

رسالہ اہ نومبر ۱۹۳۲ء کے صفحہ ۵ میں پر تمام میرزا مولوی علماء سے ایک علمی سوال کیا گیا تھا اور انہیں غیرت بھی دلائی تھی تھی۔ مگر عرصہ تین ماہ سے میرزا مولوی بالکل خاموش ہیں کہ کسی کو سوال حل کرنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ سو اس لئے ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ میرزا مولوی میں علمی ناقہ بالکل مخفود ہو چکا ہے اور ان کے دعاویٰ بالکل مجتنب ہیں۔



ہیں ہے

ستّمہ نمبر ۱۹۳۲ء صفحہ ۴ میں نہیں پر مدد جو صفحہ ۵ میں رسالہ اہ ستمبر ۱۹۳۳ء و متحہ نہیں پر مدد جو رسالہ اہ نومبر ۱۹۳۲ء میں کے حل ابھی تک موصول نہیں ہوئے۔ متحہ نہیں ۱۹۳۲ء کا صحیح حل قاضی محمد اکبر صاحب قریشی سکنہ تبری طرف سے موصول ہوا ہے۔ اس سے مراد تین نکشت میں قلم کپڑا کھنٹا ہے۔

جب فل جدید متحہ موصول ہوئے ہیں:-

(۱) یک بانگ کلاغ نیم کجھ ہے نام یارم دریں گنجد
 (۲) گرفتہ آب عرب در آب ہند ہے نام یارم زال میاں پیڑا شو
 از (قاضی محمد اکبر صاحب قریشی سکنہ تبری)

الأخذ وعد موسى مرتین ۷ وضع اصل الطيالع تحت ذين و سکتہ خان شطرنج فخذلها ۸ و ادريخ بنت زین المدرس جن فذ لاک ااسم من یکواہ قلبی ۹ و قلب جمیع من في الخافقات
 لا الہ الا محمد شیرین حضرت مولانا محمد شریفی صاحب کوئی لو رائی مغربی مبلغ سالکوں ضم وری گلا سوٹ ۱۰ جن حضرات کی سجاد خدماری ختم ہو چکی ہے یا جن حضرات کی حضرت میں باسیدہ قبولیت رسالہ پھیجا جا رہے ہے وہ براو کرم نز چدہ نذر یعنی آرڈر بہت جلد ارسال فرمائیں۔ دردہ رسالہ آئینہ نہ ریو وی پی اسال ہو گا ۱۱ منیجر

العامی اعلان

جو صاحب توحید باری تعالیٰ یعنی خداوند کیم کے ایک ہونے پر بہترین مدلل علمی عقلی و نقلی مضمون برائے رسالہ شمس الاسلام ارسال فرمادیگی۔ ان کی خدمت میں مبلغ پانچ روپیہ پیش کئے جائیں گے : **الحمد لله رب العالمين**
 (مولانا سید) کرم حسین شاہ صاحبو المیالوی خطیب امام مسجد جامع چاہیدان شاہ ضلع جبلیم

تشکر و انشان

حسب ذیل اصحاب نے رسالہ شمس الاسلام کی توسعی اشاعت میں حصہ لے کر منون فرمایا۔
 حضرت مولانا محمد نصیر الدین صاحب بیگوی - ۲ | مولانا عبد الخنور صاحب بیگوی ۱
 مزا عطاء محمد صاحب چک نمبر ۹ جہزی - ۱ | مولانا سید مخیث الدین شام
 حکیم حافظ چن پیرا حاصب خوشابی - ۱ | صاحب ازملک ایران - ۲
 مشتری کریم بخش صاحب حنفی بھیروی نے انجام آئتم۔ راز تحقیقت۔ اربعین کیشی نوٹ
 چار کتب بنائے کتب خانہ حزب الانصار عطا فرمائیں۔

اعلیٰ حضرت قطب زمان مولانا خواجہ محمد بن جان صاحب مجددی سرہندی سجادہ نشین
 خانقاہ ٹنڈا سائیں داؤ صوبہ سندھ نے از راوے کرم اپنی تصانیف سے راویجات
 اصول آرچے۔ رسالہ تہلیکیہ۔ و تذکرۃ الصالحاء ارسال فرمکر منون فرمایا۔

تدقیق

گلہد کیتھہ کیتھہ : اس نام کا ایک ماہواری رسالہ جسیوں اولیٰ ضلع گجرات کے باہم
 ابوشنا حکیم مولانا عبدالغنی صاحب شایع ہوتا ہے جنم صفحے۔ کتابت و طباعت عدوہ۔ کاغذ
 اچھا لگا یا جاتا ہے۔ فن طب کی بہترین خدمت انجام دے رہا ہے۔ چند رسالہ اکیڈمی پیسہ اپنہ
 امر ۱۰۰۰ میلیون روپیہ اگھاڑت ۱۰۰، جحمد اذما، ضلع گجرات

”ابنی محسن گورنمنٹ کی خدمت میں کچھ بگزاری کرنا چاہتا ہوں۔“ دو مولوی جن کے عقائد میں بیات داخل ہے کہ غیر مذہب کے لوگوں اور خاص کر عیسیا یوسف کو قتل کرنا موجب ثواب غلطیم ہے۔ اور اس سے بہشت کی وہ عظیم ایشان بھتیجن میں گئی۔ کہ وہ زمانہ سے مل سکتیں ہیں۔ تبعیح سے نہ کوئی سے اور کسی اور نیکی کے کام سے جیسے خوب معلوم ہے۔ کہ پوچھ دوپر وہ عوام انشا میں کے کام میں ایسے وعظ پہنچاتے رہتے ہیں۔ آخر عوقی طرت ایسے وعظوں کو سنکران پاٹی لے کے دلوں پر جو حیوانات ہیں اور ان میں کچھ بخوبی ایسی فرق ہے۔ بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ اور وہ درندے ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں ایک فردہ رحم نہیں رہتا۔ اور ایسی بیسے رحمی سے خونریز یاں کرتے ہیں جن سے بدن کا نیپٹ لے اور اگرچہ سرحدی اور افغانی ملکوں میں اس قسم کے مولوی بکثرت بھروسے پڑتے ہیں جو ایسے ایسے وعظ کیا کرتے ہیں۔ مگر میری لائے تو یہ ہے کہ پنجاب میں ہندوستان بھی ایسے مولویوں سے خانی نہیں۔ گورنمنٹ عالیہ نے یہ تین

کریا ہے کہ اس ملک کے تمام مولوی اس قسم کے خیالات سے پاک اور بڑا ہیں۔ تو یہ تین بے شک لفظ شافعی کے لائق ہے۔ میرے نزدیک اکثر مسجد نہیں نادان مغضوب الخصب ملا ایسے ہیں۔ کہ ان گندہ خیالات سے بری عادل گورنمنٹ کے چھپے ہوئے دشمن ہیں۔ (رسالہ جہاد ص ۲۱)

”بعض مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ بجا ہے اس کے وہ اپنے دشمنوں سے پہلے کیا حیثیم فلک نے اس سے بڑھ کر اپنی قوم سے غداری کی مثالی پیش کی ہے۔“

ٹوڈی اعظم اور جاسوس اعظم بلکہ در پرداز برطانیہ کے سب سے بڑے دشمن کا بھی چلتا تو ایک مسلمان بھی زندہ لفظ نہ آتا۔ تمام علماء کو بیکاری دیکھاتی تھی۔ اسے صبر و فرار مل ہوتا۔ مگر وہ کے بعد سے اب تک حکومت برطانیہ کی ہندو فرازیائی اور مسلمانوں کو سمجھا ائمہ کی ذمہ داری ایسی دھیریزی پر عامل ہوتی ہے۔ اب تک انگریزوں کے دل مسلمانوں کو صاف نہیں ہوئی مسلمانوں کی بطریح کی بریادی کا ذمہ دار ہی جس نے صیاح نامی پڑا ہے۔ (مُوْلَف)

پیار کریں۔ ناچن ایک قابل شرم مذہبی بہانے سے ایسے لوگوں کو قتل کر دیتے تو رسانجیا و کھاضیمہ بنام والیسرے گورنمنٹ کے یہ سلوک اور احسان میں مسلحاؤں کی طرف سے اس کا عوقب یہ دیا جاتا ہے۔ کہ ناچن ہے گناہ ہے قصور ان حکماں کو قتل کر دیتے ہیں۔ جو دن رات الفضاف کی پابندی سے مکاں کی خدمت میں مشغول ہیں۔ فیصلہ الجہاد تمام والیسرے)

منقصہ اور عادی

مجھے (اشتہار بہرین الحدیہ) محدث (ازالہ اوہام ص ۲۷۳) مہدی آخر الزمان (ازالہ
سیع موعود (ازالہ اوہام) امام الزمان (ضورۃ الامام تبیی) اشتہار ایک علمی کارالہ)
خدائی کے نے بزرگ بیکا ہونے کے (حقیقت الوجی)۔ متدعاً لے کے پانی زنہ پڑے (ایوین نیرست)
میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ یہوں افسوس ہوں۔ اور یقین کیا۔ کہ وہی ہوں۔ وہ آئیں کمالات ص ۲۵۶)
خدا ہبتا ہے کہ مرا تو مجھ سے ہے سادر تجھے ہوں (ابرشتے) میں صور ہوں (پشمہادۃ
القرآن)۔ میں الملک جس نگہ بہاولہ (ببشرے) اور گو پاں کرشن (لیکچر سیا کوٹ)
آریوں کا باطلہ (ببشری) جو اسود تم (ببشرے)۔ مم احمد (درثین) مم احمد (درثین)

من کلیم خدا (درثین) میں کبھی موہنی کبھی یعقوب ہوں (آدم نبڑا حمد خدا۔ مدیر جامہ ہمہ ابرد
(درثین) حارث حارث (ازالہ اوہام) صولاسٹہ مہادۃ القرآن) حارث حارث سیدمان۔
یکٹاں۔ قیات مادہ فاروقیہ۔ کن فیکوئی اختیارات کا کام کر (اٹکم) خود کی عصیت اپنی
ٹاکسار پیڑنے سے سیع (ازالہ ص ۱۹) میں فور ہوں مجدد اماموں۔ عبد منصور ہوں۔
مہدی معہود اور سیع موعود ہوں۔ مجھے کسی کے ساتھ قیاس مت کرو۔ میں مغز ہوں جس کے ساتھ
چھک کا ہیں۔ اور درج ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں۔ اور سورج ہوں جس کو دھوؤں نہیں چھا
سکتا۔ میرا قدم اک یہ سمنارہ پر ہے جس پر ہر ایک بلندی ختم کر دی کی ہے (خطبہ امامیہ) اپنی اوتا

(دنو خ) مولیسا جب میرست کو کھوئی نے خوشکا ہے کہ مجھی احمدی ہم احمدی عینی کبھی مری۔ پس مغلان نہیں کھوئی
کی شکلی تو میرزا نہیں کھتم فرزوں کو جیلچھ ہے کہ وہ مز اصحاب کا دوسرے سنتین کو نکر دہ توں ملکہ کیا ملکے اور اُن کا
خاص دوکو یا تھا۔ احمد کی بی کچی پریز ہوں میں دیئے اور کا دوسرے سنتین کرنے میں اختلاف رہتا ہے میں جوا۔ میرزا جس
کر منے کے بعد آجھک لامددی وار پی قادیانی و گٹا پوری۔ تجو پوری و چن سر پیشوردی گروہ صرف میرزا جنپ
کے ہم دھوئے پر ہی جھکڑو ہے ہیں۔ درصلی پیر اصحابِ حبیبے دعاوی اس کثرت سے ہیں، کامت مزائیہ میں ان کی
بنا پر اختلاف کا ہو نا لازمی امر تھا۔ دنیا کا کوئی ہمدردہ یا غوث ایسی نہیں۔ شبے حاصل کرنے کے لئے
میرزا جس نے سعہ نہ کی ہے۔

(ابشہ کی جلد دو مصیل) شیر خدا (ابشہ سے ملتے) مبلغ اسلام و مصلح (مقدمہ برائیں) مستقل تشریع ہی (ابعین) تمام انسیا صادقین سے افضل زمانہ حقیقت الوجی مفت
پریت شیعیت ہوں۔ میں فوح ہوں۔ میں آسمانی ہوں۔ میں داؤد ہوں (کاشیہ
حقیقت الوجی مفت، (نزوں المیمع صک و فقرہ کتب) وہ میں یوسف ہوں پیغمبر خدا نے ملنا مامشہ کھانا
حقیقت الوجی مفت، حاشیہ حقیقت الوجی مفت۔ جیسا نے رئیے ایامات میں میرا نامہ بیت الدینی رجھا کو
متضاد اقوال بطور مودود چنان قوال دیں ہیں؟

(۱۱) سیع کی قبر گلیل میں ہے (زدار کلان) حضرت عینی کی قبر مادر خانم میں ہے ہے۔

(سبت ہجن حاشیہ مفت) حضرت عینی کی قبر شہیر میں ہے (راز حقیقت)

(۱۲) علما، دجال میں رفع اسلام صد) باقبال قویں و رجال میں۔ اور بول ان کا
گدھا ہے (زدار صفت) پاری دجال میں (زدار صفت) ابن صیارہ ہی وظاہل تھا۔ زدار حاشیہ

(۱۳) خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا۔ (کرامات الصادقین ص)

۔ خدا اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل دیتا ہے۔ (پیغمبر معرفت ص)

(۱۴) سیع موعود اپنے وقت پر اپنے زمانوں کے ساتھ رکھا۔ (ازالہ صلت) اس
عابر نے جو مثالی موعود ہوئے کا دعوے کیا ہے۔ جس کو تم فہم لوگ سیع موعود خیال کر رکھیے
ہیں۔ میں نے یہ دعوے ہرگز نہیں کیا۔ کہ سیع بن مریم ہوں۔ جو شخص ای زمام میرے پر
لگاوے۔ وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے (ازالہ صلت) ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں
بیسے اور دس بیس بیسیں شیل سیع آ جائیں۔ (ازالہ صلت)

(۱۵) آئے۔ واری سیع کے لئے ہمارے سید و مولا نامنے نبوت کی خاطر نہیں پیغمبر ای۔

(تیسی صدمہ) وہ ان بیرون ہے۔ والا ہے کئی بھی نہیں ہو گا۔ (ازالہ صلت) "جس آتے
واری سیع موعود کا عدیوں سے بستہ چلتا ہے۔ اس کا، بھی صدیوں سے بستہ دیا گیا ہے۔ کہ
وہ بھی ہو گا۔ (رجھوت الوجی مفت)

(۱۶) سیع کو صلیب پر تین گھنٹے گزر سے تھے۔ (زدار صلت) "صرف دو گھنٹے گزر

لے کیا بھی واقعیت ہے۔ جو حضرت سلی اللہ علیہ وسلم پر بقول میرزا شکن شفیع ہوئی تھی۔

اور میرزا پیر سویڈ مکافیت ہوئی۔ صرف دجال کی حقیقت کے متعلق پانچ تعلق اقوال میڑا کے موجود ہیں۔

تھے۔ (ازالہ ص ۲۷) ”صرف چند منٹ لگز رے تھے“، (ازالہ ص ۲۸)

(۵۷) ”حضرت عیسیٰ کی جرمیان باوجود یہ مجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے۔ (ازالہ ص ۲۹) ”ان پر نعمون کا پرواز کرناقرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ (ازالہ اوام ص ۲۷ حاشیہ)

(۵۸) سچ صرف یہ ہے کہ یوں سچ نئے بھی بعض مجزات دھکائے (رویہ سنت ۱۹۰۲)
گرتباہت یہ ہے کہ آپ سے کوئی مجزہ نہیں ہے۔ (ضمیرہ الجامع الحجۃ ص ۲۷ حاشیہ)
(۵۹) سچ ان مرکم اس امت کے شماریں آگئے ہیں۔ (ازالہ ص ۲۸) ”حضرت عیسیٰ کو
اممی قرار دینا کفر ہے۔ (ضمیرہ برائیں حصہ ۱۹۳)

(۶۰) حضرت عیسیٰ کے اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔ (الحکم
۱۹۰۲) (ازالہ ص ۲۹) ”آخر پڑھت بنی آسمان کی نسبت موئی کی پیدا کا نتیجہ تھی۔

(حقیقتہ الوجی ص ۹۷ حاشیہ)

نلک ۶۰ حشرتہ کاملہ

میرزا صاحب کی کتب متصدی اور متناقض اقوال سے ہرپور میں تاریخ اس کتاب
میں کی ہدایت اس اختلاف کا ملاحظہ کر کچھ ہوں گے۔ اب ایسے اقوال کے تالیم کے حق
میں بھی میرزا صاحب کا فیصلہ سنبھلے

”ظاہر ہے۔ کہ ایک دل ختنے و متناقض باتیں بھل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے
طریق سے انسان یا پاکیں بیلانا ہے۔ یا منافق“ (ست پچھن ص ۲۸) ”اس
شخص کی حالت ایک غیر طابخواہ انسان کی ہے۔ کہ کھلا کھلا تناقض
ایسی کلام میں رکھتا ہے۔“ (حقیقتہ الوجی ص ۲۸) ”کوئی داشمند اور
قایم الخواص آدمی دو ایسے متفضاً و معتقد برگز نہیں رکھ سکتا۔ (ازالہ ص ۲۸)

جو ہوئے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔ (ضمیرہ برائیں حصہ پچھم ص ۲۸)

نشانات صداقت | سچ موعود کے متعلق جواحدیت میں آیا ہے۔ کہ ان
ہر دو چادریں ہوں گی۔ ان سے مراد حسب تاویل تغیر خواب دو بیجا ریاں ہیں۔ جو بند

میں موجود ہیں۔ دعوان سراور کثرت پیش اب۔ مؤخر الذکر اس شدت سے ہے۔ کہ ذات کو سوہو دفعہ پیش اب کرتا ہوں۔ اس کی وجہ سے خفغان اور ضعف قلب اس قدر ہے۔ کہ ایک بیٹھی سے دوسرا سیڑھی پر قدم رکھتا ہوں۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں اب اداکہ نہ رکھتا۔ اب جس شخص کو ہر وقت خوف جان لاحق ہو۔ اور موت سامنے نظر آرہی ہو۔ اس کو کب جرأت ہو سکتی ہے۔ کہ خدا نے لمبیں کی نسبت افترا پر داری سے کام لے۔ ڈاکروں نے تسلیم کیا ہے۔ کہ کثرت پیش اب کام ریض مسلول و مدقوق کی طرح موت کے زخمیں پھنسا ہوتا ہے۔ اور گھل گھل کر اسکا بدن لا غریہ ہاتا ہے۔ (داربین نمبر ۶۰ بمحضہ)

دو حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ اسکی پیشگوئیاں کیا تھیں۔ صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے قحط پڑیں گے۔ روایاں ہوں گی۔ پس ان دونوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیشگوئیاں اسکی خدائی پر دلیل تھیں۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آئے۔ کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے۔ کیا کہیں نہ کہیں بڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔ پس اس نادان اصرائیلی نے ان معمولی باقوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا۔ رب نہیں انجام آتھم ہاشمیہ (۵۹)

” طاعون میری صداقت کا نشان ہے۔ طاعون میری نصرت کے لرجھی ہے۔ تمازک نشان پورے ہوں۔ (اتشادر درثین وغیرہ)“ (سرورہ تعالیٰ میری صداقت کی گواہ سے۔ کیونکہ اس میں لفظ الحمد ہے۔ جس سے میرنا نام الحمد مشتق ہوا ہے۔ (نقل از کجا عیین) ایک دفعہ آپ نے گرم لقہ چبایا تھا۔ تو بے ساختہ دن پر ماقة مار گہا تھا۔ کہ تماستا تو اسوقت یہ پیشگوئی پوری ہوئی تھی۔ کہ امام مهدی نکلت کیوجہ سے ران پر یا خمار کی کلام کیا کریں گے۔ مسیح علیہ السلام کیروں تھے میں فیر اور بکھرا کا ایک جگہ من کر پانی پینا۔ انگریزی حکومت کے کارڈ ووں پر مندرجہ تصویر سے فاہر ہے۔ (کاویہ ۳۵)

” میری طاقت مردمی کا بعدم تھی۔ اور پریان سالی رنگ میں میری زندگی تھی۔ اس لئے میری شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا۔ یہ نے کشfi طور پر دیکھا۔ کہ

ایک فرشتہ وہ دادا میر سے منہ میں ڈال رہا ہے۔ چنانچہ میں نے وہ دو انتیار کی اور پھر اپنے تین خدا دادا طاقت میں پچاس پچاس مرد کے قائم مقام دیکھا۔ (تریاق القلوب)

شیخا سعیت میرزا | "جب تک خدا کسی کیسا تہہ نہ ہو۔ یہ استفہ مت اور

یہ شجاعت اور یہ بذل مال ہرگز وقوع میں آہی نہیں سکتے کبھی کسی نے اس زمانہ کے کسی مولیٰ کو دیکھا یا یاستا۔ کہ اس نے دعوت اسلام کے لئے کسی انسانیت کیشرا ملکیت کی طرف ہی کوئی خط بھیجا۔ ایکن انہوں صرف اسقدر بلکہ پارہینہ اللہ عن اور ضمیرزادہ و یہ عہد ملکہ عظیمہ اور شہزادہ نمارک کی خدمت میں بھی

دعوت اسلام کے اشتہار اور خطوط نیچے گئے (مشہادۃ القرآن ص ۲۷)

جب گورنمنٹ کی طرف سے تنبیہ ہوئی تو سابقہ رویہ چھوڑ کر بصیرت کرنے لگے

"میں اس وقت بطور نصیحت اپنی جماعت کو خصوصاً اور تمام مسلمانوں کو مومناً کہتا ہوں

کہ وہ اس طریق سخت گوئی سے اپنے تمکن بجا دیں۔ اور بغیر قوموں کی باتوں پر پورے

..... حوصلہ کیا تہہ صبر کر کے اپنے نیک اخلاق اور درگذار اور

صبر کو گورنمنٹ پر نظر رکھیں۔ سو یہی بصیرت ہے۔ کہ اپنے طور پر گوئی استعمال اور کوئی

سختی مت کرو۔ ساد کسی آزار اٹھانے کی وقت حکام سے استغاثہ کرو۔ (کتاب البریہ ص ۴۲)

گورنمنٹ کی تنبیہ سے مرعوب ہو کر کہا، آئینہ میں پسند نہیں کرتا کہ ایسی درخواستوں

پر کوئی رتداری پیش کوئی کیجاۓ۔ بلکہ اسندہ کے لئے ہماری طرف سے یہ اصول و میگا

لے کوئی ایسی رتداری پیش کوئی ٹھوٹیں کیلئے درخواست کرتے تو اسکی طرف ہرگز توجہ نہیں کیجا گئی

جب تک وہ ایک تحریری حکم اجازت صاحب محضری ضلع کی طرف سے پیش نہ کرے

(کتاب البریہ ص ۴۳) میں اپنی جماعت کے چند لفظ بطور نصیحت کہتا ہوں۔ کہ وہ طریق

تفوی پر سچے مار کر کریادہ گوئی نہ کریں۔ اور گلائیوں کے مقابلہ میں گلایاں نہ دیں۔

(راز حقیقت ص ۱) ہم نے صاحب ڈیکٹ شرکے سامنے یہ عہد کر لیا ہے کہ

ہم آئینہ سخت الفاظ سے کام نہیں گے ॥ حضرت پیر سید مولیٰ شاہ صاحب

منظور العالی کو خود ہی لاہور میں مقابلہ کی دعوت دی۔ جب پیر صاحب المنور میں پہنچ گئے

تمیرزا صاحب مقابلہ میں نہ آئے اور استھنا رہ دیا۔ کہ ”دین بہر حال لاہور پہنچ جاتا۔۔۔“
مگر میں نے سنا ہے۔ کہ اکثر پت اور کے جاہل سرحدی پر صاحب بکھانا تھا ہیں۔ اور
ایسی بھی لاہور میں لکھنؤ اور سفلہ طبع لوگ گلی کوچوں میں گالیاں دیتے بھرتے ہیں اور
مگر وہ مری طرف کتھے ہیں کہ مجھے اہم ہوا۔ ”وَاللَّهِ يَعْصِمُكُمْ مِنَ النَّاسِ،
خدا تھے لوگوں سے بچائے گا یا۔۔۔“ اس سے میرزا صاحب کے توکل علی اللہ
اور الیام کی صداقت پر عدم ایمان کا ثبوت ملتا ہے۔ اور اپنے آپ کو جرمِ اللہ
فی حلال الْاَنْبیاء لکھتے ہیں۔

نقل حکم عدالت فرمانکر محشریت

۱۸۹۴ء مقدمہ نہ کار بذریعہ دُوسری کلاک بننا میرزا غلام احمد ساکن قادیانی حسب
ریکارڈ فیصلہ میں ہوئے۔ وجہ تحریات عدالت میں پیش کیکی ہیں۔ ان سے
 واضح ہوتا ہے کہ وہ فتنہ انگریز ہے۔ انہوں نے بلاشبہ طبائع کو استعمال کیطرف
مائل کر رکھا ہے پس میرزا غلام احمد کو متبینہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ملائم اور مناسب
الفاظ میں اپنی تحریرات استعمال کریں۔ ورنہ بحیثیت صاحب محشریت ہم کو مزید
کارروائی کرنی پڑے گی۔

اس کے بعد اس کی بنیار پر مجبور ہو کر میرزا سے نہ رہا گیا۔ اس لئے مسٹر دوئی ڈسٹرکٹ
محشریت بہادر گوردا سپور کی عدالت میں موخر ۲۷ فروری ۱۸۹۴ء میرزا غلام احمد
کو حسب ذیل حلقو اقران نامہ داخل کرنے پر مجبور کیا گیا۔

۶۔ میں میرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو بحضور خداوند تعالیٰ حاضر جان کر باقرار صلح
اقرار کرتا ہوں۔ کہ ایں زندہ۔۔۔

نحوٹ ۶۔ اقرار نامہ کا ایک ایک لفظ غور سے پڑھ کر میرزا صاحب کے اعتماد
علی اللہ۔ توکل اور شجاعت وغیرہ کی خفات اور صداقت کے نشانات کا
مرطالہ کریں۔۔۔

(۱۵) میں ایسی پیشگوئی جس سے کشمکشی کی تحریر دلت (ذلت) کیجا گئے یا مناسب طور سے حقارت بھیجا گئے ۔ یا خداوند تعالیٰ کی ناراضی کا مور دہشت شائع کرنے سے احتساب کروانے کا

(۲) میں اس سے بھی اجتناب کر دنگا۔ شائع کرنے سے کہ خدا کی درگاہ میں دعا کی جادوے۔ کر کسی شخص کو حقیر دلیل کرنے کیواستھے جس سے ایسا شان ظاہر ہو کہ دو شخص مور دعماں اتھی ہے۔ یہ ظاہر کرنے کے مباحثہ مذہبی میں کون صاف اور کون کاذب ہے۔

(۵) میں اجتناب کر دنگا۔ مولوی ابو سعید محمد حسین یا اس کے دوست یا پیر و کو میاہد کے بلاؤں۔ اس امر کے ظاہر کرنے کے لئے کمیاٹھے میں کون صادق اور کون کاذب ہے۔ شہیں میں محدثین یا اس کے دوست یا پیر و کو اس بات کے لئے بلاؤں گا۔ کہ وہ کچھ متعلق کوئی پیش گردئی کریں، ”دستخط سیر زاغلام احمد فادیانی تعلیم خود“

بیہرائی فتوحات دو عین کچھری میں اسے کرسی ماٹھنے پر اسے (موہی حسین طاہری) وہ ذلت نصیر، سعید رحیم سعید کے شفعت آئندگانہ

پر صاحب ذپی کشنہ بہادر نے جھر کیاں دین اور کہا کہ لرمی نہ کبھی بچکواد مذتیر سے پ دادا کو اور جھر کو سچھے ہٹایا اور کہا کہ سیدھا کھڑا ہو جا اور اس پر سوت پر

نحوت یہ ہوئی کہ ان جھپٹکیوں کی وقت یہ عالمگیر حب و پیش کے تربیت ہی کرنی پڑی ہے اور اس کی ذلت دیکھنے کے لئے وہ آیا تھا۔ اور جب ہے کچھ ضرورت نہیں کہ میں داقعہ کو بار بار لکھوں کچھ ہی کے افسوس موجود ہیں۔ اور ان کا عملہ موجود ہے۔

اُن سنتے پر مبنی وہی پوچھ دیں ”وضرورۃ الامام صفحہ ۲۱“ ”رسخان الغول کی بدھنی اور شتاب کاری سے ایک دوسری شکست بھی ان کو فضیب ہوئی۔ اور وہ یہ کہ راقم سے ما معین نکم میں شخص ہو کر اسکا طالبہ ہوا۔ سو خدا نے ان پر تیرہ خیالات لوگوں کی یہ مراد بھی پوری تر ہونے دی۔ اور بعد تحقیقات کامل اُنکم میں عاف کیا گیا یا ”وضرورۃ الامام صفحہ ۳۵“

لہوت دیزرا صاحب نے انجام آنکھم دیگر رتب میں اپنی ایک اور فتح کا بھی سند و مدعی سے ذکر کیا ہے۔ کصوفی عبدالحق غزوی دیزرا صاحب سے مبارکہ کرنے بعد خدا کی غضب کا اس طرح مور دبنا۔ کہ اس سنتے ایک بیدہ عورت سے شادی کی اور اسے کسی کنواری اُنچی سے بکار ہے کہنے کا موقعہ نہ ملا۔ دیزرا نے اپنے اشتہار مورخہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۶ء میں خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ ”۱۷ خدا تیرہ مہینوں کے اندر قشیخ محمد حسین بن ابوی اور حضرت علی اور تیسی نو زلت کی ماہ سے دنایاں پرسوا کر دیزروماہ کے اندر ہی مولیٰ محمد حسین صاحب کو گورنمنٹ کی طرف سے مرتعی بل گئے۔ اور یہ رہا اصحاب کی سی فی کم نو زلت نبوی تیزرا صاحب نے ۱۷ دسمبر ۱۸۹۶ء میں اشتہار دیا۔ کہ مولیٰ محمد حسین نو زلت کی ماہ پڑ گئی۔ کیونکہ اس کو زین مل کری۔ یہ بھی ذلت ہے۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جس گھر

لہ آپ کیوں نبادر بکھیں۔ نہ دیجھریں یہ موقع ملا۔ اور اپنے سفیر خدا سے ایک جھوک مولوی کو دو کر اپنے خیالات میں استور پ رفع کریا۔ دیزرا نے اپنی کتابوں میں کئی جگہ اپنی اس علمی اشان فتح کا ذکر کیا ہے۔ قارئین اس دیزرا کا سفرا احصام اور سفلہ رواج ہونا معلوم ہر سکتے ہیں۔ (صوفیان) میں اس دوسری فتح عظیم کو خاص عنوان اور خاص شان سے ”عنوان انکم میں اور تازہ شان“ پر اس نے شائع کیا تھا۔ ایسے نشان دیکھ کر دیزرا میں دیزرا کو بی تسلیم کیا ہے (پرانی تعلق داشت پایہ پرست) تھے دیزرا صاحب کی ایشیت سے زیندار تھے۔ پس اپنے قول سے ہمیشہ سے زیل چیز آتے تھے۔

میں بھیتی کے آلات داخل ہوں وہ ذمیں بیجا تا ہے بنیز کہنا کہ عبیتی اور جعفر گلی بوجہ اطلاع بیان لوای اس وقت میں شرکیہ ہیں۔

حکم الفاظ کے عہد (۱۱) سیامین الحجۃ کے متعلق بیان کیا کہ کتاب ۲۰ جزو تک ہے پنج گزی ہے چیل گزیت لوگوں سے طلب کی سکاؤں نے

چندے دیئے۔ مگر ۵ جلدیں کے بجائے صرف ۴ جلدیں طبع ہوئیں۔ اس کے بعد یہ جلدیں کئی دفعہ طبع ہوئیں۔ مگر میرزا صاحب اشتہاری کتب فروشوں کی طرح دنیا کی نظریں گندم ناجو فرش ہی ثابت ہوئے۔

(۱۲) ایک رسالہ ماہوار فرقہ فی طاقتوں کا جلوہ گاہ اور تفسیر کتاب عزیز چھپائے کے لئے چڑھ جمع کیا۔ مگر زرسالہ ماہوار نکلا اور نہ ہی تفسیر شائع ہوئی۔

(۱۳) جنگ مقدس صوت پر لکھا ہد اتحم پندرہ ماہ کے اندر آج کی تاریخ سے بیڑ کے

موت ہاویہ میں نپڑے۔ تو میں ہر ایک سڑاٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھکو ذمیں کیا جائے۔ رو سیاہ کیا جائے۔ میرے گلے میں درستہ الدینیا جائے۔ اور مجھے پھالنسی ریا جائے۔ دعیہ و غیرہ۔ مگر اتحم میعاد میں نہرا۔ مٹا ہے کہ عیا ای رستہ

کہ اگر میرزا صاحب نے وہی پورا نہ کیا مادر گھر سے باہر نہ نکلے۔ انہیں چل بیٹھے تھا۔ کہ وہ کے مطابق خوشی سے رتہ اپنے گلے میں ڈال کر پھالنسی پر لٹک جائے تاکہ خلق

خداون کے رام فریب سے آزاد ہوئی۔ مگر شرم چسی است کہ پیش فلام آئید۔

(۱۴) تخفیف گورنری کے ساتھ ایک اشتہار اتفاقی پاچسوار فریبیہ شائع کیا۔ جن میں یہ نکھاڑک دا اگر کوئی ایسی مصروف کا ثبوت دیجگا جس خدا کا معمور۔ یا بھی یا رسول

ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ اور اس دعوے کے بعد ۲۷ برس جیتا رہا ہو۔ تو اس کو مبلغ پاچسوار فریب اتفاق دیا جائیگا۔ اس کے جواب میں حافظ محمد یوسف صاحب ضلع دار

نے رسالہ قطع اوقیان شائع کیا جس میں ایک چھوٹکی ایسے کاذب مدعاں ثبوت پیش کئے۔ جو طبی موت سے ۲۷ برس دعوے کے بعد مرے۔ مگر میرزا صاحب نے دعوہ پورا ترکیا اور اتفاق دیا۔

(۵) از الارادہ میں فقط توفی کے متعلق ایک پروردہ پیر کا انعامی جلیلخ دیا۔ علماء نے حوالیات بھی دئے تھے صاحبو لانا ابوالقاسم محمد حسین صاحب کو متارڈ دی گئی۔ برس سے اس رقم کام طالبہ کر رہے ہیں۔ مگر میرزا تی حلقوں میں برادرستی ناظاری ہے۔

عَامِ حَالًا میرزا صاحب عام طور پر نماز تپچھا نہ اور صوم رمضان کے پاندہ نہ تھے۔ بلکہ اپنی زندگی کے آخری تین سالوں میں بالکل روزہ نہیں رکھا (میرزا المهدی مصنف میرزا بشیر الحمد سپر میرزا صاحب صل) مولوی خدا بخش مرحوم داعظ ام تسری کا بیان ہے کہ ۷۴

تے میرزا جمعہ جماعت کو لوں تارک منیا جاوے

رجھرے دیوچ رہے ہمیشہ مسجد و چہ خر آ و سے دکھل فرض حانی ۶۹
میرزا صاحب خود لکھتے ہیں لہ اکثر سفریں نمازوں کو جمع لرتیا ہوں۔ اور وقت پر نہیں پڑھ سکتا۔ اور مسجد دل میں جانا کرہت سمجھتا ہوں۔ (محصان فتح اسلام ص ۲۰۷)
میرزا صاحب کا بدروی مرید مشی عبد العزیز نبیر دار شہزاد اپنی کتاب کا شفت افسوس
نهانی ص ۳۰ میں لکھتا ہے کہ میرزا صاحب محض علمائے اسلام کے سب و شتم
کے تحریرات کرتے وقت پہتر بیشتر غازیں جمع کر کے ضارع کر دیتے ہیں، یہ

مریدوں کے اعتراض پر کہا۔ «میری طبیعت کی افتادی میں واقع ہوئی ہے۔
کہ افتادے قلب نے خہرا اور عصر کی غازیوں کو جمع کرنے کا مشورہ دیا۔ ہم اس
وقت روہانی جنگ میں مصروف ہیں۔ پاچھوں غازیوں کے جمع کرنے کی رہا
کھل گئی ہے۔ (محصان فتاویٰ الحمد ص ۲۰۸) ۱۹۰۸ء میں حاج سجاد دہلوی میں درسگر
و گوئی نے نماز عصر ادا کی مگر میرزا صاحب نے اپنے خدام کے علیحدہ بھٹھ رہے
میرزا نے قادیانی نے ماہ رمضان کے دنوں میں بمقام اولاد حیات ایک سیکھ
دیا۔ مقامی اخبار نے اس کا تطیفہ ظاہر کیا۔ کہ میرزا صاحب نے ملسا نے
اسلام کی شکایت کرتے ہوئے۔ کہ ان کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے

کا فتویے فستے ہیں۔ دریافت کیا کہ کیوں وہ ایسا کرتے ہیں۔ کیا ہم ملاوفت قرآن نہیں کرتے۔ یا نماز نہیں پڑھتے۔ یا روزہ نہیں رکھتے۔ بطف یہ کہ میرزا صاحب سرزوں منش کے بعد اک جنگ و ووہ کافوش فرطہ تھے بخواں کے حاری اور مرید ہی بطور تکمیل کیا ہے۔ ایک ایک جرم پیٹھے جائے تھے۔ گورنمنسٹر ان کے میں ہے۔ میرزا صاحب کے اس سوال پر کہم روزہ نہیں رکھتے۔ صاعین فرم کو ضبط نہیں کر سکے۔ وہی اخبار لکھتا ہے کہ امر تسریں اور بھی درگت پیش آئی۔ یہاں ورنہ بکرا ایک وسیع مکان میں آپ کا یک پروگرام سوائھا۔ ابھی آدھ گھنٹہ بھی نہ سوائھا۔ کہ میرزا صاحب نے چادو شی شروع فرمائی۔ لوگوں نے تالیاں پیٹ کر روزہ دین کر روزہ کیوں نہیں رکھا۔ (بجا اخبار عامہ مورخہ، انہیں ۱۹۰۴ء میں اذکتاب فیصلہ عدالت آسمانی) میرزا نے اپنی تصویر چھوڑ کر عامہ شارع کیں۔ اور اپنے مریدوں کو دیں۔ اجتاز حلالیہ احکام میں خلاف درزی کی باوجود استطاعت تمام عذر رکھ نہیں کیا۔ اپنی کتابوں کے مشارق زکوٰۃ طلب کر کے کتابوں کی قیمت اصل مصارف شستے سہ چند چہار چند روپکھر نفع اپنے صرف میں لاتے رہے۔ کتب فروش اچھے تھے۔ انعامی اشتہار دینے اور ناجائز طرف سے پیش کرنے کے فن میں کیتا اور جو حد تک آپ سے پہلے لوگ ملکہ انعام سے نااشنا تھے۔ ملکہ کرنے کی بھی تہمت نہیں ہوئی مروی محمد رشیر صاحب پر ایک رد تحریری مناظرہ کیا۔ مگر نا عامہ چھوڑ کر تادیل میگاگ گئے۔ مروی محمد حسین بخاری سے تحریری مناظرہ پر آمادہ ہوئے مگر ابتدی مژا لیٹھ کرنے میں ہی بجان بچا گئے۔ حضرت قبلہ سید پرہیز علیہ السلام صاحب کو روا نہ ملدا اداہی تغیر فلیکی کے سے مقابلہ کی دعوت دی۔ حضرت محمد وحید علیہ السلام کرام لاہور میں ردیق افراد سوئے میرزا کو تاریں پرتاریں دی گئیں مگر ابتدی میدان میں آنکھا حوصلہ نہ ہوا۔ میرزا کے پاس ہزاروں روپیہ رہتے تھے۔ مگر بھی زکوٰۃ دینا ناہت نہیں ہوا۔ چنان صعن کے متعلق ایک روپیہ اور دو روپیہ چاہیا اور قادیانی کی بوسہ بازی) میرزا کی زندگی میں شانی ہوا۔ اس کا برابر دینے کا کہ

کو حوصلہ نہ ہوا۔ اور میرزا نے اس الزام سے کسی جگہ اپنی بریت ظاہر نہیں کی۔ حال ہی میں انہیں مبتلا ہوا امترکم بیروف سے ایک ٹرکیت بعنوان ”چجابی نبی کی دعویٰ شناختی کے چند لمحوں نے“۔ شارع مجوہ اب تھے جس میں میرزا کے خطوط سے میرزا کی پر تکلف زندگی اور عیش و عشرت ثابت کی ہے۔ زیورات۔ ریشمی کپڑے۔ جالی کی قیصوں۔ کلاں۔ فینی اشیاء۔ تابنے کے حمام۔ کابلی گرم پستین۔ عمدہ سلکی پان۔ انگریزی پا خانے۔ عمدہ بستر۔ اور اندرونی خیروں کی فرماں شوں کے ذکر کے بعد میرزا کے کمی آزاد مرغی غیری۔ مشک خاص کے وضوح کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی ستر وار دو عالم سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی پا کیوں اور سادہ زندگی کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ تاکہ لوگوں پر میرزا صاحب کے دعویٰ ”ئتنم محمد“ کی حقیقت واضح ہو سکے۔

میرزا کی ناکامی دو اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ زمین پر شریعت حنفی
پوجا جائیکا۔ نہ کرشن۔ رحمت مرح علیہ السلام (ستہادۃ القرآن ضمیمه صد) میں حساف حساف بیان کرنے سے نہیں رک سکتا۔ کہ تفسیر شارع کو نامیر کا کام ہے۔ اور دوسرے سے ہرگز نہ ہو گا (اندازتھے)

لے میرزا ان امفارظ پر غور کریں۔ اور مبتلاوں کی موجودہ حسیاں کی مہیجی ترقی اور بندیدہ استدھری کا پابندی کرنے کے واقعات سے اپنے گروہ کی صداقت کا اندازہ کریں۔

لہ گورنیز اس تاب دنیا سے چل بیسے اور کوئی تغیری شائع نہ کر سکے۔

خودت :- علاوہ اذن میرزا صاحب اپنے سر مقصد دید عالم میں تاکام ہے۔ حکم تفصیل آگے معلوم ہوگی۔ مثل (۱) آنکھ بینا و قیطی (۲) محدی بیگم کے نکارخ کی حضرت دل بیں رکھتے ہی چل بیسے (۳) اور اکثر عبد الحکیم دہلوی شاہزادہ و حضرت پیر رملوی احمد صاحب گورنڈی مغلزار انعامی و دیگر خواجیں کی زندگی ہی میں مرک بلاک ہو گئے۔ (۴) مولیٰ محمد میں صاحب بیانی کے میرزا نے کامنستھا کرنے میں۔ وغیرہ وغیرہ

صیپر کام جس کے لئے میں کھڑا
ہوں۔ یہی ہے کہ میں عینی پرستی کے مستحق کو توڑوں۔ اور تکشیش دلکی جگہ فوجید پھیلاوں
حضور کی جالیت دنیا پر ظاہر کر دیں۔ پس اگر مجھے کریم زمان میں ظاہر ہوں ماءِ بعدت
عائی نجوریں شدھے۔ تو میں جھوٹا ہوں، دنیا مجھے کیون دشمنی کرتی ہے۔ اور میرے
لیفام کو کچیں نہیں دھکتی۔ اگر میں نے حد کام کر خلاصیا جو سچ یا مبہدوں نے کر دھکا۔
تو میں بچا ہوں۔ اور اگر مجھے نہ ہو۔ اور میرے سب کو اہ و رہیں کہ میں جھوٹا ہوں، میا
در بند ارجمند (۱۹۰۷ء) ”لک خطاۃ المفہوم“ میں مقرر ہے کہ خلاص کا (کوئی)
روانی وجہ کے دل اور اس کے شہزادوں کے دلوں میں نہ فوہیہ نہیں دال دے۔ ہم دیکھتے
ہیں۔ انگریز اسلام کے انہیں میں۔ اور مفتریب انہیں سے اس ملت کے بچے پیدا
ہوں گے۔ لوران کے متہ اپنی دین کیلف پھرے جائیں گے۔ (نذر الحق مکمل)
قرآن غیریں میں ہے۔ کہ آخری زمانہ میں قرناں میں آواز بھونکی جائیگی۔ تب سب توں
ایک قدم بن جائیگی۔ اور ایک ہی فہریب پر جمع ہو جائیں گی ”المؤمنون“ (مکمل)
وہ قرناں سچ ہو وہ دینا ہے۔ (چشمہ معرفت صخ) (سچ ہو والوں کے ذریعہ) خدا
نے تمام مفتریب لکھن کو ایک فہریب پر جمع کر دیا گا۔ (چشمہ معرفت صخ)۔ پس خدا
نے تمام قوتوں کو ایک بنانے اور سب کا ایک فہریب بنانے کیلئے ایک امت میں
سے ایک نائب میرزا مقرر کیا۔ (چشمہ معرفت صخ)

تلہ دیں پتھک میناںی زندگی اور اس کی موست کے ہیہ صلیب کا حصہ ہوئے یا می خبید نیا میں جمل
ہوا ہے۔ اور میسا یوں کی قواویں تیرتا تھیز ترقی میرزا کو جھوٹا کرنے میں کافی ہے۔
تکھ خود اہمی کی توثیق ہی بنے۔ مگر خطاۃ شیخی حضرت میکو دنیا سے جملے ہے۔ اگر کوئی میرزا
کے کہاں نہیں خدا بحاسہ کریم کا شوق نہ تھا۔ تو اس کا ہم اسرا فوڑا ہے۔ انہوں نے اس الہام کو میرزا
چیخ کو شاخ کیا تھا۔ میرزا صاحب کو مولت میں ایک فہریٹ کلمے کی دیری ہتھی۔ اس کا بسط فریضیوں میں جگہ
پیٹا تو بیوی کیلئے ہے گر مکمل میرزا نسبت تقویں دیکیا۔ اور میرزا صاحب شخصت ہو گئے۔
تھے۔ چشمہ معرفت دہی کتاب ہی جبکی تاریخ طباعت کی حدود میں لگ کریا۔ اب اس خطاۃ کو کہیں کہیں

”بھیجے برکات نے خوشخبری دی ہے کہ وہ بعض امراء اور بادشاہوں کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کر دیا۔ پھر بعد میں کے عالم کشف میں وہ بادشاہ دکھلتے گئے۔ جو گھنٹوں پر لسواد تھے“ (برکات الدعا ص ۱۷) الہام ۶۰۰۔ ”عقریب اسے رمسنگی ایک ملک عظیم راجا تک گا۔ اور فتح ہو گی جو (انزاد اور مام مھمن) اسامی ۶۰۰۔ میری طرف تو جوانی میں تو میں رکھ کر جائیں گی۔ اور تیرے پر زمانہ جوانی کا آئیں گا۔ اور تیری بنوی کی طرف بھی ترقہ تازی داپس کیجائے گی۔ (۲۴۰۰ منی شمسیہ بدرو) بعد ملکیں سرنگی یا مریشہ میں ۲۰ میگزین ۲۰ جنوری ۱۹۰۶ء)

برکات میرزا دو اس برس چار سزار عیسائی ہوئے سربراہ احمدیہ جلد و حضور صطفیٰ میرزا میں بھروسی صدی چینی صفت سے زیادہ لگنڈ کی تو ایک دفعہ اس وجہی گروہ کا خروج ہوا۔ پھر ترقی ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ اس صدی کے او اخیر میں بقول پادری میگر صاحب پائیں لاکھ تک ہر فہرست میں کریمان شدہ لوگوں کی نوبت پہنچ گئی۔ اور اندازہ کیا گیا کہ قریباً بارہ سال میں ایک لاکھ آدمی عیسائی مذہب میں داخل ہو جاتا ہے (۱۸۹۰ء)۔ دھنوتے عرصہ میں اس ملک میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کر دیا۔ آئینہ کالات ص ۱۷) دو اس ملک میں مرتد مسلمان جو عیسائی ہو گئے۔ یا جنہوں نے اور مذہب اختیار کر لیا۔ وہ دو لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ (آئینہ کالات حصہ دو) لئے میرزاں بتائیں وہ بادشاہ ہیں۔ لئے میرزاں یو! بتاؤ وہ ملک کون ہے۔

۳۰ گواں کے دو سال بعد میرزا صاحب بڑھلپے گاں میں مر گئے۔ لئے مگر لاہوری میں نہ ہو۔ میرزا صاحب ایک لاکھ فوج کا خواب آیا تھا۔ اور فہرست نے پاپتھر اس پاپتھری دینے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور اس فوج کا سردار مصروف بھی کشوت سے دکھلایا تھا۔ (انزاد ص ۱۹۰۰ء خاشید) مگر میرزا صاحب کا یہ خواب پورا نہ ہوا۔ آنسیا کے خواب بھی دھی ہوتے ہیں۔ لئے میرزا کی یہ خواب بھی مذہبی اصطلاح میں میزرا کو بھی احوال ہند کا مانند پیغیت بنانے جانے کا خواب آیا تھا۔ کیلئے نہ ہوا۔ برکات خلافت ص ۱۷) (بیقیہ حاکشیر دیکھو صفحہ ۲۰ پر)

میرزا کے مرنے کے بعد میرزا محمد صاحب لکھتے ہیں۔ (د د آج اسلام کی رہنمائی، ۱۹۴۵ء)

لکھا صاحب تھے۔ ملک پر مدد مسلمانوں کے لئے تھے خلا جاری تھے۔ نہیں بلکہ دو سالام

سید حکمت اپنے باقیوں سے دے چکے ہیں یہ (تحفۃ الملک ص ۲) دو سالام

کیلئے عقول پر دلوں کے بعد کوئی گلہ سرچھپا نہ کی شایوگی۔ (تحفۃ الملک ص ۳) اس

وقت، اسلام کی حالت ایسی کمزوری ہے۔ کاس سے پہنچ کر ہمیں نہیں سوئی۔ (تحفۃ الملک

دور نام کی کار اسلام رو گیا ہے۔ ورنہ حکام کے لحاظ ہے تو اسلام تو پچھے ہی باتی

نہیں رہا۔ (تحفۃ الملک) دہزادوں مسلمان ہیں۔ جو اسلام کو چھوڑ کر دوسرا ہے مذاہب

اختیار کر چکے ہیں۔ حد سادات میں سے بیشیوں خاندان تھی ہو چکے ہیں یا (تحفۃ الملک)

در زمانہ پنکار پنکار کر کر ہے رہا ہے۔ جگن یا میں مسلمان تھی نہیں۔ بلکہ اسلام کا تنزلی ہے تو

رہا ہے۔ کچھ نکل اسلام دلوں سے مت چکا ہے یا (تحفۃ الملک)

میرزا می خواست حصہ صاحب اور دوست ہمایعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت رکھتی ہے
کہ میرزا کے دل میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں۔ کہن کی نظر درسے مسلمانوں میں پائی ہے جاتی
وہ گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے۔ جس کا طلاقہ ہے۔ یا مان گورنمنٹ برطانیہ کی
خوازی سے بچا ہو گا۔ یا ((تحفیظ و صلح)) کو بہت مددہ اور نیک اثر اٹک
اس جماعت کے بعض لوگوں میں فائز نہیں ہوں۔ بخاری جماعت کے اکثر لوگوں نے

حاشیہ متعلق صفحہ ۷۵: ۷۵ میرزا فیض ایش ۱۸۵۹ء میں یونیورسٹی اسلامیہ کی تصرف اوری لیسا تھا کی ایجاد کو بامیل گئی۔ میرزا صاحب جوں جوں ترقی کرنے کے لئے رفتہ رفتہ گئی۔ مدد و نیت کے ادعا کے بعد اسے سال بکے انسانیت کی آدمی عیاسی پہن گیا۔ یہ دہنائی تھا۔ جبکہ میرزا صاحب مدد و نیت دہنائی سے ترقی کر کے صحیت کے حقدارین پر ہے تھے سچ قادیانی کے آنے سے حالت بد سے برتر ہوئی تھی۔ گورنمنٹ کی مردم شماری کے کاغذات کے مطابق ۱۸۸۴ء میں میرزا کے سچ بجئے کیوقت پنجاب میں میساٹیوں کی مجموعی تعداد ۲۰،۰۰۰ تھی۔ انہیں فوجی اخراج برپا کی تھے۔ اور اسوقت خانہ ایساں کوئی مشد و ستانہ خیزی نہ تھا۔ میرزا کو اسی میں صرف مدد و نیتیں

اب تک کوئی خاص ملکیت نہیں اور تہذیب اور پاک دلی اور پرمیزگاری اور ملکی محبت باہم پر انہیں کی۔ بعض حضرات ایسے کہنیں ہیں۔ کہ انی جماعت کے غریبوں کی بھیریوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ وہ مارے تکر کے سیدھے منہ سے اسلام علیکم نہیں کر سکتے۔ انہیں سفلہ اور خود عرض اسقدر دیکھتا ہوں کہ وہ ارنی لدنی خود غریب کی بنا پر آئے اور سرے سے رٹتے اور دست بدامن ہوئے ہیں۔ اور ناکارہ یا توں کی وجہ سے ایک دوسرے پر جملہ ہوتا ہے۔ بلکہ اوقات گالیوں نکل نوبت پہنچتی ہے۔ اور دلوں میں کہنے پیدا کر لیتے ہیں۔ اور کھانے پینے کی قسموں پر نفاسی بھیں ہوتی ہیں۔ میں سیران ہوتا ہوں۔ لفڑیا کیا حال ہے۔ یہ کوئی جماعت ہے۔ جو میرے ساتھ ہی نفسی الاجوں پر کیوں ان کے دل گرے جاتے ہیں۔ بعد میں ایسی ہے تہذیبی ہے۔ کہ اگر ایک بھائی صد سے اس کی چار پانی پر بیٹھا ہے تو وہ سختی سے اس کو اٹھانا چاہتا ہے۔ اور اگر نہیں اٹھتا تو چار پانی کو اندازتا ہے اور اس کو نیچے گرتا ہے۔ پھر دوسرے بھی فرقہ نہیں کرتا۔ اور اس کو گندی گایاں دیتا ہے۔ اور تمام سجالات نکالتا ہے۔ یہ حالات ہیں۔ جو اس مجمع یہ مشاہد کرتا ہوں۔ تب دل کیاب ہوتا اور جلتا ہے۔ اور بے اختیار دل میں یہ بات پیدا ہوتی ہے۔ کہ اگر میں درندوں میں رہوں۔ تو ان نبی ادم سے اچھا ہوں۔ راشتہ اور المowa نے جلسہ ملکہ شہادت (القرآن) ہم یہ اور بھاری ذریت پر فرض ہو گیا۔ کہ اس مبارک گورنمنٹ کے ہمیشہ مددگار ہیں گا۔ (ازالہ ص ۳۲)

اے سچے ہیں جیسے گو دوسرے چیزے میزائی جماعت اقصاد سالم ہے تسلیع اسلام کی علمبردار کہلانی کر گر گھر کا بھیری خواجہ کمال الدین لاہوری میرزا کھنڈا ہے۔ وہ ہم پیشے گیاں میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ آری جماعت کے مقابل میں ہماں کلم میں کہاں تک مستقل ہو پر کھنکلا۔ چند وروں کے پیغام یا ہنگامی پوستر نکال لینا دیسے ہی ہے سو چیزیں ہیں۔ جیسے ہنگامی جوش کے باخت لگوں کے اعمال دافعیں ہوں کہتے ہیں۔ (محمد کمال ص ۴۷)

(یعنی میرزا) کے وجود سے گو نہست برطانیہ کو خداوند عز و جل کا شکر گذاہ ہونا چاہیئے یہ لوگ پسے دل اور دل خلوص سے اس گو نہست کے خیرخواہ اور دعاگو ہونے گے یہ دراز المدّة حمومہ (میرزا کے خلفت و خلیفہ میرزا محمود نے میرزا یوں کو حسب ذیل شریفیت عطا کئے۔

وہ اس میرزا (یعنی جماعت) کے بعض افراد کی اولاد نہایت ہی گندہ اور شرمندک منو شاخلاق کا دھکھار ہی ہے یاد رفہ اپنے خبیث باطن کی وجہ سے دنیا کے خبیث ترین وجودوں سے مشابہت رکھتی ہے۔ کیا قائم قیامت دن کا لعنتیں لیکر ہٹھے ہو کے جو قم فتنہ دنیا میں کاگیں۔ کیا قم نے کبھی شیشہ میں منہ بھی دیکھا ہے۔ کہ تمہارے چہروں پر وہ وقت وہ فربودہ نرمی وہ محبت بھی بائی جاتی ہے۔ جو دلوں کی اصلاح کر سکے تم بھیریوں کے چہرے لیکر فرشتوں کا کام کرتا چاہتا ہے وہ۔ تم اصلاح کے طرق نکلتے نکلتے قرآن مجید کو اس طرح تھڈر ہے میں۔ جس طرح فود بالش ایک پرانی جوتنی کو اتار کر چینیک دیا جاتا ہے۔ خربوز کو خربوزہ دیکھ کر رنگ بدلتا ہے۔ تم خود گندے ہو گئے۔ اس نئے نہیں دیکھ کر تمہاری اولادی بھی گندی ہو گئیں۔ (الفضل ۲ جن ۳۶۷)

میرزا یوں کو یہ سنبھلی سند مبارک ہو۔ کیا اسی جماعت کو قائم کرنے کے لئے میرزا صاحب مبعوث ہوئے تھے وہ بقول میرزا محمود دنیا کے خبیث ترین وجودوں سے مشابہت رکھتی ہیں۔ جو بھیریوں کا چہرہ لیکر فرشتوں کا کام کرتا چاہتی ہے۔ جو اصلاح کا طرق نکلتے نکلتے قرآن کو منور خ قرار دے رہی ہے۔ جس افراد گندے اولادیں بھی گندی ہیں۔ کیا ان محبت کا نیجہ نکلتا تھا؟ اور اس سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسری کا دعویٰ۔

اجام میرزا [البشری] میرے لئے فیصلہ ہوا کہ گرا یا جائے "ز البشری" (طباطبی)

دانیال کی پیشگوئی نقل کر کے کہا۔ «مسیح موعود (میرزا) تیرہ سو ٹینس ہجری تک اپنا کام چلائے گا۔ یعنی چند دھویں صدی سے پہنچنے برس برابر کام کرنے والے ہجڑے اور خفجت گو طریقہ حاشیہ ص ۱۱۱) میرزا عمر اسی برکت پر چار پاؤں کم یا چار پاؤں زیادہ ہے۔

(حقیقتہ الوجی)

تفصیل: سماں میں بمقام لاہور سارے مقام صلح لکھنے میں مصروف تھے۔ اور اپنی کتاب حشمہ معرفت کی تلکیل سے بھی ۲۰، مئی ۱۹۶۸ء کو لاہور میں فارغ تحریر کی۔ اسی کتاب داکٹر عبدالحکیم کی اپنے ساتھ ہلاکت اور اپنی سلامتی کی پیشگوئی تھی اور داکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی کو میرزا احمد را گسترش ۱۹۶۸ء تک مر جائیگا؟ نقل کر کے لکھا تھا۔ کتاب یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے اختیار میں ہے۔

«حضرت صوفی پیر حیدر جاعت علی شاہ صاحب علی پوری۔ بھی قضاۓ الموت کی طرح لاہور پہنچ گئے۔ اور انہوں نے مقام شاہی مسجد بروڈ ججعہ ۲۲، مئی ۱۹۶۸ء میرزا کو مقابد و مناظر کیلئے لے لکھا۔ اور ان کی ہلاکت کیلئے مجعع عالم میں دعا کی اور فرمایا کہ میرزا کو یہ دن کی مہلت ہے۔ پیر صاحب کی صرفت سے روزانہ آدمی میرزا کے پاس آئتے جاتے رہے۔ آخر بروڈ ایتوار پیر صاحب نے کمال جیسا کہ اب صرف ایک دن کی مہلت ہے۔ تو بزرگ رو درست پاک ہو جاؤ گے۔ میرزا کو مقابلہ میں آئی کاخو صدر ہوا۔ سنگھیا ہے بروڈ مشتبہ خروجہ کھانے۔ کے بعد جیسا ہو گیا۔ اور مارفیانی ڈبل خراک کھانے کی وجہ سے الاؤں کا عارضہ ناچ ہو گیا۔ آخر کام خود

۱۔ میرزا صاحب مقام لاہور ۱۹۶۸ء میں میڈی ہجرت کا لی گئے دن محمد ہبیغہ (الاولیاء) کی بخاری سے یہ بقول بعض حرکت قلب بند ہونے آنے کا ثابت گئے۔

۲۔ گورنمنٹ میرزا صاحب ۱۹۶۸ء میں بھرپور ۱۹۶۸ء میں ہوتے۔ اُن کا سال بیانیہ شتمہ ۱۹۶۸ء بجو اُن کتاب المیرہ پہنچے درج ہو چکا ہے۔ انبیا بھاں فوت ہوتے ہیں۔ وہی دن ہمیں گورنمنٹ اُن کتاب کا لاش کرخ و جبال (لیل) پسوار کر کے فارغ تکالیف یا آیا۔ اور دنیا جو ہر کسی کا سارے دن ہے

۲۶ منی شنبہ ۱۹۷۸ء برداشتگل ایڑیاں بگڑ بگڑ کر جان دیدی - پیغام صلح کی تصنیف
اتا ہم بھی - اور حشمت معرفت میں جس مقدمہ کا ذکر کیا تھا ۔ اس کا خدا نے چھ دن
کے اندر ہی فیصلہ فرمادیا - اور سنا گیا ہے کہ الہ ہندو میرزا کے مکان پر حاضر ہوئے
اور کہا کہ بھارے کرشن ہبہ راج کو جلانے کے لئے ہمارے حوالہ کرو - سلاہور کی ذرا
کوئی موافق دیکھ کر نور الدین نے لاش کو قادیانی سے جانے کا فصلہ کیا - اور خچر کا ثری
کا ایک ذبیر زرد کارک طبار لے گئے - اور وہ کوئی سے لے کر ایک جوہر کے کنارے
پر رخاک کیا -

حصہ دوم

میرزا مولیٰ کے خلیفہ اول مولوی نور الدین بھیری کے حالات

میرزا کے دست راست اور میرزا فی سلسلہ کے معاون اعظم مولوی ایڈلی خالا
نور الدین کی پیدائش بھیرہ سویں نسبت کے متعلق مستفاد اقوال
دوں میں مشتمل ہیں - ابتدائی کالیعیم بھیرہ میں حاصل کی - اسی زمان میں استاذ اکمل
تیخن العاصر را اس المعقده والحمد للہ سید ایضا میرزا ایضا میرزا ایضا میرزا ایضا میرزا
مولانا احمد الدین بھیرہ بر حضرت المولانا علیہ بھیرہ میں رونق افزور ہوئے - نور الدین نے اس موقع
علیہ حضرت مرحوم حاکم روضوں کے بعد بھجت - خالہ بھیرہ علوم حضرت شاہ عبد العزیز محمد بن ملوی و مولانا شاہ

محمد بھیرہ میں حاصل کی تھے جو فرضیہ بھی حضرت محمد ماتحت الحافظہ شاہ غلام علیشاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل
کی تھی - جائز کا اتنا صاحب کشیدہ کرایات تھے پنجاب میں تعمیر قبور و اشاعت و تدویج علوم و دینیہ میں آپ کا
نام حضرت ہے - تھوڑے کے عہد مذہب میں حضرت مرحوم اور حضرت کے بڑے بھائی مولانا غلام بھیرہ میں بھی - ج
لے کر بھیرہ میں علم دینی کی نہیں بجا دیں - جائز میکد بھیرہ حضرت مرحوم کی علومنی دیبا کی عظماء افغان یا راگہ
لہ دشیر دشیر مکالمہ و فسلہ میکاپ کے صفتی کی ستر حاصل کی تو کوئی قوت کی قیادت میں کھینچا تو

کو خدمت سمجھا۔ اور حضرت محمد رح کی خدمت میں بفرش افاضہ تعلیم حاضر ہوا۔ اور اس پر مشتمل غرفان سے محدود نہ کام اور علوم عربی سے سند فراحت حاصل کی۔ ایسے لوگ بھی زندہ موجود ہیں۔ جنہوں نے اپنے کانوں سے حضرت استاذ انکل رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے یہ کلمات سننے تھے۔ کہ ”وزیر الدین مجتبی عَمْ سے بوآتی ہے۔ تم دین سے دود ہو جاؤ گے۔ اور مزید اسلام میں کسی فتنہ کے باعث بنو گے۔ اس کے بعد مہد وستان میں کئی جگہ مصروف تعلیم سنبھلنے کے بعد کو مخظوم و مدینہ منورہ پہنچے۔ مدینہ منورہ میں حضرت شاہ عبدالغنی حوم کی سفارش سے کتب خانہ تینجا اسلام عارف آفندی سے ایک کتاب لے برائے مطالعہ حاصل کی اس کتاب کا دنیاۓ اسلام میں ایک ہی شخص تھا۔ وہ کتاب یکر مہد وستان چلے آئے۔ حضرت شاہ عبدالغنی مرحوم نے خطوط لکھے۔ آدمی بھیجے۔ مگر وہ کتاب واپس نہ ہوئی۔ اور صرف اسی کتاب کے گم ہونے پر مخالفین کتبیں خاتم اور شاہ صاحب محمد رح حکومت ترکیہ کے زیر عتاب رہے۔

ترک تقلید | حرمین سے واپسی پر وزیر الدین فوجہ وہابیت اختیار کی۔ اور ترک تقلید پر وعظ سکھے۔ اور عدم جائز تقلید پر کتاب میں تصنیف کیں۔ بھیرہ میں پنجاں عظیم بپا ہو گیا۔ حضرت مولانا غلام بنی صاحب للوی رحمۃ اللہ علیہ سو مولانا غلام رسول صاحب چودی رح۔ مولانا غلام مرتضی صاحب میر بلوی رح۔ وحضرت زریدہ العارفین مولانا عبدالعزیز بگوی رحمۃ اللہ علیہ کے دستخطوں سے ایک فتویٰ غیر مقلدین کے خلاف شائع ہو گا۔ اور محمد پر اچھاں بھیرہ میں فیصلہ کن متناظر کے بعد فیض مقدمین کا بھیرہ میں ناطقہ بند ہو گیا۔ اور وزیر الدین صاحب بھیرہ کی رہائش ترک کرنے پر مجبور ہو گئے۔ یہاں سے بھاگ کر بھوپال اور وہاں سے جوتوں پہنچے اور ایک اعیینہ کی سفارش سے مہاراجہ جہوت کے ہاں بھیشیت طبیب عالم زم ہو گئے۔

بھیتے ہیں۔ کروہ کتاب امام طحا دی رح کی تصنیف تھی۔ جویا انکل نایاب تھی۔

نیچرست میں پھر کریم ان دونوں سرستید احمد علی گڑھی کی تفسیر شائع ہوئی ۔ اور مذہب
تقویں کیا ۔ اور اس کی تائید میں منہک ہو گئے ۔ چندے بھی دستے اور کتابیں بھی
فرزدخت کرائیں ۔

چکرِ الوبت بعد ازاں مولوی غلام نبی چکڑلوی کے دعاوی سنکر حدیث کے ملنک
ہو گئے ۔ مگر ابھی اپنے چکڑلوی ہونے کا اعلوں کرنے میں تباہ
تھے ۔ کہ میرزا نیت میں پھنس گئے ۔

دہراتت میں اکادو دراصل فوز الدین صاحب شروع سے آزادی کے ولداد تھے
مذہبیت سے انہیں لگاؤ نہ تھا ۔ سادہ مزاج سادہ ورح ۔
اور جوئی عقل سکھنے والے تھے ۔ ہر چیز کو سونا مجہہ لینا انکا محوال تھا ۔ مجہے جو توں
کے ایک معتبر وکیل نے بیان کیا کہ ایک دفعہ مولوی فوز الدین صاحب نے مجہے
اپنی ایک تصنیف دکھائی جس میں یہ ثابت کیا تھا کہ مذاہب عالم کو مٹائے بغیر
دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا ۔ دہراتت و اکادو کے اس پنڈہ کو وہ شائع کرنا چاہتے
تھے ۔ لگر بعد ازاں جب جو دکھافت کے اندریشہ سے شائع نہ کر سکے ۔

میرزا کی مردمی میرزا فہیم احمد تاویانی نے بین الحدیث کا مشتمل اور میرزا
کتابوں کا مطالعہ کر کے مولوی فوز الدین کو انسیت پیدا ہوئی
اور مدت سے جس بات کی تلاش میں تھے وہ مل گئی ۔ میرزا اپنی تعلیم انہیں اپنی
طبعیت و مزاج کے نوافق حلوم ہوئی ۔ میرزا نئی تعلیم و مبیت ۔ نیچرست چکڑلویت
و دہراتت و اکادو کا ایک مرکب یا جخڑ تھی ۔ جسے مولوی طاحب نے فوراً قبول
کر دیا ۔ انہیں دونوں میں ارکان حکومت کشمیر کیا تھہ ان کے تعلقات کو شیعہ
ہو رہے تھے ۔ اس لئے اپنے مطلب وغیرہ کے لئے کسی نئے امیدان کی تلاش
تھی ۔ آخر کار مہاجر نے انہیں ملازمت سے سیکد وش کر دیا ۔ اور ان کا ریاست
کی حدود سے جبڑی اخراج عمل میں آیا ۔ فوز الدین وہاں سے بھاگ

کر قادیان میں فرد کش ہو گئے اور میرزا کے گھے لگ کر کہا۔ ۵

۷ خوب لگ دے گی جوں شخص گے ریانے دد

۸ تائید میرزا میت اس کے بعد میرزا اُن مذہب کی تائید میں نور الدین نے اپنا

نامہ در قلم صرف کر دیا۔ یعنی اصحاب کی رائے ہے کہ

میرزا کی تصانیف کا اکثر حصہ نور الدین کی امداد سے مرتب ہوا۔ محمد حسن امرد ہی۔

عبدالکریم سیالکوٹی وغیرہ نور الدین کے ہم خیال قادیان میں جمع ہو گئے۔ اور میرزا

کے نہایم کے مطابق اسلام کے گھر کو بد نئے اور بنی صالح اللہ علیہ وسلم کی احافیث

کو نظر نے میں مشغول رہے۔

نور الدین کا ایک بچپن کا دوست حکیم فضل دین بحیردی بھی وہاں جا پہنچا۔ میرزا

نے دعاوں سے اور نور الدین نے دعاوں سے پری سعی کی مگر فضل دین کے گھر کوئی

ادلاوت ہوئی۔ دوسری شادی بھی کلادی مگر فضل دین ناکام و ناملود دنیا سے خصت

ہوا۔ نور دین نے میرزا صاحب بوت کی روکان چلانے کے لئے جب تین ہزار روپیے

دیا۔ تو میرزا صاحب خوشی سے جھو منے لگے اور یہ شعر ہے جسے لگے ۵

چ خوش بودے اگر ہر کی نامت نور دین بودے صفت

ہیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقین بودے (نشان اسلامی)

۱۰ عالم حلال نور دین سے ملتے دلے بیان کرتے ہیں کہ میرزا اُن مذہب کی کامیابی کا

دار دولا۔ نور دین کی سادہ زندگی۔ علم۔ معماں ناری۔ اور لوگوں کی آد

محبگت اور خوش اخلاقی پر مبنی تھا سادہ و روح عوام پر اس کی ملاقات کا گہرا اثر

لیکر جاتے تھے۔ نور دین ایک بالکمال اور کامیاب طبیب تھا۔ دور و دراز سے لوگ

اس کے مطلب میں حاضر ہوتے تھے۔ اور میرزا میت کا اثر سے کر جاتے تھے۔

نور دین اکثر احادیث و تفاسیر کی کتابوں پر باطل رکھ کر یا ان پر شاگرد رکھ کر بیٹھا کرتا تھا۔

اور وہ ان کے آداب کا چند اس قابل نہ تھا۔ یوز آصف کی قبر کو قبر مسیح ثابت کرنا

اور دین کا ہی حصہ تھا۔ نور دین کا عقیدہ تھا کہ عیسیٰ مسیح اسلام سے پدر پیدا

نبیں ہوئے مگر مصلحتاً اس کا انہلہ نہیں کیا۔ (عصاً نے موسوی حملہ ۱۹۷۳)

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ فور دین پر مادہ حسن ظنی ایسا غالب تھا کہ اس کے مقابلہ پا غیر فطرت کے باعث عمد़اً مکار۔ وغایاہ اور فرمیں یوں کہے فریب میں ہی آجھا تارہ ساد ران کے کہنے کی تھیں وہ صوک کھا کر بعد تحریر بھی کرتا رہا۔ ایسے معاوق کا ذکر اس نے اپنے کئی دستوں سے کیا۔ اس نے یہ بات سب میں اس کے دستوں تک مشہور ہے۔ کاس میں مردم شناسی کا مادہ نہ تھا جیزا کی محبت میں رہ کر مزاج میں لکھ دیتے تھے۔ درشتی۔ تحقیقی دغیرہ پیدا ہو گئی تھی۔

کرت لاہور میں مرد خدا جولائی ۱۹۷۴ء مضمون رسانک بازار پر دعاظ کیا۔ اور

کراما اعد بڑی بڑی قسمیں لکھا کر میر اصادق ثابت کرنے کی سعی کی۔ اور کہا

کہ مسلمان جب تک مسلمان جب تک میرنا صاحب کو تمام وقت نہ مانیں گے۔

ہرگز بارش کا منہ نہ دیکھیں کے۔ اور کئی اور بیانات دیکھیں گے۔ اور بجاۓ بارش

کے خاک و گرد و بجائے ٹھنڈکے ان پر آگ بر سے گی۔ دوسرے دن فور دین

لاہور سے چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد نزول بالاں حست کا شروع ہو گیا۔

اور اخیر جولائی تک چھٹہ مرتبہ پرزو بارش ہوئی۔ اور خداوند کریم نے اپنی عاجز

مخلوق کو انہوا اور تذبذب سے نجات دلائی۔ (عصاً نے موسیٰ بحوالہ اخبار لاہل گزٹ

۱۹ جولائی ۱۹۷۴ء ص ۲)

تفہم و علمی کمالاً فور دین نے فتویٰ دیا۔ کمیری تحقیق میں بکریہ تھے اور

تفہم و علمی کمالاً تھے سے وہ نہیں ہوتا۔ (فتاویٰ احمدیہ جلد اول ص ۲)

مولوی فور دین نے ایک کتاب کا نام «فصل الخطاب مقدمہ کتاب رکھا تھا۔

اس نام کے خلاف محاودہ عربی دعاظ ہونے کے اکثر چرچا رہا۔ شاید اپنے

گورد کی سنت پر عمل کر کے غلط فتویٰ۔ سے کام دیا ہو گا (عصاً نے موسیٰ) ایک دفعہ

مفتوح غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم میا فوی حسے بمقامہ اسی سور مقام لاہور بنایں خدا

۱۵ مریٰ ۱۹۷۴ء مکالمہ ہوا۔ جس میں فور دین نے اپنے دعویٰ مات عیسیٰ یقیناً

کے ثابت کرتے کے لئے کوئی ایسی دلیل بیان نہ کر سکے جس میں تقریب تمام ہونے کا دعویٰ اگر سکتے۔ اور لا جواب ہو کر خاموش ہرگز (الظفر المحقق جلد ۲) ۲

اسی طرح اکیب دفعہ مولانا ابو القاسم محمد بن صاحب کو لوٹارٹوی کے سوالات کے جواب میں مقام قادیانی بیسے بجھا س ہوئے کہ اپنے گرد سے پوچھ کر بتانے کا وعدہ کیا۔ مولانا محمد عزیز دلن مہال مقیم ہے۔ مگر ان کا بیان ہے کہ نور الدین مولیٰ عقل کا آدمی اور بالکل سادہ لمحہ انسان پرخواہ اور حسن طفنی کی بنا پر یا میرزا کے عقاید کو اپنے مذہب مخالف پا کر میرزا ائی دلمل میں چھپا رہا۔

دینی زنگ میرزا میوس کی یادی نازکناہیں عسل صفائی میں لکھا ہے کہ نور الدین خواب میں دیکھا، کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اڑھی مندری ہوئی ہے داستغفرا اللہ، مولوی کرم الدین صاحب رضیم بھیں کے مقدمات جو میرزا صاحب کے ساتھ ہوئے۔ ان میں نور الدین صاحب کی شہادتیں ہوئیں۔ شہادتوں میں اس قدح جھوٹ بوئے کہ لوگ خیران رہ گئے۔ روئیدا و مقدمات تمام یا یا نہ عترت طبع ہو چکی ہے اُس میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ بیخیہ صاحب کے زمانہ میں یوسف علیہ السلام موجود تھے۔ یہ اغلبًا بدحواسی کے حامل میں کہا ہوگا۔ جھوٹوں کی تعداد صرف ایک ہی بیان میں دس کے تقریب پانچ بھی ہے۔ یہ صرف میرزا صاحب کی صحیحت کا اشارہ ہے۔

میرزا سعید ^{۲۹} اکثر معتبر اشخاص سے سائیا ہے کہ میرزا کی عقیقت کا جذبہ کی دفعہ نور الدین کے دل سے چاہا۔ مگر چونکہ حسن طفنی

کا اداؤ غالب تھا۔ اصر تقویٰ ایروی شامل حال نہیں۔ اس لمحہ توبہ کرنے کی تہمت دہوئی۔ دراصل حضرت امام اعظم رحمۃ الرحمۃ علیہ کی تقلید ترک کرنے۔ اور اُن کی شان میں بڑا بھلا کہنے کا نتیجہ بارگاہ خداوندی سے اسی دنیا میں مل گیا۔ امام عقیل کی تقلید سے نکل کر امام ضلالت کی غلامی کا پیٹہ سٹکھے ہیں دُل لیا۔ اور عقل و علم سے بے بہرہ ہو کر دین دیکھان سب اس کے حوالہ کر دیا۔ چنانچہ اکیب راغب کہا۔ میرزا تو یہ ایمان ہے کہ اگر حضرت سیعی موعود (الیعنی میرزا صاحب) صاحب شریعت بخی ہوئے کا دعویٰ کہیں اور قرآنی شریعت

کو مسروخ قرار دیں۔ تو بھی مجھے انکار نہ ہو" (سیرۃ المہدی ص ۱۳۲)

میرزا کے مرنے کے بعد محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق یہ جواب دیا۔ کہ "بیرون سے نزدیک اگر میرزا صاحب کی اولاد میں سے کسی زمانہ میں کسی کا نکاح محمدی بیگم کی اولاد میں سے کسی رُوکی کے ساتھ ہو گیا۔ تو پیشیتلوئی پوری ہو جائیگی"۔ خدا جسے گراہ کرے اُسے کون بیان نہ سکتا ہے۔ جان بوجھ کر جو اندھا بنتے اور کنٹھیں میں گرے۔ اُس کا کوئی علاج نہیں۔ فوراً دین مقل دعلم و خود مرزا کے حوالہ کر جیتا تھا۔ اور عقل سے کسی جگہ کام لینا جائز نہ سمجھتا تھا۔

میرزا بیوی میں درجہ میرزا ائمہ قادیانی نے اپنی نصانیف میں کئی جگہ نور الدین کی بڑی تعریف کی ہے۔ اُسے فاروق

اور حکیم الامت کا خطاب دیا گیا میں مصدقی میں لکھا ہے کہ اس کا مرتبہ صدیق اکابر رضی اللہ عنہ و درسرے صحابہ کے برابر تھا۔ میرزا نے ایک دفعہ کہا تھا جس نے ابوکعبؓ کو دیکھنا ہو۔ عمر فاروقؓ کو دیکھنا ہو۔ ابوہریرہؓ۔ ابوذرؓ۔ سعیدؓ۔ عثمانؓ اور علیؓ کو دیکھنا ہو۔ وہ نور الدین کو دیکھ لے۔ (استغفار اللہ چون بفت خاک را با عالم پاک)

میرزا کے مرنے کے بعد بالاتفاق نور الدین خلیفہ قرار پایا۔ چھ سال خلیفہ رہا۔ اس کی زندگی میں کسی قسم کا اختلاف میرزا بیوی میں رونما نہ ہوا۔ اسکی افضلیت بے نزدیک سنتی تھی۔ اس لئے کسی دو یادار خلافت کو مقابلہ کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔

میرزا صاحب نے نہایت ہوشیاری سے نور الدین کے ذریعہ اپنے مشن کو کامیاب بنایا۔ ہر وقت ان کا دل بہلاتے میں مصروف رہتا تھا جب کبھی نور الدین کہیں باہر جاتا تھا تب بھی اُسے خوش تکھنے کے لئے خطوط کا سلسہ جاری رکھتا تھا۔ جن میں اُس کی حدود جو خوشامدی جاتی تھی۔ چنانچہ ذیل میں میرزا کے دو خطوط نام نور الدین نقل کئے جاتے ہیں جن میں نور الدین کو از دام مطہرہ کا مقرر خطاب دیا گیا ہے۔

محمدی و مکرمی حضرت ہولوی حکیم نور الدین صاحب۔

اسلام علیکم و رحمۃ اللہ علیکم و رکا تَرَبَّلْ نعمتُهُ، کَمَا کَمْ نَحْنُ وَ نَعْفَتُ

لئے بھیرو میں بیخ گئے ہوئے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہر حال آپ سے بہتر معاملہ کر دیگا۔ میں نے کتنی دفعہ جو توجہ کی تو کوئی مکروہ امر میرے پر نظر ہر نہیں ہوا۔ بشارت کے انور طاہر ہوتے ہے۔ اور دو دفعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔ انی معلمات اس سمع واری۔ ایک دفعہ دیکھا گیا۔ کہ گویا ایک فرشتہ ہے۔ اسے ایک کاغذ پر ہر لگا دی اور وہ ہر دایرہ کی شکل پر تھی۔ اس کے کنارے پر بحیط کی طرف اعلیٰ کے قریب لکھا تھا۔ نور دین۔ اور درمیان یہ عبارت تھی از وابح مطہر میری داشت میں انواع دستوں اور رفیقوں کو بھی کہتے ہیں۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ فوراً ہر دوستوں میں سے ہیں کیونکہ اسی رات اس سے پہلے میں نے ایک خواب دیکھا۔ کہ فرشتہ نظر آیا کہ وہ کہتا ہے کہ تمہاری جماعت کے لوگ پھر جلتے ہیں، فلاں لپٹے اخلاص پر قلم نہیں لاتا۔ تب میں اس فرشتہ کو ایک طرف لے گیا۔ اور اس کو کہا کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں تم اپنی کہو کہ تم کس طرف ہو تو اس نے جواب دیا کہ ہم تو تمہاری طرف ہیں۔ تب میں نے کہا کہ جس حالت میں خدا تعالیٰ ہی طرف ہے تو مجھے اس کی ذات کی قسم ہے کہ اگر سارا جہاں پھر جائے تو مجھ کچھ پرداہ نہیں۔ پھر بعد اس کے میں نے کہا۔ کہ تم کہاں سے آتے ہو۔ اور کہم کھل گئی۔ اور ساتھ الہام کے ذریعے سے یہ جواب بلکہ اجتنی من حضوری الوترتیں بھاکچ پونکہ اس بیان سے جزو شدندگی اور کافی مناسب تھا کہ دتر شہرا اور طلاق کو کہتے ہیں بالستہ خدا تعالیٰ کا نام الوتر بیان کیا۔ اس خواب اور اس الہام سے پھر بھے بشرتیت سے تشویش ہوئی اور پھر سو گیا تب پھر ایک فرشتہ آیا۔ اور اس سے ایک کاغذ پر ہر لگا دی اور نقش ہمچوچپ گیا دایرہ کی طرح تھا۔ اور وہ اس قدر

لئے سینزا کر کر دیا۔ مگر جو اس کہیں نہ رہا۔ کہ کسی نیک صحبت کا اثر قبول کر کے میرزا میت ترک نہ کر سکے۔ اس سے یہ خوشامد سے بھرا ہوا خلد کھا۔

لئے معلوم ہوا کہ یہ جو قسم کہا تھی کہ مجھ پرداہ نہیں وہ قسم جو تھی میرزا صاحب تھیں کہا نہ کے عادل تھے۔ ان کی دوسروی قسموں کا حال ہیں اس معلوم ہو سکتا ہے۔

دانشہ تھا۔ جو دل میں لامحتا ہوں۔ اور تمہم شکل میں تھی۔

نور دین

از واجہ مطہرۃ

مجھے دل میں گزرا کیا یہ میری دل شکنی کا جواب ہے۔ اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ ایسے خالص درست بھی ہیں جو ہر ایک نظر سے پاک کئے گئے ہیں۔ جن کا اعلیٰ نمونہ آپ ہیں۔

والسلام خاکِ رَعْلَمِ اَحْمَد از قادیانی۔ بخدمت اخوی حکیم فضل دین صاحب السلام علیکم۔

میرزا کا دوسرا خط

مخدومی و مکرمی اخویم حضرت مولوی صاحب سلمہ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ علیکم کا تباہ۔ عنایت نامہ بیچ کر باعث مشکوری ہے۔ عام طور پر لوگ آں مکرم کے استقلال کو بڑی تجھٹت کی تکاہ سے دیکھتے ہیں۔ درحقیقت استقلال شاہزادے کے بندے ہے جو اُس کی ذات پر توکل سکتے ہیں۔ ان کے لئے خدا تعالیٰ کافی ہے۔ کسی راجہ رئیس کا کیا یہ رواہ ہے جبکہ اس بات کو ان لیا خدا ہے۔ اور ان صفتؤں والا کہ ایک طرفتہ العین میں جو چاہتے کر دیویے۔ تو پھر ہم کیوں غم کریں۔ اور زید و عمر کی بے التفاسی سے ہمارا کیا نقسان۔ آپ کو اپنے بہت سے برکات کا سورہ دنباشی کر کہ آپ نے اس عاجز کی للہ وہ خدمت کی ہے کہ جس کی نظیر اس نماز میں مذاہل ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ چونکہ ان کے بعض اخلاق بخیل کا خلقت پر ظاہر موناکشی قسم کی تکھیب پر متوقف ہے اس لئے وہ رجیو و کریم اپنے مستقیم الحال ہوئے پر حواسِ بھی نماںل کرتا ہے۔ بتا ان کے دو وزیر کے اخلاق جو ایام راحت اور ایام سُچ سے تھاں ہیں خاہر ہو جاویں۔ اس وجہ سے ہم خدا تعالیٰ کے مشیت میں بخیل پڑ جاتے ہیں۔ تا جو کچھ ہم اے اندر ہے ظاہر ہو جاوے۔ اس کا عاجز کا پہلا خط جس میں اکیل دو اہم درج ہیں۔ شاید پنج گیا ہوگا۔ والسلام۔

خاکِ رَعْلَمِ اَحْمَد از قادیانی ستر سو ۲۹ء (منتقول از زعیندار ۱۹ نومبر ۱۹۴۷ء)

سلئے میرزا کو فرم دیجئے تجھے تھا دل میں فرشتہ ہو گی بمحبیت آدمی ہو تھا کیا یہے جس میں عشق خرو کا نام نہیں ہوا۔

انجام

مولوی نور الدین نے اپنے مرنسے سے چند روز پہلے میرے لئے کفرم
حضرت زبدۃ العارفین مولانا محمد ذاکر گوپی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں

ایک عرضیہ لکھا جس میں حاتمان گویہ کے اخلاق کی بحث و عنایات کا ذکر کرنے کے بعد اپنے
لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ اور اپنی عمر کے آخری افعال سے ندامت کا انہمار کیا تھا۔ اور اس
کے الفاظ سے ظاہر ہوتا تھا کہ نور الدین کو تینی ہر چکی ہے۔ سنا گیا ہے کہ مرنسے سے آٹھ دن پہلے
جوہ کے اندر ہی رہا۔ میرے حضرت بھائی صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے۔ کہ یقیناً توہہ کر کے
مرا ہے۔ واللہ اعلم بحقيقة الحال۔

مولوی نور الدین نے ۱۹۱۷ء میں انتقال کیا اور اس کے بعد امت مزاشیہ میں
افتراق و انشقاق کا بازار گرم ہو گیا ہے۔

حصہ سوم میرزا بیوں کے فرقے

مولوی نور الدین کی وفات کے بعد امت میرزا یہ اختلاف عقائد کی باری کئی حصہ
میں منقسم ہو گئی۔ ان میں سے اگرچہ لاہوری و قادیانی زیادہ مشہور ہیں۔ مگر دوسرے فرقے
بھی رائی تفرقہ انداز سرگرمیوں میں مصروف ہیں اس لئے ان کا مختصر تذکرہ قارئین کی
لذت پکی کیلئے درج کیا جاتا ہے۔

امحمد وہم اس فرقہ کا مرکز قادیان ہے۔ اس سلسلے یہ فرقہ قادیانی بھی کہلاتا
ہے۔ میرزا اعلام احمد قادریانی کا بڑا لڑکا میرزا محمد احمد اس کوہ

کا امام ایڈھا ہے۔ یہ لوگ میرزا کی بیوت کا علا تھی پر چادر کرتے ہیں۔ اور میرزا کے تمام
دعاویٰ کو اس کے اصل الفاظ میں صحیح درست تسلیم کرتے ہیں۔ میرزا کے دعویے
من فرقہ بینی و بنی المصطفیٰ ما معہ فہم و مدار آئی کے مطابق قادیانی اے مختار

صلی اللہ علیہ وسلم کا بردستحیتے ہیں اور وللاحرۃ خیولک من الاوی کے مطابق
میرزا کی بحث کو بحث اول نینو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل
اعتقاد کرتے ہیں۔ اسی جماعت کا ایک شاعر کہتا ہے ۵

محمد پھر اُتر آئے ہیں ہم میں اور ہم پہنچ سے بڑھ کر عروشان میں
محمد دیکھنے ہوں جیس نے اکتن غلام احمد کو دیکھے تاداں میں میزرا محمود احمد کو یہ لوگ فخر المرسلین لکھا کرتے ہیں۔ میرزا غلام احمد نے اپنے اس
درٹکے کی تعریف میں لکھا ہتا ۵

لے فخرِ رسول قرب تو معلوم شد دیر آمدہ از رو دور آمدہ
میرزا محمود کے عقاید دربارہ میرزا غلام احمد قادریانی ملاحظہ ہوں۔

”میرنا صاحب بمحاذات بتوت کے لیے ہیں جیسے اور پیغمبر۔ اور ان ماننکر کا فرہت“
(الفصل ۱۹۱ ص ۱۲۷)۔ ”جو میرنا صاحب کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی
کافر ہے“ (تشیید الا زمان مفتاح المکالمات ج ۶) میرنا صاحب نے اس کو بھی کافر پھیرایا ہے
”میرنا صاحب کا انکار کر لے“ (فصل ۲۰ ج ۹۔ ۱۹۱ ص ۱۴۷)۔ ”میرنا صاحب
صلی محمد سعیف (ذکر الی مت)۔ اگر کوئی کریم کا منکر کا فرہتے تو سیح موعود کا منکر بھی کافر
ہے بیکنڈ سیح موعود میرنا صاحب بنی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں۔ اس نے اگر سیح
موعود کا منکر کا فرہتے ہے تو بھی کریم کا منکر بھی کافر نہیں۔ اور یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے
کہ بحث اول میں تو آپ کا منکر کافر ہو اور آپ کی درستی بحث میں جس میں بقول
حضرت سیح موعود آپ کی بعد عائیت انفوی اکلن اور اندھے آپ کا انکار کافر ہے“ (ر
یڈیو موسیٰ رکعت الفضل ص ۳۷) ”کیا اس بات میں شک ہے کہ قادیانی میں اللہ تعالیٰ
کے نام پر بھروسے حکم سیح موعود کو محمد کی شان میں قبل کرے۔“ (لکھ الفضل ص ۳۷)
”میرنا بعض الالئزم نہیں سے بھی اسکے نکل گیا ہے۔“ (حقیقتہ النبۃ ص ۲۷)

”تمام انبیاء (جس میں نبی کریمؐ بھی شامل ہیں) پر فرض ہے کہ میح موعود (میرزا حبیب)
پر ایمان لاٹیں تو یہ کون ہیں جو نہ مانیں“ (الفصل ص ۳۸ مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۱۵ء)
”کیا یہ پر لے درجہ کی بتے عزیز نہ ہوگی۔ کہ ہم آئیں لانفقہ میں فاؤنڈ اور سلیمان
و فیروز کو نوشامل کلیں۔ اور میح موعود جیسے عظیم انسان بنی کوشال نہ کریں۔“ (المت
الفصل ص ۱۱)۔ میح موعود نے خطبہ الہامیہ میں بحث شماں کو بدر کا نام رکھا ہے
اور بعثت اول کو ہمال جس سے لازم آتا ہے کہ بعثت شماں کا کافر بعثت اول کے
کافروں سے بدر ہے۔ (الفصل ص ۱۵ ارجو جلائی ۱۹۱۵ء)

میرزا محمود اپنے متعلق لاحضتا ہے :- ”جس طرح میح موعود کا انکار تمام
انبیاء کا انکار ہے۔ اسی طرح میرزا انکار انبیائی بنی اسرائیل کا انکار ہے جنہوں نے
میری خبر دی۔ میرزا انکار رسول اللہ کا انکار ہے جنہوں نے میری خبر دی۔ میرزا
انکار شاہ نعمت اللہ ولی کا انکار ہے جنہوں نے میری خبر دی (الفصل ص ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۶ء)
و خلیفہ اسلامی حبیب کی اتباع تمام مشترق و مشربی دنیا پر فرض ہے وہ میں ہوں۔“
(دیوبیو۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء صفحہ ۳۵)

اپنے والد کی متابحت میں میرزا محمود نے جنگ عظیم کے دوران میں برطانیہ کی
وفاداری کے راگ الاپے۔ اور کہا کہ اگر صحابہ پر یا خلافت نہ ملتا۔ تو یہ زگریٹ بیک
فرج میں بھرتی ہو جاتا۔ ۱۹۱۹ء میں جنگ افغانستان کے موقع پر افغانستان کو چلنے
کے لئے احمدی رجھیں بھرتی کرنے کا ارادہ کیا۔ بغداد و بیت المقدس کے فتح ہئے
پر قادیان میں جشن چلا گان ملایا گیا۔ اس میں منارة الاحضنة قادیان پر گیکے ہندے
روشن تھے۔ احمد حزیرہ المریب پر غیر مسلموں کے تابض ہو جائے کی خوشی میں ہر قادیانی
فریط مسٹر سے چھوٹا، نہ سماں تھا۔ ہمیں اپنے بنی کیشن کا شمر و نظر آ رہا تھا۔
هزرا محمود کے چال چلن و اخلاق کے متعلق کئی روایات مشہور ہیں۔ اس کے
عبد شباب اور لڑکیں کے کئی قصہتے زبان زد خلائق ہیں۔ میرزا غلام احمد
کے ساتھی بھی اس کے بیڑے چال چلن کی شکانتیں ہوتی تھیں۔ چنانچہ

آسی تلمذین میں ایک لڑکی کے ساتھ ناجائز تعلق کا الزام لکھایا گیا تھا۔ عہد خلافت میں بھی میرزا الحمود کے "مشی فی اللئوم" - کنار بیاس کے خاص مشاعل - "درستون" وغیرہ کے متعلقات میں کہیں بیان رشائیں پڑھے ہیں۔ مولانا عبد الکریم صاحب ایڈٹریٹر مبارہ اتر اور ان کا خاندان پکا میرزا تھا۔ اور وہ بہتی مقبرہ کا ملکت بھی حاصل کر چکے تھے۔ مگر میرزا الحمود کی عیاشیوں اور ویگر کا مرد رہائیوں سے واقف ہو کر ان کی آنکھیں کھل کر چکے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے انہیں دو بارہ داخل اسلام ہو نیکی تو پیغام صل ہوئی۔ مولانا مددخ نے بذریعہ اخبار مبارہ میرزا الحمود کو مبارہ کے لئے چیخنے دیا۔ مگر میرزا الحمود نے مبارہ قبول کرنے کی بجائے ارکان انہیں مبارہ کے خلاف لپٹنے مزیدوں اشتغال دلایا۔ آخر کار مولانا کو اعلاء کلمۃ الحق کی پادش میں قادیانی سے جلاوطن ہوا۔ ان کے مکانات سوچ کی روشنی میں دن کے وقت جلا دیئے گئے۔ ہزار ہزار پیسہ کا اسلامان مفر آتش کرو یا گیا۔ اور مولانا عبد الکریم پر قائلۃ اللہ علیہ ہوا۔ اور ان کے ایک شہری متین محمد سین صاحب ٹالوی شہید کر دیئے گئے۔ مگر الحمد للہ کہ مولانا مددخ نہایت صبر و استقامت کے ساتھ امرت سر میں رکھا اخبار مبارہ کیلئے فادیان کے سرتیہ رانشوں کا انکشاف کر رہے ہیں۔

میرزا الحمود افغانستان کی سیاحت بھی کر چکا ہے۔ وہاں اُس نے "احمدیت" یعنی میرزا شیخ پر ایک بیکار چوریا تھا۔ اور لندن کے لڈگیٹ میں اقامت اختیار کی تھی۔ میرزا ہائیوں نے اُسی وقت اعلان کر دیا۔ کہ احمدیت میں جو آیا ہے۔ کہ سیخ علیہ السلام دجال کو بابِ لہ پر قتل کریں گے۔ وہ پیشینگلوں پر دی ہو گئی۔ میرزا الحمود کا انگلستان

۱۵۔ کتب اخوت احمد کتب احادیث میں لد ایک گاؤں کا نام ہے۔ جو فلسطین میں ہے۔ مزدھائیوں نے فن تاویل میں تمام گذشتہ ملحد قوں سے فوکیت تامہ حاصل کر لی ہے۔ وہ میشنبی سحر واد قلعائیں۔ این مریم سے مراد غلام احمد۔ لد سے لندن کا لڈگیٹ۔ پیغمبر اکھڑتے تو ہستہ مراو قادیانی کا منارہ۔ عرضہ نہ رہا۔ اسے کمزور کر چکا۔ حکم اعلیٰ (جیل) لے لیا۔

انگلستان کے اخبارات میں میرزا محمود نے ہزارہا روپیہ خرچ کر کے اپنی ذات کے متعلق پاپینڈا کیا۔ لندن کے اخبارات میں ہر ہوی نیس خلیفۃ المسیح (تقدس نامہ خلیفۃ المسیح) کے لقب سے اس کا ذکر کیا گیا۔ عوام نے سمجھا کہ دراصل خلیفہ صاحب کا نام مل میع ہے۔ کیونکہ انگریزی میں خلیفہ۔ اٹل۔ مسیح یعنی ہوا تھا۔ اس کا نام مل میع مشہور ہو گیا۔

۱۹۲۷ء میں بہائیت کا چیخا ہونے لگا۔ محفوظ الحق علیہ مولوی فاضل اور کئی دیگر اشخاص نے علانیہ بہائی مذہب قبول کر لیا۔ اور اعلان کر دیا۔ کہ میرزا غلام احمد نے بہاء اللہ کی تعلیمات بہائی عقاید و طرز استدلال سے فائیہ حاصل کیا تھا اور نہ دراصل میع موعود اور مہدی اور زمانہ کا رسول بہاء اللہ ہی تھا۔ میرزا محمود نے اس زبردست روکے مقابلہ میں لپنے آپ کو عاجز پاک مقاطعہ کے ہتھیار سے کام لیا۔ علمی و دینی بہائی قادیانی کی رہائش ترک کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اور انہوں نے "کوبہ مند" کے نام سے ایک اخبار آگہ سے جاری کیا۔ جو طکہ میں بہائیت کی تبلیغ کرنے والا واحد پڑھ پڑھے ہے۔ اس میں قادیانی مذہب کی ترویجی بھی نہایت مددگری کے جاتی ہے۔

مذہب میرزا بیت کی تبلیغ اور پاپینڈا کے فن میں میرزا محمود پر والد سے نیادہ ما سرا ہو شیلہ ثابت ہوا ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ کو سرحد میں اتنے موافق رکھنے کے لئے خوشامد و چالیسوی اور انطہار و فداواری میں کوئی غداری ملت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مالک غیر میں اس کے لئے مبلغین خدمات خصوصی پر یامور میں۔ امران کی خدمات کو خدامات اسلام طاہر کر کے سادہ فوج مسلمانوں کی جمعیت پر قوکارہ والا جاتا ہے۔ ملکر بے خبر جاہل اور قئی روشنی کے ولد اور جنگلیں انہیں ملنے اسلام اور خادم اسلام سمجھ گرانے کے چند سے میں پھنس جاتے ہیں۔ اور لپنے بال بھوک کا پیٹ کاٹ کر ان کو حنڈہ دینے لگتے ہیں۔ سرہ شہید نے عام کشف میں مشاید ان بھی لوگوں کو دیکھ کر کہا ہے۔

یاراں چہ عجب راو دوزنگی دارند
مصحف به ببل دین فسرنگی واند

میرزا نایوں کی غیر مالک میں تبلیغ کی حقیقت حسب ذیل تصریحات سے واضح
ہو سکتی ہے۔ قارئین بیدار اہ الفاظ کا مسطار کر کے اندازہ لگا لیں۔

خواجہ کمال الدین میرزا فیض الحسنا سے کہ ”قادیانی بھائیوں نے جاگرو لاٹت میں
کہا۔ کہ احمدی فرقہ دوسرا سے سلاماً نوں سے الگ ہے اور انہوں نے ماطر پیغمبر
(محمد صلّم) اور شاگرد پیغمبر (امری) کا فلسفہ بھی انگلتان میں پیش کر کے دیکھ
لیا۔ یہ چیزلا امری انگلتان میں ان کی ترقی کی روک کا باعث ہو گیا قادیانی
بلیخین میں سے ایک نے یہ طریقہ اختیار کیا۔ کہ آوار کے دن وہ اڑلوٹش
پر آ جاتے۔ اور اس لوہ میں ہوتے۔ کہ کون لنڈن سے مسجد و لوگ کی طرف
جا رہا ہے۔ اگر انہیں کسی ایسے شخص کا پتہ ل جاتا۔ تو اس کے ہمراہ گاڑی یعنی پیش
جاتے۔ اور لوگوں تک میرزا صاحب کی نبوت کی تلقین کرتے۔ چنانچہ ایک دن ملکہ
بھی کی ایک نسلی خاتون اسے جوں کو لیکر وہ کافک آرہی تھی۔ تو اس کے ساتھ قادیانی بیٹھ
بھی پیش کر دیا۔ اور اس وقت میرزا پروردھ نے لگے۔ اس پر خاتون نے کہا کہ یہی سبب تھا
کہ تو تمہاری پڑھتے تھے جبکہ نظری ہے۔ وہ یہ ہے کہ محفل کے ماتحت ایک چھڑا پیغمبر

پیغمبر میرزا۔ ہم تو ایک بڑے پیغمبر سے حمدہ بنتا نہیں ہٹھے جس دن وقت ہم ٹھکے
پیغمبر کی تعلیم پر اے عامل ہو جائیں گے۔ اس وقت چھوٹے پیغمبر بھی جیسا کہ
کوئی نہ سمجھ سکتا ہے الفاظ قادیانی جماعت کے غور کرنے کے قابل ہیں۔ وہ عالمی مذکو اپنے سانچے
رکھتیں۔ آخر انہوں نے دیکھ لولیا۔ کہ جن کو جوہ سے انہوں نے اوقل جرمیں اور بعد میں

سلف میرزا نایوں کی بھی اسلامی خدمات میں بکار ڈھنڈ دیا پیشجا ہے۔ اور سادہ لمحہ جو مسلمانوں میں
حاکم فرضہ ہے یہ مسلمانی تبلیغ کر لیتے ہیں اور انہیں چندہ یتے ہیں اور میرزا فیض الحسنا جو حبہ کر کرہیں
کرم وہ اس جنہوں نے مغرب میں اسلام کا حصہ بنانا کاڑ دیا ہے۔ فاقہم (مؤلف) نویسا
سلف بیجنیں ایں جوں وہ ایک قادیانی جماعت کو انگریز جاہ سرکس بھجز کے اوپر نہیں کھلے ہے بلکہ بیرونی

لپٹ مکین یشن کو بن دکیا۔ وہی صورت ان کے انگلستانی مشن کی ہو رہی ہے۔ (محدث کامل ش) ۸۹
سیر زاد علام احمد صاحب لکھتے ہیں۔ ”میں گورنمنٹ کی پوششیک خدمت و حمایت کیلئے
الیسی جماعت تیار کر رہا ہوں۔ جو اڑتے وقت میں گورنمنٹ کے مخالفوں مقابلے میں
نکلیں۔ اور گورنمنٹ کے متعلق مجھے یہ لہام مُوا ہے۔ کہ جب تک تو گورنمنٹ نی ٹکداری
میں ہے۔ خدا گورنمنٹ کو کچھ تکلف نہ دیگا۔ اور جد سر تیرا منہ مہوگا۔ اُسی طرف خدا کا
مہوگا سا اور میرا منہ گورنمنٹ انہشیہ کی طرف ہے۔ لہذا خدا کا منہ بھی اسی گورنمنٹ کی طرف
ہے“ (العامی قائل جملہ امش)

ہمارے گروہ میں عوام کم اور خواص زیادہ ہیں۔ اس گروہ میں بہت سے سکو اندریزی
کے نویعیت چھدہ دار ہیں۔ رکتاب البریض (صفحہ ۱۶) احادیث
میرزا محمود کہتا ہے۔ ہم گورنمنٹ کی الیسی خدمت کرتے ہیں یعنی باقاعدہ نہ رہ جائی
تمواہ پائے دالے نہیں کرتے۔ (الفصل)

میرزا محمود ۱۹۲۷ء سے لیکر ۱۹۴۱ء تک اہل سلام سے ترک تعاون پر عمل پڑا۔ اس
نے مسلمانان عالم کو کافر مرتد اور دایرۃ اسلام سے خارج فرازدیا۔ اور ان سے شستہ ناطہ
و برادری کی تعلقات قائم کرنا۔ ان کی شادی یاغی کی رسومات میں شرکیب ہوں۔ بلکہ ان کے
محضوم جوں کا جانانہ تک پڑھنا لپٹے مریدوں کے لئے ناجائز و حرام فرار دیا۔ مگر ۱۹۴۷ء کے
بعد کسی پوششیک مصلحت سے مسلمانان سنہ کی قیادت و نہادی کا شوق اس کے ولی ہیں
سماچکا ہے۔ انہیں کافروں۔ مرتدوں۔ اور بے دینوں کی بھلانی و بھیروی کا فکر نہ ہوں یا ایسا
ہے۔ ہر وقت بے چین کئے رکھتا ہے۔ فتنہ ازنداد کے زمانہ میں بے شمار میرزاں حلقة
ازنداد میں مبلغین اسلام میں کر پہنچے۔ علمائے اسلام اُنمی فتن اُن کے علاوہ کو تاریخ گئے تھے۔

۱۷ محدث کتب الجمایلی روایت ہے۔ کہ قیصر روم نے ابوسفیان سے دیافت کیا۔ کہ مخفی
اسلام کے نئے والے مسکین غریب لوگ زیادہ ہیں یا مردار اور قوی لوگ؟ ابوسفیان نے جواب دیا۔ مسکین
اور غریب لوگ۔ پرقل میں اس جواب پر کام کر لیکر نبی کے پیٹے والے مسکین غریب لوگ ہی ہوتے ہیں
ہیں۔ (روحۃ الحالین مفت) ۱۷ یعنی میرزا اور میرزا میوں کا قلمبند ہاگیں ہیں۔ فاختہ۔

مگر دعیانِ قیادت یعنی نئی طبلت کے شیدائیوں نے ہر جگہ علمائے اسلام کا استھن لافت کیا اور قادیانیوں کی اسلامی مہدوی کا شکریہ ادا کیا گیا۔ میرزا یوسف تینیخ و افسد اوفتمہ ازنداد کے لئے لاکھوں روپیہ مسلمانوں سے وصول کیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ۱۹۳۷ء کے جلسہ قادیانی میں اعلان کیا گیا۔ کہ ”ساندن (حلقة ازنداد) سے احمدیوں“ کا قائد علام احمد کی جمعے کے نزیرے لگتا ہوا قادیانی پہنچا ہے۔ اور احمدیت وہاں اچھی طرح بھیں ہیں ہے جو یہاں آئیہ بننے سے چکر ملکاںوں کی ایک جماعت مسلمانوں کے لاکھوں روپیہ کے صرف سے بیڑا بن گئی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امتت میں نکل کر قادیانی بنی کی امت میں شامل ہو گئے۔

لامہور کے ایک سند و راجپال نے ایک دلائار کتاب زیگیلا رسول تصنیف کی جس سے مسلمانوں میں ایک بھی انعامِ عظیم برپا ہو گیا۔ قادیانیوں نے قیادت کا مردمخا取تے نہ جانے دیا۔ بڑے بڑے بھے پوشرہ ہر ہفتہ میرزا محمود کی طرف سے شایع ہو کر بڑے بڑے شہروں کے درودیوار چیپاں ہونے لگے جن میں مسلمانوں کو سندوں کے ساتھ منی و تجارتی حقاطعہ کی تلقین کی جاتی تھی۔ اس زمانے میں عام طور پر لوگ میرزا یوشیں کو بنی احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق۔ اور اسلام کے بہادر چاہی خیال کرتے تھے۔ میرزا محمود نے یعنی جماعت کی وسیع تنظیم کے ذریعہ اپنی قیادت کا دھنڈوڑہ پڑوایا۔ اور سادہ لمحہ مسلمانوں سے لاکھوں کی تعداد میں دستخط کر کر ایک ٹیکوہی دایرہ کے نام جھوپا جس میں انسیاء و بانیان مذاہب کی توہن کو جرم قرار دینے کے لئے کسی خاص قانون کے لفاذ کا مظلہ الہ کیا گیا تھا۔ چنانچہ گورنمنٹ نے تحریات میں مجوزہ ترمیم کو قبل کیا جاتے۔ مسلمانوں کی خوشی کی کوئی انتہا نہ ہی۔ مگر اس چالبازی اور فربیت کی تحقیقت جلدی ظاہر ہو گئی۔ میرزا یوسف نے میرزا غلام احمد قادیانی کو سی بانیان مذاہب اور بانیانوں کی ظاہر کیا۔ اور اس کی ذات پر بھی نکتہ چھپی بو جو حب قانون جرم قرار دینے کی تھی۔ اسی تک کئی خادمان اسلام اس قانون کی ندیں آچکے ہیں۔ مگر مگر و مفسد اتنا خاص بھی تک محفوظ نہیں۔ غازیہ بخار الدار، مشہد کے خونتے راحما افتنہ کا حساب کر دیا۔

اور اس تجھے عاشق رسول نے اپنی جان عزیز اس مقصد کیلئے قربان کر دی مسلمانوں کی حیرت کی کوئی انہما نہ رہی۔ جب انہوں نے مدعاں تحفظ نامؤں شرعاً میں فادیاں میں اور آن کے پیشوام میرزا محمود کی زبان سے علم الدین کی مذمت کے الفاظ سنئے اور قادر بابن حرج کاری صحیفہ "الفضل" میں اعلان کیا گیا کہ علم الدین پتنے گناہ سے توہہ کرے۔ اُس سے ایسی حکمت سرزد ہوئی ہے۔ جو شرعاً قابل معافی نہیں۔ اس کے بالکل حاجی مستری محمد حسن صاحب بُالوی شہید کے قاتل محمد علی میزراں کی تعریفیں کی گئیں۔ اور بیجانی کے بعد اُس کے جنازہ کو میرزا محمود نے کندھاڑا یا۔ اور اسے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ میرزا میڈیل کے اس فعل سے ثابت ہو چکا ہے۔ کہ اُن کے دلوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زادہ میرزا محمود کی محبت و عزت موجود ہے۔ میرزا محمود کے دشمن کا قاتل ان کے نزدیک خوبی ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں میئے والے کو الگ کوئی مسلمان غصب میں ہاگر قتل کرے تو ان کے نزدیک وہ شرعی بحث ہے۔ گناہ گار ہے اور سخت دار ہے۔ اور اسے توہہ کرنی چاہیے۔ اور ایسے شخص کو الگ بیجانی دی جائے تو اسے شہید کہنا جائز نہیں۔ میرزا محمود کے نزدیک سیاست میں دخل دینا تاجائز تھا۔ وہ اعلان کر چکا تھا کہ مسلمانوں کے لئے سیاست کی طرف متوجہ ہونا ایک ایسا نہ ہر ہے جے کھاکر پچھا حال بلکہ ناممکن ہے۔ (برکات خلافت ص ۱۵)

آن لوگوں کو جانے دو جو سیاست میں پڑتے ہیں" (برکات خلافت ص ۹)۔ خوارج صاحب (کمال الدین) باوجود حضرت مسیح موعود کے سخت ناپسند فرانے کے مسلمانگی میں شامل ہوئے" (الفضل، اول فروری ۱۹۱۶ء)

مکار بیرونی میڈیل نے سیاست میں عملی حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ اس میڈیل طفر اللہ و مفتی محمد صادق مسلم لیگ و مسلم کانفرنس کے ہمراہ جلس میں شرکیت ہے ہیں۔ اور سیاست کے متعلق مسلمانوں کو مشتوی شے جاتے ہیں مسلمانوں کو ایسے خطرناک مفسدین سے ہوشیار رہنا چاہئے ممکن ہے کہ یہ لوگ آئندہ روزانے

میں سکھوں کی طرح اپنی ایک علیحدہ سیاسی حیثیت گورنمنٹ سے تسلیم کرالیں۔ اور اپنی تعداد اور بڑا کر مسلمانوں کیلئے مستقل خطرہ ثابت ہوں۔ یہ پولیسکل گرکٹ کئی نگز بل سے ہے میں میرزا غلام احمد قادریانی نے اعلان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ ایک جماعت اللہ بنانا چاہتا ہے۔ اس لئے اس کے مشارکی کمیون مخالفت کی جائے، جن لوگوں سے وہ جدا کرنا چاہتا ہے۔ بار بار ان میں گھُسنا یعنی تو اس کی مشارکے مخالفت ہے۔ (البدار روضہ ۲۰، فوجہ ۱۹)

مُحَمَّد میرزا مُحَمَّد کو قیادت کا شوق سمایا۔ اور صلحت قوت کے کام لینا چاہا۔ تو ہمدرد اسلام بن کر مسلمانوں کے سامنے نمودار ہوا اور ۶ جون ۱۹۴۵ء کو نیاروپ پڈلا اور تقریریں کیا۔

”میں نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ کتاب تک ہماری جماعت ایک غلطی ہوئی ہے میں بارہا اس سے روکا بھی ہے مگر اس جماعت نے جو اخلاق میں ہے نظریہ تا حال اس پر عمل نہیں کیا۔ اور وہ یہ کہ مباحثات کو ترک کر دو۔ میرے زوکی وہ شکست ہزار درجہ بہتر ہے جو لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہو۔ بُلْسِت اس فتح کے جو لوگوں کو حق سے دُور کرنے۔ پس ایک فوج چھوڑ کر ہماسے مبلغ تبلیغ کے لئے جا ہے ہیں۔ انہیں اور دوسروں کو بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ مباحثات کو چھوڑ دیں۔ اور ایسا طرز اختیار کریں جس سے دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور خدا تعالیٰ نے خشیت ظاہر ہو۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال رکھنا چاہئے کہ وہ مبلغ کی حیثیت سے نہیں جا ہے بلکہ مدبر کی حیثیت سے جا ہے ہیں۔ ان کا کام یہ دیکھنا ہے کہ اس لام میں کس طرح تبلیغ کرنی چاہئے۔“ (الفضل لا رجلائی ۱۹۴۵ء)

کشمیر میں مسلمانوں پر ظلم شروع ہو گئیں کی ہمدردی کے جذبہ سے مسلمانوں میں ہندو ہیں تھے۔

۱۷ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ راجیوں کو ہر چند مسلمانوں میں ذلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وہ طبقہ کی حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے اس نے میرزا مُحَمَّد کو نئے طریقے سے کام لینا پڑا اور مناقب بن کر خاری ہمدردی دکھا کر ممبر و حکمت لوگوں کے دل اور دماغ میں رہانا اثر قائم کرنا چاہا۔ (مشہد،

الیہی حالت میں میرزا محمد نے شملہ میں چند نام لکھ دیا تو ان کو جمع کر کے کشمیری قائم کی۔ اور اسکی صدارت کے فرائض اپنے فتحے نئے اور اس کا سیکڑی اپنا ایک مرید عبدالرحم درد کو بنایا۔ اور کمیٹی کا صدر تھام قادیان میں تقرر کر کے طول و عرض ہند میں چینہ کی ایسیں شاخیں۔ اور کشی لائے روسیہ غربیہ ہمانوں نے اپنے کشمیری مظلوم ہمایوں کی امداد کیتی۔ دیا مگر وہ روپیہ میرزا شیخ کی تبلیغ پر صرف ہوا کمیٹی کی صدارت کے نام سے ناجائز فائدہ حاصل کیا گیا۔ میرزا شیوں نے کشمیر میں پر اپنے ڈاکیا کہ میرزا محمد کو مسلمانان سہنے نے اپنا پیشوں خلیفہ اور امیر تسلیم کر لیا ہے بعضوں کشمیری بچوں کے جلوں نکالنے لگئے۔ اور ان سے میرزا بشیر الدین محمود زندہ ہاد کے خرے لگوئے گئے کشمیری زخماء کو ملی اعانت سے اپنا ہم نوا بنا کیا۔ چنانچہ سن گیا ہے کہ کشمیر کے ہر طبق قصبات میں سرکردہ مسلم مشپویا یا سردار کو قادیان سے ماہواری رقمہ موصول ہوتی ہے۔ اس طرح تالیف "لوبی" کام لیکر میرزا شیخ کے بیسیوں سلیمان دیبات و قصبات میں دوڑھ کر رہے ہیں جو کوت کشمیر بھی میرزا بیوی کا اثر بہ اس لئے میرزا شیخ کے مخالفین کی زبان بندی کرائی جاتی ہے ان کا داخلہ منور قرار دیا جاتا ہے۔ نوجوان زہن اور مستعد طلباء فراہم کر کے بخوبی تعلیم قادیان رواز کئے جاتے ہیں تاکہ انہیں سلیمان دیبات کے وطن میں واپس بھیجا جائے۔ صرف علاقہ شوپیاں (کشمیر) سے وس طلباء بھیجے جاچکے ہیں میرزا شیخ کے خلاف آواز بند کرنے والے کا لکھا اتحاد کی رشت لگا کر دبائے داںے ہر جگہ موجود ہیں۔ اور اگر چینہ دن بھی حالت رہی تو اندریشیت کے نام کشمیر میں میرزا شیخ کی جڑیں نہایت محکم و استوار ہو جائیں۔ علمائے کرم کا فرض ہے کہ اس فتنہ کو فتنہ اشد صعی سے زیادہ خطرناک سمجھ کر مروانہ وار میدان علی میں آئیں۔ ورنہ بعد میں سمجھتے ہے کچھ تبتے گا۔

۱۷ صرف شہر بھیرہ سے کئی سورپیش اعانت مظلومین کا نام لیکر بعض فریب خود وہ اشخاص نے جمع کیا اور قادیان میں ارسال کیا۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ تمہنہستان سے کم قدر رقم فراہم ہوئی ہو گی ۱۷ مگر شہر بھیرہ میں تسبیحی و فدی بھیجیں کام مسئلہ خوب الانصار کے زیر گور ہے۔ مگر ہالی کمزوریاں سیدھا ہیں ۱۸

تحریک احرار نے کسی حد تک قادریانی فتنہ کے سد باب میں حصہ لیا۔ مگر کوئی نہ تھے اس تحریک کو کامیاب نہ ہوتے دیا۔ اس کے بعد میرزا محمد نے نیاز بگ اختریار کیا یوم سپتember کے نام سے ہرسال مقرۃ الرأیوں پر طول و عرض سندھ میں رہگہ جلے منعقد کر دئے جن میں بی کریم صالی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے پردہ میں ہیرزا شیعیت کی تبلیغ کی گئی عاشقان سید المرسلین صالی اللہ علیہ وسلم جو حق درجوق ان جلسوں میں شامل ہوئے اور سادہ لوح خوام نے میرزا یوں کو مدارج رسول سمجھا۔ علماء کرام میں سے بھی اکثر اس رویہ میں بہ گئے۔ مگر دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ میرزا یوں کا مقصد ان جلسوں سے رسول کے جلب نہ حصول منفعت اور ذاتی جاہ و اقتدار کے حصول کے سوا کچھ نہ تھا۔ اپنے آپ کو سید المرسلین صالی اللہ علیہ وسلم کا محب ظاہر کر کے دھوکہ دیا۔ اور غیر مالک میں تبلیغ کی۔ کہ میرزا محمد و شہزادیان کے مسلمانوں کا پیشوائے اعظم ہے۔ اس کے اشارہ پرستات کرو ڈی مسلمان ایک وقت اور ایک ساعت میں ہر جگہ جلے منعقد کیا کرتے ہیں۔ اس طرح غیر مالک اور غیر انواع میں میرزا کی جماعت کا وقار حاصل کیا گیا۔

منافقان حکمت علیوں میں ناکامی کا منہ دیکھ کر میرزا محمد نے ۱۹۳۲ء کے آخر میں تمام چاہب و یو۔ پی میں مبلغین کے وفوڈ بھیجے۔ ان کے مبلغین نے بھاں سیدان خالی دکھیا۔ مناظرہ کی دعوت دی اور بھاں خادمان اسلام کو مقابلہ کئے آمادہ پایا۔ وہاں سے فرار سو گئے۔ صلح شاہ پور میں حزب الانصار کی سرگرمیوں کی وجہ سے میرزا شیعیت کا قلع قمع ہوا تھا۔ اس نے اپنے چوٹی کے مناظر اور مبلغ صاحبان اس علاقہ میں خورہ کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ جن کو اپنے مقصد میں ناکامی ہوئی۔

میرزا غلام احمد اور میرزا محمد یعنی باپ اور بیٹے کے خیالات میں جو قدراً اختلاف ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سلسلہ کی بنیاد ہی عقلی دھکوں پر ہے۔ اور قدر وغور "گورا حافظ بیانش" کی مثل ان پر صادق آئی ہے جناب باجوہیں ایسے

صاحب کر کر نہ امانت سر لے چند امور پر روشنی ڈالی ہے جن میں بیٹھے نے باپ کے خلف رائے ظاہر کی ہے جن کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اقوال میان حمود احمد صاحب

(۱)

دَرَبَّتْ هُجْنِيْ مِنْ عَمَّى اِلَيْ اِلَيْ - لِمَا
سَبَقْتِيْ كَرِهْمَاشَةَ تُوْمَارَ اَكْرَدْ گَتَّاخَ
لَے مِيرَے خَدَاجَحَّهُ كَوْمِيرَے غَمَّ
سَبْجَاتْ بَجَشَ -

لَے مِيرَے خَدَا - تُوْنَے مجَھَے کُيُونَ
چَحُورَدِيَا - تَبَرِيْخَشْتَشُونَ نَتْ ہَمَ كَوْ
گَتَّاخَ كَرْ دِيَا -

(در این احمدی صفحہ ۵۵۵ و ۵۵۶)

X

(۲)

”ابنیا دراس لئے آتے ہیں تاکہ ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں۔ اور ایک قبلہ سے دوسری قبلہ مقرر کرائیں۔ اور بعض احکام کو منسوخ کریں اور بعض نئے احکام لاؤں۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۳۳)

(۱)

”دیکھو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نیا وہ
کس پر خدا کے فضل ہونگے لیکن جس قدر
آپ پر خدا کے فضل اور احسان ہیں اسی قدر
آپ عبادت اور شکرگزاری میں تھیں جسے
بڑھ کر تھے۔ ناداں ہو شخص جس نے کہا
ہے کہ ہمارے تو مارا کر گتاخ
کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گتاخ نہیں
بنایا کرتے اور سکش نہیں کر دیا کرتے
بلکہ اور زیادہ شکرگزار اور فرمانبر دار بنایا
ہیں (الفضل ۴۲۶ حجوری ۱۹۱۶ء ص ۱۱)

(۲)

ناداں سلمانوں کا خیال تھا کہ بنی کیلے
یہ فرض ہے کہ وہ کوئی نئی شریعت لائے یا اپنے
احکام میں سے کچھ منسوخ کرے یا بلا واطہ
بتوت پائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مسیح
موعودؑ کے ذریعہ اس غلطی کو دو کردار دیا۔ اور
بنایا کہ یہ تحریف قرآن کریم میں تو نہیں۔
دحقیقتہ النبوۃ ص ۱۲۷

(۳)

(۴)

صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہو سکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے اس کا کامل طور پر دوسرے بنی کا امتی نہیں جانانصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بکلی متنع ہے۔ اللہ جل شاء فرماتا ہے

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا يَطَّاعُ
بِإِذْنِ اللّٰهِ يُحِبُّ الْمُتَّابِعِينَ
أَوْ أَمَّا مَنْ نَبَّأْنَاهُ كَيْلَةً بِمُجَاهِدِ
عَرْضٍ سَعَ نَهْيِنَ بِمُجَاهِدِ
كَمُطْبِعٍ أَوْ تَابِعٍ ہو ۝
راز الدل او ہام ص ۵۶۹

بعض نادان کہدیا کرتے ہیں کہ بنی دوسرے بنی کا متبغ نہیں ہو سکتا۔ اور اسکی دلیل یہ ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ذمہ ارسلنا من رسول الای بیطاع باذن اللہ اور اس آیت سے حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں لیکن یہ سب بسب قلت تدبیر ہے جب انت تعالیٰ خود دوسری جگہ فرماتا ہے کہ ہاتھ نہیں اینہا التو ائمۃ فیھا هادی ولنہ
یکھم بھا الپیون الخ یعنی ہم نے تلاش
اپناری ہے جس میں ہائیت و تور ہے اس کے ذریعے سے بہت انبیاء یہودیوں کے قید ملے کرتے ہیں۔ اب بتاؤ اگر ایک بنی دوسرے بنی کے ماخت کا نہیں کر سکتا تو بہت انبیاء توہیت کے ذریعے فیصلہ کیونکر کرتے ہیں۔ ان کا توہیت پر عمل سر اپنہ نہیں کرتا ہے کہ موئی کی شریعت کے وہ پروٹھے گویا اکی اور بات ہے کہ انہوں نے موئی کے ذریعہ نبوت خالی ہی کی (حقیقتہ البوحہ) (۳۴)

صفحہ ۵۔ اخبار الفضل مورخہ کیم اکتوبر
۱۹۲۹ء صفحہ ۱، اور الفضل
مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۸ پر
مرزا صاحب کا قول یوں درج ہے
۔ حضرت موسیٰؑ کی اتباع سے
اُن کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے

بنی نہیں آسکتیا۔ اس لئے کہ آپ سے پہلے
جس قدر انبیاء گذے ہیں ان میں وہ قوت
قدستیہ نہ تھی۔ جس سے وہ کسی شخص کو
بوتوت کے درجے تک پہنچا سکتے۔ اور فرش
ہمارے آخرحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک
ایسے انسان کامل گذے ہیں جو نہ صرف کامل
تھے بلکہ مکمل تھے لیجنی دوسروں کو کامل بنا
سکتے تھے۔ (حقیقتہ النبوة ص ۱)

(۵)

اور یہ قرآن کہتا ہے کہ مسیح کو جو کچھ
بزرگی ملی وہ بوجہ تابعداری حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملی۔ کیونکہ مسیح
آن خوب پر ایمان لایا۔ اور بوجہ اس ایمان
کے مسیح نے نجات پائی۔ پس قرآن کی تھی
کہ مسیح کے منجھ پاک ہمارے بنی صلی اللہ علیہ وسلم میں
رکنوات احمدیہ جلد ۳ ص ۱۳)

(۶)

(۱) یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام
مسلم صاحب شیخ تکھی ہے جس کو صحیفۃ
صحیح رمیس الحشین امام محمد اسماعیل تخاری
نے چھوڑ دیا ہے۔ (اذالہ اوہام حصہ ۲)

(۲) وہ دمشقی حدیث ہے امام مسلم نے
پیش کی ہے خود مسلم کی دوسری حدیث سے

(۵)

بُرت کے لحاظ سے حضرت مسیح
ناصری اور حضرت مسیح موعود دونوں بنی
ہیں فیضان پانے کے لحاظ سے حضرت
مسیح ناصری نے براہ راست فیضان پایا
ہے۔

(حقیقتہ النبوة ص ۱۳)

x

(۶)

دوسری دلیل حضرت مسیح موعود کے بنی
ہونے پر یہ ہے کہ آپ کو آخرحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے بنی کے نام سے یاد فرمایا ہے
اور نواس بن سمعان کی حدیث میں بنی
اللہ کر کے آپ کو پکارا ہے۔

(حقیقتہ النبوة ص ۱۸۹)

ساقط الاعتبار ٹھہر تی ہے اور صحیح ثابت ہوتا ہے کہ نواس نے اس حدیث کے بیان کرنے میں دھوکہ کھایا ہے۔ (راذ الہ اوہام ص ۵۸۶ و ۷۰۱)

(۲) اور مسلم میں اس بارہ میں حدیث بھی ہے کہ مسیح بنی اللہ ہونکی حالت میں آئیگا اب اگر مثلی طور پریخ یا ابن مریم کے لفظ سے کوئی امتی شخص مراد ہو۔ تو محمد شہیت کا مرتبہ رکھتا ہو۔ تو کوئی بھی خرابی لانہم نہیں آتی۔ (راذ الہ اوہام ص ۵۸۶ و ۷۰۱)

(۲)

بات یہ ہے کہ ہمارے بنی صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے نام لپے اندرجی رکھتے ہیں۔

رواۃ بنیہ کمالات الاسلام ص ۳۶۴)

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مقام حلال ہے وہ کسی دوسرے بنی کو نہیں۔ اگر مسیح عوامیہ الاسلام کو یہ درجہ حاصل ہوا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے ہی حاصل ہوئے گرچہ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لگذشتہ انبیاء کے نام نہیں دستے تھے۔ اسلئے لوگ مسیح وغیرہ کے غلطیوں کے مفطر ہے اور اب بھی ہیں۔ مگر آپ کے منتظر نہیں۔"

(الفصل ۱۶) حرب ۱۹۱۷ء ص ۵)

حضرت بھی کو صرف ایک بنی کا نام دیا گیا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جن کمیٹیے حضرت بھی ایک ولی کے طور پر تمام لگذشتہ انبیاء کے نام دستے گئے ہیں۔ (الفصل ۱۶) حرب ۱۹۱۷ء ص ۵)

حضرت رسول کیم کا نام احمد وہ ہے جس کا ذکر
حضرت سچتے گیا۔ یا قی من بعدی اس سہ
احمد۔ من بعدی کا لفظ ظاہر کرنا ہے کہ وہ
نبی میرے بعد بالفضل آئیکا۔ یعنی میرے
اور اس کے درمیان اور کوئی بُنی نہ گا۔
حضرت موسیٰ نے یہ الفاظ نہیں کہے بلکہ
انہوں نے محمد الرسول اللہ والذین استوا
معہ اشتد میں حضرت رسول
کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملن زندگی کی طرف
اشارہ کیا ہے جب بہت سے مونین کی عیت
ہوئی جنہوں نے کفار کے ساتھ جنگ کئے۔
حضرت موسیٰ نے آنحضرت کا نام محمد بتایا۔
صلی اللہ علیہ والم وسلم کیونکہ حضرت موسیٰ خود
بھی جمالی زندگی میں تھے۔ اور علیہی نے آپ کا
نام احمد بتایا۔ کیونکہ وہ خود بھی ہدیثہ جمالی زندگی
میں تھے۔ (اجبار الحکم اسرار ہجروتی ۱۹۴۷ء)

(۹)

الْحَكْمَ تَعَالَى، اَنْوَمْبِر١٩٧٨ء ص ۵ سے
”بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس
حب سرسوں شہنشہین پر اجلاس فرمائجئے

لئے پارہ ۲۶ سورہ فتح کی آخری لکوڑ کی آیت ہے اس میں لفظ آمنوا ”نہیں ہے

پس اس آیت یعنی لایت و مبشرل
برسوں یا قی من بعدی اسمہ احمد
میں جس رسول احمد نام والے کی خبر
میں کی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نہیں ہو سکتے۔ ہاں اگر وہ تمام
نشانات جو اس احمد نام رسول کے ہیں
آئے وقت میں پوئے ہوں تب
مشیک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت
میں احمد نام سے مراد احمدیت کی صفت
کا رسول ہے۔ کیوں کہ سب نشانات
جب آپ میں پوئے ہو گئے تو پھر کوئی
پر اس کے چیز پا کرتے کی
کیا وجہ ہے۔ لیکن یہ بات بھی
نہیں۔“

ڈ انوار خلافت ص ۲۲

X

(۹)

فاقتليط کی پيشينگوئی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہی ہے
اور ہمارے نزدیک آپ ہی اس

تو کسی شخص کا اعتراض پیش کیا گیا۔
کہ وہ کہتا ہے جب فارقیط کے معنی
حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے۔ تو
قرآن شریف میں جو مبشر، برسوں تک
من بعد ہی اسمہ احمد والی پیشینگوئی
میسح علیہ السلام کی زبانی بیان فرمائی گئی،
وہ انجیل میں کہاں ہیں؟^۶

فرمایا۔ یہاں سے لئے ضروری نہیں کہ

ہم انجیل میں سے یہ پیشینگوئی نکالتے

پھریں۔ وہ مخفی مبدل ہو گئی ہے۔ جو حصہ اس کا قرآن مجید کے خلاف نہیں اور قرآن
نے اس کی تصدیق کی ہے۔ وہ ہم ان لیں گے۔

فارقیط کی پیشینگوئی انجیل میں ہے۔ اور اس کے معنی حق و باطل میں فرق کرنے
 والا ہے اور یہ آخرت کا نام ہے۔ کیونکہ قرآن کا نام اللہ تعالیٰ نے فتوح رکھا ہے۔
اور آپ صاحب القرآن ہیں۔ اور چراً عَوْدَ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ لِفْظِ
بسیط بھی آگیا ہے جس کے معنی شیطان کے ہیں۔ بہ حال فارقیط آخرت کا
نام ہے۔ اور آپ کا نام جواحد ہے۔ احمد کے معنی ہیں خداوند تعالیٰ کی بہت حمد کرنے
 والا۔ اور آخرت سے بڑھ کر خدا کی حمد کرنے والا اور کون ہو گا۔ کیونکہ حق اور باطل
میں آپ فرق کرنے والے ہیں اور اسے بڑھ کر دی ہی حمد کر سکتا ہے۔ جو حق و باطل میں
فرق کرے۔ احمد وہی ہے جو شیطان کا حصہ دور کر کے خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال
قام کرنے والا۔ پس آپ فارقیط تھیزے۔ اور دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ آپ
احمد ہی ہیں۔ کویا فارقیط کی پیشینگوئی مجھی احمد ہی کے حق میں ہے۔

ریز و مکھوا خبار بر - ۲۱ نومبر ۱۹۷۸ء ص ۲۹

لام ہوئی پیٹھا ہی یا آندھی گروہ | مولوی حکیم نور الدین کی وفات کے بعد

پیشینگوئی کے مصادق ہیں۔^۷
النوِّ علافت ص ۲۵

غرض اسمہ احمد کے ساتھ فارقیط والی
پیشینگوئی کا کوئی تعلق نہیں۔ ان دونوں
میں کوئی تعلق دلائل سے ثابت نہیں کہ
ہم ان دونوں پیشین گوئوں کو ایک ہی
شخص کے حق میں سمجھنے کے لئے مجبور
ہوں۔ رواز اخلافت ص ۲۶^۸

مسئلہ خلافت کے متعلق امّت میرزا یہ میں اختلاف پیدا ہوا۔ بڑی بحث و تجویض کے بعد حکیم محمد احسن صاحب امردی خلیفہ قرار پائے۔ لکھاں محمد احسن صاحب نے میرزا محمود کا باخ خنک پڑ کر کہا کہ تم لوگوں نے مجھے انتخاب کیا ہے۔ اور میں اس صاحبزادہ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ اس پر بڑوں نے میرزا محمود سے بیعت کر لی۔ مدرس محمد علی خاچا کمال الدین اور ان کے ہم خیال اشخاص کو بیٹھے ہی میرزا محمود سے اختلاف رہا کرتا تھا اور ان سے دلوں میں اس کا وقار علمی بہت کم تھا۔ اسلئے انہوں نے بیعت انکار کر دیا اور قادریان کی رہائش ترک کر کے لاسور میں آقامت اختیار کر لی۔ اس کی خلافت کا انکار کردیا۔ اور اپنی جماعت کی علیحدہ تنظیم قائم کی۔ اور مدرس محمد علی۔ ایم۔ اے کو اپنا میرزا میتھجہ کر لی۔ کچھ عرصہ کے بعد مولوی حکیم محمد احسن امردی بھی اس جماعت میں شامل ہو گئے۔ اس وقت میرزا شیعوں کے یہ دو بڑے گروہ قادریانی والہوری کے نام سے موسوم ہوئے۔ چونکہ قادریان میرزا صاحبے الہام کے طالبی دمشق کا قائم مقام ہے۔ اسی نسبت سے قادریانیوں آجھل و مشقی اور لاہوریوں کو اندر سی محی کہا جاتا ہے۔ ہر دو گروہ ایک ہی شجرہ جنبشی کی دشیبیں میں۔ ان میں ملجن اعماقیہ و ترقیہ کا اختلاف نہیں۔ ان کا باہمی اختلاف عرض نظری اصطلاحی ہے۔ مگر مسلمانوں نے یہ لاهوری گروہ زیادہ خطرناک ثابت ہو رہا ہے ان کا منافقانہ طرز عمل اکثر اشخاص کو ضرط مستقیم سے علیحدہ کر دیتا ہے۔ اور لوگ انہیں مسلمان سمجھنے لگتے ہیں یہ گروہ میرزا غلام احمد قادریانی کو اپنا مقتدی پہنچتا۔ مجدد وقت۔ محدث۔ سیاح موعود۔ کرشن۔ امام الزمان سب کچھ اتنا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میرزا یہ تعلیمات پر ہم ہی لوگوں کی میں گرانصاف یہ ہے کہ اس حاملہ میں قادری گروہ برسنچی ہے یعنی میرزا کی تعلیمات پر اسی کا اعمال ہے۔ لاهوری پارٹی کا دعویٰ ہے کہ میرزا غلام احمد نے حقیقی بیوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور میرزا نے جن الفاظ میں بیوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اس سے مراد گھاشیت ہے۔ لگو دراصل یہ گروہ حقیقت حال کو بیشیدہ رکھنے کیلئے دوراز کار تلاویات کام لے رہا ہے اصل بات یہ ہے کہ لاهوریوں نے دیکھا کہ مسلمان دعویٰ بیوت سے بھر کتے ہیں اور ایسے متوضش ہوتے ہیں کہ چھکری طرح ان کے شکار کی اسید نہیں کی جاسکتی۔ اور ظاہر ہے کہ

چندہ دعیہ و جو کچھ وصول ہو سکتا ہے۔ وہ یا تو سماں انوں سے یا میرزا یوں سے مگر میرزا یوں کی غالب اکثریت مراجموں کے ساتھ تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملاتے اور ان کی تہذیب وی حاصل کرنے کے منافع نام طرز عمل اختیار کرنے پر محجوب ہوئے۔ اور اعلان کردیا کہ ہم میرزا کو بنی نمانے اور الون کو کافر نہیں کہتے۔ چنانچہ اس پالیسی سے وہ بہت کچھ فائدہ اٹھا رہے ہیں، سادہ فوج مسلمان جس قدر جلد ان کے فریب میں آجائتے ہیں قادیانی پارٹی کے فریب میں نہیں آتے۔ نواب شاہ جہاں بلکہ الیں بھجوالیں کی تعمیر کردہ مسجد و کتاب لندن ان کے قبضہ میں ہے اور لندن مشن کے اخراجات سب مسلمانوں کے چندوں سے پڑے ہوئے ہیں میرٹ محمد علی نے قرآن مجید کا انگریزی زبان میں ترجمہ و تفسیری نوٹوں کے شائعہ کیا ہے جس کی طباعت کیلئے حنفی و سنی ماجران نہیں نہیں لے کر کشیدت سولہ بڑا روپیہ دیا تھا۔ میرٹ محمد علی نے اب قرآن مجید کی تفسیر اردو میں بھی شائعہ کی ہے۔ تفسیر و ترجمہ سرید اور مزاد کے تمام باطل عقاید و تحریفات معمولی تاویلات صحیحات کے انکار وغیرہ سے بھروسہ ہیں۔ اس ترجمہ اور تفسیر نے سندھستان میں روح الحاد کو زندہ کر دیا ہے۔ انگریزی خوان طبقہ سولٹھ انگریزی کے اور کسی چیز کا مطالعہ کرنا پسند نہیں کرتا۔ اس لئے یہ ترجمہ ان میں رائج ہو رہا ہے۔ اور ان کے دینی عقاید کو متذہل کر کے انہیں وہیت و الحاد کی جانب لے جا رہا ہے۔ افتوں ہے کہ آج تک سندھستان کی کسی قدر اسلامی سوسائٹی نے اس خطناک نہر کے علاج کی طرف توجہ نہیں کی۔

لامہوری جماعت کے مبلغین غیر ممالک میں اپنے پیشواعینی میرزا کی سنت پر عمل کر رہے ہیں لہ شیخ غلام حیدر صاحب ہیڈماسٹر پیشہ سرگودھا نے میرٹ محمد علی میرزا کے انگریزی ترجمہ پر نہائیت عمدہ ریبوی لکھا ہے جو صاحب مددوہ سے اغلبًا بمقیمت اول مل سکتا ہے۔ اس ریبوی کی عام اشاعت کا ہونا ضروری ہے۔ بلکہ ہیڈماسٹر صاحب مددوہ کو چاہئے کہ اس کا ترجمہ انگریزی میں کر دیں تاکہ انگریزی خوان طبقہ اس کا مطالعہ کر کے گلائی سے بچے۔ تمام اسلامی مجالس کے حاشیے کے اس دنی خدمت میں بستہ ماسٹر صاحب کا حوصلہ ادا کیا اور امداد کر دیا۔

اور شاید اسی سنت پر مل کرنے کی بدللت اُن کی مرکزی سخن کو کئی مرحلے اراضی ندی علاقہ
 منتگری میں گورنمنٹ کی طرف سے عطا ہوئے ہیں جو جہاں کمال الدین نے اپنی تصنیف "مجد کامل"
 میں فراز کیا ہے کہ تمام اسلامی مالک کے نزدیک ہماری حیثیت انگریزی جاوس سے زمانہ بندی ہی
 لاہوری جماعت کے ممتاز ارکین میرزا کی بتوت کے قائل تھے اور اب بھی ہیں صرف ماتوں
 کو دیکھ کر دینے کیلئے اور اہل اسلام میں اپنا وقار حاصل کرنے کیلئے انکار کر رہے ہیں یورش
 لاہوری جماعت ایمیسٹر محمد علی نے رسالہ ریلو آف ریجیکٹ کی ایڈیٹری ٹری کے زمانہ میں بھکھا
 تھا۔ "کچھ یہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ جس شخص (مرزا) کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں
 دنیا کی صلاح کیلئے مامور دنی کر کے بھیجا ہے وہ بھی شہرت پسند نہیں" (ریلو آف ریجیکٹ ۱۸۷۳ء)
 یہی وہ آخری زمانہ سے جس میں ہونو ڈنی کا نزول مقرر تھا۔ (ریلو آف ریجیکٹ ۱۸۷۴ء)
 آئیت کریمہ میں یعنی لوگوں کے درمیان اس فارسی الاصل نبی کی بعثت لاصحی ہے جو اس
 آخرین کھانگیا ہے۔ (ریلو آف ریجیکٹ ۱۸۷۵ء) "نبی آخر زمان کا امکن نامِ رجل میں انباء فارس
 بھی ہے" (ریلو آف ریجیکٹ ۱۸۷۶ء)۔ ایک شخص (مرزا) جو اسلام کا حامی ہو کر مدعا رسالت ہو
 دریلو آف ریجیکٹ ۱۸۷۷ء ص ۱۲۲)

گرامی مسٹر محمد علی اور ان کے متبوعین دنیا کی آنکھوں میں خاک جھوٹنے کیلئے کہہ رہے ہیں
 کہ ہم نے مرتاضا صاحب کو کجھی بُنی سلیمانیہ نہیں کیا۔ مولوی نور الدین کی زندگی میں اکی قصہ
 اس جماعت کے بعض افراد پر الزام لگایا گیا تھا۔ کہ یہ لوگ بتوت میرزا سے منکر میں اس
 الزام کو دوڑ کرنے کیلئے انہوں نے تین بار اعلان کیا تھا کہ "محلوم ہوا ہے۔ کہ جس شخص جواب
 کو غلط فہمی میں ڈالا گیا ہے۔ کہ اخبار بُنی کے ساتھ تعلق رکھنے والے اصحاب بیان میں سے
 کوئی ایک سیدنا اور دنیا حضور حضرت مرتاضا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے مارجع عالیہ
 اصلاحیت سے کم استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی
 صورت میں اخبار بُنیا مصلح سے تعلق ہے خدا تعالیٰ کو حافظونا فخر جان کر علی الاعلان
 لکھتے ہیں۔ کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی بعض بتاں ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود
 علیہ السلام کو اس زمانہ کا بُنی۔ رسول اور رحیمات دشده مانتے ہیں۔

اور جو درج حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ اس سے کم و بیش کرنا موبہب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ (اخبار پیغمبر صلح جلد اول صفحہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

”ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہمارا ایمان یہ ہے کہ مسیح موعود یعنی مسیح، اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس ننانہ کی یادیت کیوں دنیا میں نازل ہوئے۔ آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔“

(پیغام صلح جلد ۱۔ ص ۳۵۷۔ ستمبر ۱۹۶۸ء)

ان دو طرفے فرقوں کے علاوہ اور بھی کوئی میرزا اُفرقتے ہیں جن کی تعداد اگرچہ قلیل ہے تاہم ان کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ان کا تذکرہ بھی مختصر رائج کیا جاتا ہے۔

ارویٰ یا ظہیری | اس فرقہ کا پیشواؤ محمد فہیر الدین اروی ہے۔ یہ فرقہ مرا زعلام احمد قادریانی کو صاحب شریعت آپ مستقل بنی مانتا ہے۔ اور ان کا دعویٰ ہے کہ میرزا ناسخ شریعت محمدیہ تھا۔ ان کا لکھہ لا الہ الا اللہ احمد جرجی اللہ ہے۔

تیما پوری | اس فرقہ کا پیشواؤ عبداللہ تیما پوری ہے۔ تیما پور ریاست حیدر آباد دکن میں واقع ہے۔ پہلے یہ شخص میرزا اُفرقتا۔ اب اپنے آپ کو ”منظہر اول قدت ثانی۔ فی الاضل خلیفۃ اللہ و فی السماء محمد عبد اللہ نامور من اللہ یکمین السلطنه حکم و عدل مهدی ہجہو صاحب قرآنی تیما پوری“ کے لقب سے ملقب کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے سب سچے پہلو یہ وحی ہوئی۔ ”یا ایہا الیٰ تیما پور میں ہوئی اس کی جماعت ریاست میسور و دکن میں دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جاہل شخص اس کے قابو میں آئی ہے۔“ ۱۹۶۷ء میں اس نے دعویٰ بنوت کیا تھا۔ اس کو دعویٰ کئے ہوئے ۲۰ سال کا طویل عرصہ گذر چکا ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب محالہ اسلامی مطبوعہ ۱۹۶۷ء نعمت پرنس دکن کے صفحہ اسپر میرزا یوں کو اس نے حسب فیصل الفاظ میں جملہ فرمایا تھے۔

اللہ پاک کا آسمانی فاتح ہے۔ کو منتری بھی اللہ اور جھوبٹا مامور من اللہ ہیں

اور حکم دعدل ہونے کا دعویٰ کرئے پھر انی صداقت میں الہام حق کے جاری کرے
اور لوگوں کو اطاعت حق میں اپنے اتباع کی طرف بلائے۔ ماشی والوں کو
خوشخبری اور نہ مانشی والوں کو خذاب حق سے ڈرائیں۔ ایسا شخص سرکار
آسمانی کا باغی ہے۔ ایسے دعیٰ کا درست یہیں گرفت کر کے رک گردن کاٹ
وی جائیگی۔ اس عاجز پر صحیفہ آسمانی نازل ہوتے دسوائیں (۱۹۷۳ء) ہیں
سال ہے۔ اللہ پاک نے خاک ار کے عروج کے لئے دس پانچ بیاندرہ
سال کا انہام نازل کیا ہے۔ اگر کسی دشمن خلافت کو مقابلہ منظور ہے۔ تو
اس کے لئے سیدان مبارکہ موجود ہے۔ اگر وصلہ ہو تو آئیں۔

اس پیغام کے جواب میں میرزا یتوں کو مقابلہ کا حوصلہ نہ ہوا۔ تینا پوری نے اپنے سلسلہ
کا نام سلسلہ محمدیہ رکھا ہے۔ اسی کتابِ محالہ آسمانی کے صفحہ ۱۶ پر لکھتا ہے۔
یہ کتاب ۱۹۷۳ء میں لکھی گئی۔ اس سے قبل بہ سال سے الہامات شروع تھے۔ بگ
۱۹۷۳ء حصہ سے وہی کا اعلیٰ مرتبہ شروع ہوا۔ میرزا غلام احمد کے متعلق لکھتا ہے۔
”حضرت صاحب دمیرزا کا مرتبہ شہنشہور تک عروج بخاتم مقام وجوہ تک ان
کی رسائی نہ تھی۔ خاک ار نے ہر دو کو اپنے ترجیح میں صحیح پایا۔ اس لئے دونوں مابت
کا جامع قرار پاکے نظل محمد و احمد بن کرہ دو مرتبہ کا منظر جلتے۔ اللہ پاک نے
اس عاجز کے سلسلہ کا نام طریقہ نسبت دیا رکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے
الہامات میں اسی راز کی طرف اشارہ ہے۔ کان اللہ نزل من السماء وجاءكم
الغزو و هو افضل منكم يعني وہ یعنی منظر خدا ہو گا۔ اور بعض کمالات کے
استعداد یہیں ہیں حضرت مسیح موعود (مرزا) سے افضل ہو گا۔ اے قوم احمدی میر
حق طاہر کرنے پر غصہ مت ہو۔ کیا خدا کے کلام پوتے ہوئے وکیجا نہیں چاہتے
آخر مسیح کا الہام پورا ہونا ہے یا نہیں۔“ (محالہ آسمانی صفحہ ۸ حاشیہ)
باوجود ان تمام خوشخبریوں کے خاک ار کو اس انعام الہی کا اقرار ہے کہ حضرت

غلام احمد مسیح موعود اور یہ خاکسار مہدی مسیح ہر دو خدا کی طرف سے مامور و مرسل ہوئی وجہ سے ہم درون آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ایک دوسرے کے نل ہو کر ایک میوے کے دو بھائیکاں ہیں۔ یا ایک تھم کے دو دالی والے۔ ہمارے ہر دو کے ملاپ کے دور شانی عربی میں اسلام کا آغاز ہوا ہے۔ جو لوگ ہم میں تفرقی کرتے ہیں۔ وہ ہم میں نہیں۔ بلکہ اپنے ایکاں کے تھم میں تفرقی کرتے ہیں۔ یا ابھیا الذین آمنوا اَمْنَوْا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ (صحابکہ آسمانی ص ۱۹)۔ یہ مرزا، وہی انسان ہے جس کے لئے ساری دنیا

انتظار کر رہی تھی۔ (صحابکہ ص ۱۹)۔ اس طرح حضرت صاحب (مرزا) کی نبوت اور خاتم النبیین کی نبوت اور مرتبہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ (صحابکہ آسمانی ص ۱۹)

حضرت صاحب (مرزا) کا علمی لقب اعلیٰ درج پر تھا۔ کبھی استاد ایک کو ایک بات کی تعلیم شیقی ہے۔ لیکن وہی طلب بتوت جو آپ پر زائل ہوئی۔ وہی ہے۔ کہ خاکسار کی استاد اور رسول وحی دونوں وہی ہیں۔ (صحابکہ ص ۱۹)

مامور کو نیس سے چالیس مردوں کی قوت عشق و ظاہری بجهت یہاں تک کہ بعض حالات میں وہ انزال کے لئے جب تک اپنی رضا مندی ظاہرہ کرے۔ انزال نہیں تھا۔ اس سے میں نے سوران بہشت کے راز کو پایا ہے۔ یہ سب خدا کا فضل ہے۔ (صحابکہ ص ۱۹)

میرزا درون کے درمیان میں نبوت کا عکس دکھایا گیا۔ (صحابکہ ص ۱۹)

"اللَّهُمَّ عَلَىٰ حَمْدُ سَعْدِ الْمُلْكِ" (صحابکہ ص ۱۹)

میں میرزا صاحب کو طلبی بنی مانسیلیں "رحمت آسمانی ص ۲۵"

کتاب بخاپی کے موسسه میں کتاب سو کا مسئلہ اور قدسی فصل شائع کیا تھا

۱۷ اس سے ثابت ہو اک خاپوری لپٹے آپ کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل تھا ہے۔ اور میرزا کو خاتم النبیین کا ہم مرتبہ طاہر کر کے لپٹے کو میرزا سے افضل تھا ہے۔

اللَّهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شَرِّ وَلَكَ نَبَّابُنَ (مؤلف)

۱۸ مگر میرزا کہتا ہے کہ میرزا استاد کوئی نہیں (مؤلف)

جس میں ظاہر کیا گئے بھروسی شرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ ہونے یا لی تھی وہ اس زمانہ کے لئے خدا کے مامور کے ذریعہ ہر زمان تھا مجھے الہام ہوا کہ سینکڑہ سارے بھے باہ روپیہ سالانہ سوڈو کی آخری حد ہے جس کی اجازت ہے۔

تیما پوری نے اپنی امت کے لئے کئی آسانیاں بھی پہنچائی ہیں۔ اپنی کتاب جدت آسمانی صفحہ پر لکھتا ہے۔

”ماوریضان کے تیس روپوں کی بجائے تین روز سے کافی ہیں۔ عورتوں کو بے پردہ ہٹنے کی اجازت ہے۔ ساری ٹھیکانے پر یہ سینکڑہ سالانہ سو دلیلیا جائیتے ہے“ عبد اللہ تیما پوری پر اعتراض ہوا۔ کہ تم ناسخ شریعتِ محمدیہ ہرنے کا وعوی کر رہے ہو۔ اس پاؤں نے وہی جواب دیا جو میرزا نبی دیا کرتے ہیں۔ ”یعنی میں بروزی طور پر یہیں حملہ ہوں۔ لہذا میں کچھ نہیں جو کچھ ہے وہ ہے۔ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی شریعت میں ترمیم کر رہے ہیں۔ اس پر کسی کو اعتراض نہ ہونا چاہئے۔“

کذاب تیما پوری کی تصانیف میں سے تفسیر فاتحہ - طوفان کفر - تقریر اسلامی اور
مبشرات اسلامی - صحیفہ اسلامی - شان تعالیٰ - حقیقت وحی الہ - اسلامی گفتہ امام الغفار
تفسیر قصہ آدم - قدرت ثانی - رحمت اسلامی - ارشادات - توحید اسلامی - شناخت اسلامی
امکان مرشدیں کے ارشادات - فرمان محمدی - کرسیلیب - رسمی شادی و عزیزو کی تیاریں طبع
ہو کر شایع ہو جیکیں - اس کا بے طراحاون میر حسن میرزا شاہ میں کنٹرکٹر موتھر قلعہ
مکور صوبہ دکن ہے۔ یہ شخص تیما پوری کے دعاویٰ کی اشاعت میں سید میر
روسه صرف کر رہا ہے ۔

چین بسویشور | یہ شخص نہایت چالاک مفتری اور خطرناک ثابت ہوا ہے۔ اس کا اصلی نام صدیق تھا۔ اس نے اپنا شخص دینیار رکھا۔ اور اس کے پیرو دینیار کہلاتے ہیں۔ ہلہ شہر کو لپٹنے کی موعد چین بسویشور کا استھان تھا۔ یہ معنی ہے کہ چین بسویشور میں ہی ہوں۔ یہ شخص پہلے میرزا تھا۔ اس کا اصلی نام لکھ علاقہ بجا یور دکن ہے۔ قادیانی میں کچھ مدت مقیم رہنے کے بعد بہوت کے دعویٰ کا

شوقِ دل میں سما یا۔ وہ اپنی کتاب "خادم خاتم النبیین" میں لکھتا ہے۔ کہ قادریانی جماعت نے مزراً غلام احمد کوئی قرار دیکر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا حملہ کیا ہے جو بتک کسی غیرے نے یا اپنے فالے نے نہیں کیا تھا۔ اس حملہ کے وغیرے کے لئے ایسا نبودست پہلو ہونا چاہئے تھا کیم از کم اتنا تو مکہ جس بزرگ کی شان میں غلوکیا گیا ہے۔ اس کا ایک ہم پلے انسان پیدا ہو۔ اور اپنے وجود کو منیزان کے پلے میں برابر تول کر دکھائے۔ اور باور کرائے کہ باوجود اس شان و شوکت کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں تبی نہیں بن سکتا۔ تو میرزا صاحب کی کیاں ہے کہ وہ بنی بن سکے؟" (خادم خاتم النبیین ص ۲)۔

مگر اس دعویٰ کے باوجود وہ لکھتا ہے کہ "میں میاں محمود احمد صاحبؑ کوں کی بشارتوں کی بنیار خلیفہ جماعت احمدیہ مانا ہوں۔ کو لاہور کی جماعت مخالف ہی کیوں نہ ہو۔ میرزا صحیح میں نہیں آتا۔ جس کا طہور ہو چکا ہے۔ اس کا انکار کیا۔" (ص ۲) "چند دن کے بعد دنیا و کیجھ لیگی کہ وہ (محمود) الراعزم مختلف اقسام کا سردار ہو گا۔ فقیر جانتا ہے کہ وہ منقی مرد ہے۔" (صفہ دیباچہ)

"میرزا غلام احمد ماہور وقت کرشن اوتار تھا" (صفہ دیباچہ)
تیباپوری کی طرح یہی میرزا یوں کوچلیخ دیتا ہے کہ لو لقول علینا رالا بیسے ثابت کروں انسان ہے جو خدا پر افتادا باندھے اور اپنے بھائی کے دعویٰ ماحور ہیت ہی ۱۹۷۳ء سے برداشت کا مادہ وحی کا بڑھتا کیا۔ اس وقت یہ حال ہے کہ متعدد جملے اپنا نازل ہوتے ہیں (صفہ د ۲۴)

۱۹۷۳ء میں جن بسو شیور کو دعویٰ کئے ہوئے دس سال ہو چکے ہیں۔ اس کی جماعت بھی ترقی کر رہی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ میرزا نے اسے اپنے مقرر کردہ بیان کردہ معاشر کے مطابق تھا نہیں سمجھتے۔ اسی طرح کذاب تیباپوری کو دعویٰ کئے ۲۵ سال ہو چکے ہیں مگر بھی تک زندہ موجود ہے اور اپنے مشن کو کامیاب بنایا ہے میلانو کی تزویہ کی فتویٰ علی اللہ کا دفتر تک زندگانی اسکی صدارت کا نشان نہیں ہے سکتا۔ سچے اسناد کی مثل ہے احمدیا پی ایک طرف کی کافروں کو لمبی ہمراں طبلی

”ایک زمانہ سے اللہ تعالیٰ کا مکالمہ مجھ سے جاری ہے۔“ (صلت)

”حضرت میرزا صاحب نے ۸ اپریل ۱۸۸۷ء میں یہ اعلان کیا۔ کہ ایک مامور قریب میں پیدا ہوتیوالا ہے۔ یعنی آج سے ایک مدت حمل میں دنیا میں آئیگا۔ وہ رُوح حق سے بولیگا۔ اس کا نزول گو باخدا کا آنا ہے۔ وہ ایک عظیم الشان انسان ہے۔“ (صلت)
”اگر میں احمدیوں کا مامور و موعد نہیں ہوں تو وہ سراکوئی بتائے“ (صلت)۔ میرے متعلق اس کثرت سے نشان بیان کرنے کے لئے ہیں کہ مسلمانوں میں مہدی اور مسیح کے بھی ہیں اتنی عظمت اس مامور کو اس وجہ سے دیگی ہے۔ کہ وہ طریق خدمت کرنے والا ہے۔ جضنوں صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر جملہ ہو رہا ہے۔ اور بے عرقی و تہیک ہو رہی ہے اسے دوسرے کیلے ایسے شان و شوکت سے اتنے ہی نشانوں سے اتنی ہی دہم دھام سے ایک شخص مختلف اقوام کیلئے رحمت کا نشان بن کر اشاعت اسلام کا بہترین فرد یہ بن کر ساری اقوام کا پیدا بن کر رہا تھا۔ کہ اللہ پوری طاقت کے ساتھ آسمان سے آنہٹا نظر آئے“ (صلت)
”خود اس مجدد (میرزا) سے طریقہ زمین اور آسمان نے میرے لئے نشانات ظاہر کئے تاکہ انہام حجت میں کوئی کسر نہ ہے“ (صلت)

”عبد منزیل احمدیوں سب مل کر ہی منتظر جن کے تھے تم آج وہ موعد آیا۔“
خدا نے اپنے فصل سے مجھے پیشوایا ہے۔ میں اپنے اندر سارے عالم کو دیکھتا ہوں۔ اور میں خود کو سارے عالم میں بھڑاکوٹا پایا ہوں۔ میری تبلیغ عام ہے۔ میری تبلیغ وارشاوات عام ہیں“ (صلت)

”میرزا صاحب نے میرے متعلق خبر دی تھی کہ ۵
باغ میں ملت کے ہے کوئی کل رعناء کھلا۔ آئی ہے باہم بنا گذار سے متاثرہ دار آری ہے اب تو خوشبو میرے لوسف کی مجھے۔“
”گوکودلوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار فرنڈیگرامی ارجمند مظہر الاول اور اقرخر مظہر الحق والعلاء۔ کان اللہ نزل سماں مردہ۔“
”اس کو حضرت (مرزا) صاحب کے مکان کا بچتھ جیال کرنا نادانی ہے۔ کیونکہ اس لوخدہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے غلط ثابت کیا ہے۔ یعنی اس بیتارت کے بعد مکان میں ایک

اور ایک لڑکا پیدا ہوتے ہیں۔ لڑکا کم سنی میں مر جاتا ہے۔ (ص ۵۵) لے جماعت احمدیہ کے فریں اور داشتمند لوگوں واللہ تعالیٰ نے آپ کو بہ نسبت دوسروں کے ... (ص ۶۷) میں پکڑا دیا ہے۔ (ص ۳۹)

میرزا غلام احمد کی اتباع میں چن بسویشور کے دعاوی بھی متصاد ہیں۔ اور وہ بچھ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، مگر ہم شیاری و منکاری سے دعویٰ نہوت کا انکار کر دینا

ہے۔ ایک جگہ لکھتا ہے کہ میں کیا ہوں:-

ساتے قوموں کے میرے ساتھے ہیں اصل اصول ۔ جگ کی ہر قوم کے دنگل کا پسلواں ہیں جیسی عیسائی و موسائی و زردشتی ہوں ۔ آئیہ ہوں و نسکایت ہوں قرآن ہیں جن پختگی ہوں دشیں ہوں شود ہوں بحقیقی ہوں ۔ سکھ کا بیتھ ہوں در حلقہ بھگوان ہیں حق دادیاں ہوں الہعروی و سخنی ہوں میرا مذہب اسے فرحاں ہوں میں ۔ یچھری میرا مذہب رکتاب خالم خاتم النبیین صلی

ایک جگہ لکھتا ہے۔ کیا اللہ بھی جادو ہو سکتا ہے میرا وجود میرا نہیں۔ (ص ۲۸) میں خود قرآن ہوں۔ (ص ۶۶)

تیما پوری کذاب کی طرح چن بسویشور بھی اپنی کتاب میں غمزیدہ ذکر کرتا ہے کہ فلاں عترت میری روحانیت کے اثر سے مجھ پر اپس قدر فلسفت ہو گئی۔ کہ وہ جس طرف وکیفیت تھی اُسے چن بسویشور ہی نظر آتا تھا۔ مرغ کی ادائی سمجھ کے روئے نرض ہر آوانے سے چن بسویشور کے الفاظ ہی سنتی تھی۔ (ص ۱۰)

ایک عورت تھا میں رات کے وقت میرے پاس آیا کرنی تھی۔ اور فلاں عورت سے جو رات کی وقت پھول دزیورات سے آ راستہ ہو کر میرے لحاف میں آ گھسی۔ اور میرے منہ پر مٹہ رکھ دیا (ص ۲)۔ یہ شخص اپنے آپ کو صدیق دیندار یوسف موعود چن بسویشور کہتا ہے۔ احمد لمحے آپ کو حضرت یوسف علیہ السلام سے چھامور میں افضل قرار دیتا ہے۔ (ص ۱۰) فادیانی واللہعروی ہر دو جماعتیں اسکی وصلہ افزائی تو اور ادویں شہک ہیں اور تجویز کہ میرن سیں کنسرکٹر سوسٹر سوسٹر مکور اس کی بھی امداد کرتا ہے اور اس پر خیر اور بوبیتی اسکی خود تھیں پیش کیا تھا

من الصائم لالله

اگر آپ میں اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو حزب النصاری کی امداد کیلئے ہاتھ پر بھائی۔
 اس کے مگر نہ کوئی اس کے مقاصد کی اشاعت کو اپنا فرض سمجھے۔ عرصہ تین سال ہے جو بحث
 نہایت خاموشی کیا تھا سرگرم عمل ہے۔ دینی تعلیم کیلئے اعلیٰ پیشہ پر جامع مسجد بھیرہ میں
 دارالعلوم طرزیہ قائم ہے۔ ماہواری رسالہ شمس الاسلام اور مسلمانین کے ذریعہ احکامِ اسلام
 کی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ ویہات کی جاںِ مسلم آبادی کو رسم و رواج کی بنیاد شوائے
 آزادگانے اور انہیں رفاقت و مرزاچیت کے دام تزویر سے بخات دلاتے کیلئے
 نہایت سرگرمی کا ہمارا ہے بھیرہ میں ایک ٹیکشان قیمتی تختہ (لا ٹیپری) کا قیام زر تجویز ہے
 مخصوص حالت پر بڑی خط و کتابت دوم ہوتے ہیں۔ پادری کھنے رسالہ شمس الاسلام کا خریدار پہنچا اسی
 اشاعت و پیغام کے لیے ادا و دینا ایک اسلامی خدمت ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ حزب النصاری کو
 رسالہ کے مالی مصروف جلد سکبڈش کر دی جب لا نصار کے تمام کارکنیں مفت کام کر رہے ہیں
 صرف طباعت و تابع و کاغذ کے مصروف پورا کرنے کے لئے جدوجہد نہ کام لینا پڑتا ہے۔
 یقین جانے کہ رسالہ کا ہر ماہ کی جگہ جانا ایک بخوبی علم مبلغ اور مناظر کے جانے کے پر اب ہے کہ ان کم
 کوئی کاوندیا نہ ہے جہاں رسالہ نہ جاتا ہو۔ اب یہیں والی محکمہ چیز کو کے لئے امام جلد کے نام
 جاری کراؤں ایسے امانت مساجد کا فرض ہے کہ رسالہ کے مضامین مسلمانوں کی ہر ماہ کو دریا کریں۔
 مسند جو زریں پہلی بیانی کتب فقر رسالہ شمس الاسلام بھیرہ سے مل سکتی ہیں

فتاویٰ اجتناب الحنفیہ

یعنی ہندستان کے صد اعلیٰ اکابر متفقہ فتویٰ فریادہ
 حدود جواز نکاح نسبتیہ یا مردیتی یا مردانی تقویت ۵

بھیرہ
نہیں
لے سکتے
لے سکتے
لے سکتے
لے سکتے

لے سکتے
لے سکتے
لے سکتے
لے سکتے
لے سکتے

اردو اشارہ عوشرہ ہے نہایت سکھ کتابیت علی

ملادہ زین (رسالہ شمس الاسلام بھیرہ) کی صرفت وہ رسالہ شمسی جاتی ہے
 ہر چشم کی کتب اُتھی بھیرہ اس سلام امام (سنگواریں) فخر ہے

نیکی کیے غفتہت شمارہ دعوت عمل زان شیرک بانک آئندہ فلان

حربلا نصا کے مقاصد اور اپنے طریقہ عمل سرورقا نہ پر درج ہے۔ ہر مسلمان کا وظیفہ ہے کہ سچے کہ یکاں سلام اور سلام ان کے فائدے کے ہیں یا نہیں اگر ہیں تو کیا اس کا وظیفہ نہیں۔ اس خدمت میں حسب ترقی حصہ لے۔ فیل کے طرقوں سے آپ اس سالی پیش کی آئیں فرمائے ہیں (۱) اپنی ماہواری آمدی نہیں سے کچھ حصہ مقرر کر دیں جو ماہ بجا ہزب کو پختا۔ نیز اسکے رکن بن کر اور دوسری کو رکن بننے کی ترغیب کے کراس کا حلقة کارڈین ٹھیک ہے۔ (۲) اپنی زکوہ صفت و خیرات اگر سنبھیں تو اس کا بڑا حصہ دارالعلوم عزیز یہ کے غرفت نا طلباء اور عتیم لاوارث بچوں کیلئے عطا قرار ہیں جنکنی تعلیم و تربیت خواہ رہائیں کا ذمہ حدا نے لے رکھا ہے۔ (۳) ماہواری رسالہ شریف الاسلام کے خریدار بن کر حزب نصارا کو اُس مالی صارف سکلوشی میں اولاد فیجھے نہیں سالہ کی شاعت سیچ کرنے کیلئے سعی فرمائیں کہ کوئی کا دل ایسا نہ ہے جس میں سالہ زخم جاتا ہو بقین ہانے کہ رسالہ کا ہر ماہ کبھی جگہ جانا ایک مسئلہ مبلغ اور مناظر کے جانیکے برقرار ہے (۴)۔ یعنی مسالک میں غربی اور مسلم بخے جہاں میں ان کو تعلیم و تربیت کیلئے دارالعلوم عزیز یہ بھجوں میں سمجھیں تاکہ برجی صحبت افراد سے چکرا سام خادم بن سکیں (۵) اپنے بچوں کو وہی تعلیم کیلئے کہ از کم چار سال کیلئے دارالعلوم عزیز یہ بھجوں میں بھیج دیں۔ چار سال میں ہر یونی یا بیت کے طالب علم کو کافی استعداد حاصل ہوئی ہے۔ امامان مسجد کو جو ہر کوئی کو وہ حود تعلیم حاصل کریں۔ اور اپنے بچوں کو چار سال نصیب کیں کیلئے بھجوں میں بھیجیں (۶) ایں تمام حضرات رسالہ کی طبقی عانت و رینہ نہ فرمائیں اور مختصر حضرات کا وظیفہ ہے کہ کتابیں اپنے پاس سے شریک کر لئے خدا نصار کیلئے وقف فرمائیں تاکہ یہ صدقہ جاریہ کا کام دیکھیں۔ جو حقیقت کی ضرورت ہے وہ تبدیلیہ اتفاقاً معلوم کر لیں (۷) اسکے علاوہ میں غیر فرماب کی ہیئتی جد جہد و یگر کوئی ایف سے مطلع فرمائے رہا کریں اور اگر فرمات ہو تو خدا نصا کے بیانیں طلب فرمائے تبعین جعل کے انعاماً کا انتظام کریں۔

میں اگر آپ تبلیغ کر سکتے ہیں تو شعبہ سیعی خدا نصار میں اپنا نام درج کر لیں
المعلم ناظم حزب الاصصار کھبرہ دینخاں